بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب اندونکاح عقلی دلائل سے ثابت ہونیکے بیان مین

میرے عزیز بھائی بہنو تم خوب جی لگا کے سوچو سمجھو اور فکر کرو کہ تمہارا خالق حکیم مطلق ہے اُسنے کوئی چیز خالی از حکمت نہیں پیدا کی ہے۔ زمین و آسمان۔ جن و انس۔ چرند پرند بلکہ ہر پھول پتی اور ہر رگ و ریشے کو نہایت عجیب غریب صنعت سے بنایا ہے اور اُن مین غیر محدود حکمتین رکھی ہین جنمین غور کرنے سے بڑے بڑے عقلاء بیچارے تنگ کر ملائکہ بھی متحیر ہو کے سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ پکار اُٹھتے ہین۔ اگر کوئی شخص ہزار ہا اور لاکھہا برس کی عمر پاوے اور نہایت غوص اور بڑی محنت کے ساتھ اُن اُن صنعتون اور اُن اُن حکمتون کو جو انسان کے ہر عضو عضو مین نہین بلکہ تمام درختون کے ہر پھول پھول اور ہر پتی پتی مین خالق نے رکھی ہین اُنکو بیان کرنا چاہے تو یقیناً وہ شخص تھک کر مر جاوے دنیا بھر کے درختون کے قلم ٹوٹ جاوین اور سات سمندر کی روشنائی سوکھ جاوے لیکن وہ ایک پتی کا بیان بھی ہرگز نہ پورا کر سکیگا جب کان رکھکے ہم سنتے ہین تو صرف انسان ہی نہین تمام حیوانات کے رونگٹے رونگٹے چھوٹے بڑے سب درختون کی پتی پتی جنگل پہاڑ ویران اور آباد ساری زمین کے ذرے ذرے کنوئین تالاب نالے ندی اور سب پانی کے قطرے قطرے سے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا کی سوہانی سوہانی آواز سنائی دے رہی ہے۔

میرے بھائی بہنو۔ تم لوگون کو حکیم علی الاطلاق یعنی خداوند تعالے نے نکاح کا حکم بغیر حکمت

اور مصلحت سے کے نہین فرمایا ہے بلکہ اسمین نہایت قیمتی قیمتی بیش بہا منافع سمجھے ہین جنمین سے پہلا بلکہ
یون کہیے جسکے لیے نکاح بنایا گیا ہے اولاد ہے کیونکہ اصل مقصود نکاح سے یہی ہے کہ تناسل کا سلسلہ
قیامت تلک قائم رہے انسان کی کثرت سے دنیا آباد رہے اور انسان سچے معبود کو پہچاننے اور
اسکی پرستش کرنے مین سرگرم رہے - نکاح اگر نہوتا تو دو حال سے خالی نہ تھا یا حرام کاری ہوتی یا سرے
سے دنیاداری ہی نہوتی پہلی صورت مین نسب کا پتا نہ چلتا نہ یہ معلوم ہوتا کہ کون کسکا باپ اور کون
کسکا بیٹا ہے اور اس حالت مین جانورون کیطرح نہ ایک کو دوسرے کی پروا اور محبت ہوتی نہ وہ نہایت
عجیب وغریب فائدے حاصل ہوتے جو اب نہایت قدر کے ساتھ دیکھے جاتے ہین - نہ انسان
کو جانورون پر شرافت ہوتی نہ اپسمین ایک کو دوسرے پر عزت ہوتی نہ شاہزادے کو گدازادے پر فضیلت
ہوتی نہ دنیا مین چندین ہزار مختلف قومین ہوتین اور انتظام معیشت بالکل درہم برہم ہوجاتا - غرض
ایسے ہی وجوہات ہین جنکے باعث زنا مطلقاً حرام کردیا گیا - اور حق سبحانہ وتعالے کی مقدس
ذات جسطرح تمام نقصانات سے پاک ہے اس سے بھی پاک ہے کہ وہ زنا ایسی قبیح چیز کو انسان
جیسے اپنے ذی عقل بندون کے لیے روا رکھتا اور دوسری صورت مین یعنی جب دنیاداری نہوتی
انتظام معیشت درکنار انسان کا نام ونشان تک باقی رہ جاتا - حاصل یہ کہ انسان کا وجود قائم
رہنے کے لیے حکمت الہیہ نے نکاح کو مقرر فرمایا - گو حق تعالی کو سب طرح کی قدرت ہے - حضرت عیسیٰ
کیطرح بغیر باپ کے اور حضرت آدم کیطرح بغیر باپ اور بغیر مان کے اسقدر انسان پیدا کر سکتا ہے
جسکی حد اسیکو معلوم ہے لیکن اسنے اپنی حکمت آمیز عادت یون جاری کی ہے کہ ہر چیز کے لیے
کوئی سبب بنایا ہے اور دنیا کا انتظام انہین اسباب پر جاری فرمایا جو اسکی وحدانیت اسکی قدرت
اور اسکی عجیب وغریب صنعت وحکمت وغیرہ وغیرہ پر کامل درجے کا ثبوت ہے اور بڑے زور سے
اسکی سچی الوہیت پر شہادت دے رہا ہے جسکی بیشمار آوازین زمین سے آسمان تک گونج رہی ہین
اس انتظام اور ظاہری اسباب مین جو غیر محدود حکمتین حکیم شاہنشاہ نے رکھی ہین وہ کسی کی سمجھ
مین جیسا کہ چاہیے نہ آئی ہین اور نہ آسکتین ہین مگر جہان تک مقدور بشری مین ہے کچھ نہ کچھ
سمجھنے اور سمجھانے کا قصد کیا جاتا ہے - لہذا اُن حکمتون کا نہایت مختصر نمونہ اگر ہدیۂ ناظرین کیا
جائے تو غیر مناسب نہ ہوگا بلکہ امید ہے کہ غافل دلون سے غفلت کا پردہ اٹھ جائے اور

اپنی طاقت کے موافق اُن کو غور کرنے کا موقع ملے - اور غالباً ہم اُنہی اُمور کا ذکر کرینگے جنپر دن رات
اُنکی نظرین پڑتی ہین پر وہ سوچ نہین کرتے ہان مگر اے دوستو جب تم سوچ کروگے جون جون غور
کروگے نئے انتہا حکمتین اور عجیب و غریب صنعتین تمپر کھلتی جائینگی اور تم اُنکی قدر کروگے -

اے سچے خدا کی پرستش کرنیوالو ذرا تم اپنے نرالے معبود کی نرالی قدرت کا تماشا دیکھو -
ہزارہا قسم کے بیج جنکی قسمین اُسیکو معلوم ہین زمین مین بوئے جاتے ہین یا از خود گر کے زمین مین جگہ
لیتے ہین جب اُنمین زمین کی رطوبت اپنا اثر کرتی ہے پھول کے وہ بڑے ہو جاتے ہین اور اُن مین
سے دو سرے پیدا ہوتے ہین - گو ہر بیج کی طبیعت ایک ہے اور اُسکے ساتھ زمین و نیز آسمان کی
نسبت ایک ہے - چاند سورج اور سب تارون کا اثر برابر پڑتا ہے لیکن خدا تعالے کی عجیب و
غریب قدرت اُن مین سے ایک کو اوپر کھینچ لاتی ہے اور دوسرے کو نیچے گھسیٹ لیجاتی ہے - پھر کچھ
روز بعد اُن دونون سرون کو وہ درخت بنا دیتی ہے - اوپر والا درخت ہوا مین چڑھتا ہوا آنکھ آسمان
کیطرف دکھائی دیتا ہے اور نیچے والا جسکو تم زمین کی جڑین کہتے ہو زمین کے گہراؤ مین ہر چار طرف گھستا
اور پھیلتا ہوا چلا جاتا ہے - پہلے تم زمین کو دیکھو گو بہت سخت نہین ہے تاہم اسقدر ہے کہ اسمین مضبوط
سیخین مشکل سے جا سکتی ہین اور کدال و پھاوڑے وغیرہ لوہے کے اوزارون کی باڑھین مڑ جاتی ہین
پھر اُن باریک جڑون پر نظر ڈالو جو نہایت ملایم اور کمزور دکھائی دیتی ہین ایسا کہ اگر تم اُنکو آہستگی کے ساتھ چٹکی
سے مل ڈالو تو آٹا سی پس جائین - اب اس تمہید کے بعد خدا کی کامل قدرت پر غور کرو کہ زمین ایسی سخت چیز نہین
بلکہ پہاڑ جیسے نہایت سخت پتھرون مین جنمین لوہے کی نہایت قوی سلاخین بھی ٹوٹ جائین یہ کمزور دھاگا
سی جڑین کیونکر پھاڑتی اور دراتی ہوئی چلی جاتی ہین اور جون جون بڑھتی اور موٹی ہوتی ہین زمین تو زمین
پہاڑ بھی موم سے زیادہ ملایم بنکے اپنے پتھریلے[1] دلون مین جگہ دیتے ہوئے چلے جاتے ہین -

[1] آخر مارچ ۱۹۰۸ء کو کوہ ماتھے ران پر جو بمبئی پونا لین مین سرسبز اور خوش منظر پہاڑ واقع ہوا ہے ہم اور ہمارے معزز دوست سیٹھ حاجی رحمت اللہ صاحب حاجی داؤد صاحب اور سیٹھ قاضی عبدالکریم صاحب تاجران بمبئی تفریح کر رہے تھے - دل کی لبھانے والی فضا اور آنکھون کو ٹھنڈک پہونچانیوالی سرسبزی جو بھلی معلوم ہوئی فرودگاہ سے کچھ آگے نکل گئے - دیکھا کہ چھوٹی بڑی پتھرون کی چٹانون پر جنمین مٹی کا نام بھی نہین درخت اُگے ہوئے ہین چھوٹے چھوٹے کثرت سے اور بعض بعض بڑے انار سے بھی اونچے نظر آتے ہین اور اُنکی جڑون کو دلمین جگہ دینے کے لیے چٹانین شق ہو گئین ہین مگر اسقدر شق ہوئین ہین جتنے مین جڑین جگہ لے رہی ہین سیٹھ قاضی عبدالکریم صاحب نے کہا یہ قابل یادگار ہے اور یہی جڑ جسکو آپنے اپنی کتاب مین لکھا ہے

اور ادہر اوسکے سرے کو دیکھو اُسمین سے غالباً پہلے دو پتیان اور پتیون کے بیچ سے ایک شاخ اور اُس
شاخ سے بہت سی شاخین ہری ہری لہلہاتی ہوئی پتیون سے منڈہی ہوئین نمودار ہو جاتی ہونگی پہر
چند روز بعد شباب کا جامہ پہنکے رنگ برنگ کے پہول اور طرح طرح کے پہلون کے زیور سے آراستہ
ہو کے عجیب و غریب جوبن مین دکہائی دیتی ہین یہ اُسی کی قدرت کا تماشا ہے جو صرف ایک بیج
سے کثیر التعداد چیزین جیسے چہال لکڑی پہول پہل اور پتیان مختلف صورت مختلف رنگ کی
مختلف اغراض کے لیے پیدا ہو جاتی ہین چہال جو ظاہر مین بہت کم وقعت
کی نگاہ سے دیکہی جاتی ہے درخت کے تنے اور شاخون کو جسے غلاف کیطرح چڑہی ہوئی نظر آ رہی
ہے ہر ایک آفت سے بچاتی ہے جیسے چہلکا پہل کو اور چمڑا جانور کے گوشت اور خون وغیرہ کو اور
وہ اندہن ہونے کے علاوہ صدہا مرضون مین دوا کا کام دیتی ہے۔ اُس سے چمڑا اور کپڑے وغیرہ
بہی رنگے جاتے ہین اور سن بہی چہال ہی سے بنتا ہے۔ سن سے رسیان وغیرہ تو بنتی ہی ہین اس سے
روئی کیطرح کپڑے بہی بنے جاتے ہین لکڑی کو ملاحظہ کرو تو کہین موٹی ہے کہین پتلی کہین سار ہے
کہین خام کوئی مکان بنانے کے لائق اور کوئی کہانا پکانے کے قابل۔ علاوہ اس کے اور
بہت بہت بیش بہا منافع لکڑی سے لیے جاتے ہین اور وہ اتنے نہین ہین جنکو ہم لکہ سکین
کیونکہ ہمارے علم کے اعتبار سے غیر متناہی ہین۔ ہزارہا قسم کے درختون مین لکڑی کی جگہ مختلف
تاثیر کی وہ وہ چیزین ہوتی ہین جو جانورون کے لیے بلکہ بعضے بعضے انسان کے لیے بہی غذا پڑتی
ہین جیسے گہاس بہوسا کربی ورگنا وغیرہ وغیرہ۔ پہول اور پتیون کی سیر کیجیے تو ہزارہا قسم
کے البیلے رنگ برنگ کے پہول اور طرح طرح کی خوش اسلوب پتیان تمہاری نظر سے گذرینگی
بلکہ ایک ایک پہول ہی نہین بلکہ ایک ایک پنکہڑی اور ایک ایک پتی مین تمکو مختلف رنگ
دکہائی دینگے۔ اگر بڑے بڑے باغون مین کبہی تمہارا گذر ہو تو نئے ڈہنگ نئے رنگ کے پہول
اور پتیون کے دیکہنے سے تم اس بات کے یقین کرنے مین کچہ بہی تامل نہ کروگے کہ خالق نے ہزارہا
طرح کے عجیب غریب پہول اور پتیان اس قسم کی پیدا کی ہین جو کبہی تمہارے خیال مین بہی نہ آئی
ہونگی پہول اور پتیون کے دیکہنے سے دل کو تفریح ہوتی ہے۔ روح کو تازگی آتی ہے۔ بعض پتی
بعض لکڑی اور اکثر پہولون کی بہبکار ماری ہوئی یا بہینی بہینی خوشبو جہین جہین کے دماغ مین پہنچنے

سے کچھ [illegible] معلوم ہوتا ہے ۔ ہر [illegible] کے [illegible] سے اصل علی [illegible] نکل آتا ہے [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے [illegible] کے [illegible] پھلوں [illegible]
[illegible] اور [illegible] پھل [illegible]
قسم کے [illegible] اور کھایا جاتا ہے جو دوا علاج میں کار آمد ہوتا ہے اور اسکا مغز ہے جو دوا اور غذا
[illegible] کا کام [illegible] اور اصل [illegible] ہی مغز ہے مثال [illegible] اس قسم
کے ہیں کہ چھلکا [illegible] انکا گودا کھایا جاتا ہے اور درمیان میں گٹھلی ہوتی ہے تو گٹھلیاں تمام
کے باعث بھوک و پیاس بجھاتی ہو لیکن دوا یا جانوروں کی غذا میں صرف ہو سکتی ہے مثال
جیسے کھجور اور چلغوزہ ۔ خرمے کی گٹھلی شہد میں گھسکے یا اور بعض اور دوا ... کے ساتھ ملا کے
آنکھ میں لگائے جانے اور ناخنے کو صاف کرتی ہے اور عرب میں ہمنے اپنی آنکھوں دیکھا ہے ببول کی
پتی کے ساتھ اونٹوں کے لیے نہایت طاقتدار غذا ہے ۔ اور جامنوں کی گٹھلی کا مغز اسہال
خونی کے لیے نافع ہے ۔ اور بعضے پھل اس قسم کے ہوتے ہیں جنمیں نہ پوست نکالنے کی ضرورت
ہے نہ تخم پھینکنے کی حاجت ہے ۔ وہ چھلکا اور بیج سمیت نوش فرمائے جاتے ہیں مثال
جیسے انجیر اور گولر وغیرہ ۔ اور بعضے اس قسم کے ہیں کہ اوپر پوست ہے ۔ پوست کے نیچے گودا اور گودے
کے نیچے گٹھلی ۔ گٹھلی میں اوپر پوست اور اندر مغز ہے ۔ اور پھل کے گودے کیطرح گٹھلی کا مغز بھی دوا
یا لقمہ یا پیٹ بھرنے کے لیے کھایا جاتا ہے مثال جیسے آم غرض اسیطرح خدا جانے اُسنے
کس کس قسم کے پھل اور کیسی کیسی صنعت سے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیے ہیں ۔ اور پھر جیسے
تو پھل ہزار ہا قسم کے ہیں ویسا ہی گٹھلیاں بھی ناظرین غور کریں گے تو سمجھ لینگے ۔ جڑیں جنکو ہمنے اور
ہم سے بہت صدی پہلے امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں نیچے والے درخت سے تعبیر کی ہے
اور جو چھال اوپر والے درخت کے بڑھنے اور قائم رکھنے کے لیے پیدا کی گئی ہیں وہ اپنے اصلی
فائدے کے سوا اور بھی بہتیرے منافع پہونچانے کے لیے طیار ہیں جیسے پیلو کی جڑ مسواک اور موسلی
سنبھل بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ سوسن بیخ نرگس اور عود صلیب وغیرہ صدہا مرضوں کے لیے دوا
نکلے تمہاری نظر کے سامنے گذر رہی ہیں الحضرات طوالت کے خوف سے درختوں کے
بہتیرے اجزاء جیسے گوند وغیرہ کا ذکر ہمکو چھوڑ دینا پڑا اور جن اجزاء کا ذکر کیا ہے انکا بھی نہایت ہی

اختصار کے ساتھ میرے دوستو پھر اُسکی نرالی قدرت کا تماشا دیکھو یہ بیج جو زمین سے اُگا ہے وہ
ایک صورت اور ایک طبیعت کا تھا - اب اُگنے کے بعد مختلف صورت مختلف طبیعت کی
مختلف چیزین کتنے پیدا کردین - اُسی اللہ نے - درخت کو جانے دو دو صرف ایک پھل مین ایک
دو سے کی قدر مختلف طبیعتین پیدا کردیتا ہے مثلاً ترنج پر غور کرو تو اُسکا زرد چھلکا گرم خشک ہے
اور چھلکے کے نیچے جو دبیز گودا ہے وہ میٹھے ترنج کا تو سرد تر ہے اور کھٹے کا بعض اطباء کے نزدیک
سرد خشک بعض کے نزدیک سرد تر اور بعض کے نزدیک تری اور خشکی مین معتدل ہے اور
مغز اُسکا جو پردون کے درمیان غلاف مین رہتا ہے اور کھایا جاتا ہے سو وہ میٹھے کا سرد تر
ہے اور کھٹے کا سرد خشک - اور بیج دونون کا گرم خشک ہے - دیکھو ایک ہی پھل کے اجزا بعضے
گرم ہین اور بعضے سرد - بعضے خشک ہین اور بعضے تر اور ہر ایک کی صورت اور رنگت بھی
جدی جدی ہے - کوئی شک نہین ہے کہ یہ غیر محدود رنگ برنگ کی چیزین جنکو دست قدرت نے
نہایت درجہ کی صنعت اور غایت مرتبہ کی حکمت سے انتظام کے موافق بنایا ہے زبان حال کی
بلند آواز سے "وحدہٗ لا شریک لہٗ" پکار رہی ہین - پھر دیکھو اُسنے کوئی چیز بیکار نہین پیدا کی ہے - ایک
ایک شی مین جانے کتنے کتنے منافع کوٹ کوٹ کے بھر دیے ہین - ادنی مرتبہ یہ ہے کہ دنیا مین
کوئی چیز اور کوئی جزو ایسا نہین ہے جسمین کسی نہ کسی مرض کی دوا نہ رکھی ہو - چونکہ نیم دوا کے باب
مین ضرب المثل ہے لہذا ہم نیم سے قطع نظر کرکے کسی اور درخت جیسے آم کے اجزا پر غور
کرینگے شیرین اور پختہ آم قوی ارواح اعضاء رئیسہ آلات تنفس مری معدہ امعاء گردہ مثانہ
اور باہ کو قوی کرتا ہے - بدن کو فربہ کرتا ہے اور رنگ کو صاف کرتا ہے - گو کسیقدر نقصان بھی ہو
جس سے دنیا مین کوئی شے خالی نہین ہے تاہم اُسکی اصلاح کے لیے حکیم مطلق نے اور اور چیزین بنا دی
ہین - اور تم غور کروگے تو یہ بھی کھل جائیگا کہ ہر ایک چیز مین کسی نہ کسیقدر مضرت رکھنے مین بھی بڑی
حکمت اور بڑی مصلحت ہے ہان مگر اسکے سمجھنے کے لیے عقل سلیم درکار ہے - حاصل یہ کہ اسنے ضرر کو
بھی خالی از حکمت نہین پیدا کیا الحق فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ لیکن اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ لوگ بے
سمجھے بوجھے ممنوع اور ضرر رسان چیزون کا استعمال شروع کردین کچا آم ترش آم کیطرح قاطع صفرا ہے
اور بھونا ہوا "لوہ" کا زہر دفع کرنے کے لیے تو نہایت سریع التاثیر دوا ہے پھر اُسکا سہل الوصول ہونا

اور خاص کر کے لوگون کی بادشاہت کے زمانے مین کثرت سے پایا جانا اور یہی خدا کی بڑی حکمت اور رحمت ہے
آم کی کیریان مناسب ادویہ کے ساتھ مرکب کرنے سے جریان اور سرعت انزال کو دفع کرتی ہین
کچے آم کے چھلکے تنہا یا کچھ اور مناسب دواؤن کے ساتھ تلی کے تیل مین ڈال کے دہوپ مین رکھنے
اور کچھ روز بعد وہ تیل سر مین ڈالنے سے بال بڑھتے ہین سیاہ ہوتے ہین اور گرنے سے محفوظ رہتے ہین آم
کی گٹھلی کا مغز دستون کے لیے نافع ہے۔ مغز تخم انبہ کہنہ مغز تخم جامون کہنہ اور ہلیلہ سیاہ اسہال مزمن
کی دوا ہے بول یعنی آم کے پھول بحۃ الصوت یعنی آواز بیٹھ جانے کو نفع پہونچاتے ہین اور آم کی چیپی
کے ضرر کو دفع کرتے ہین آم کے پتے تازے پتون کے ٹہنسون سے جو پانی نکلتا ہے وہ اُن
دانون کے لیے مفید ہے جو انکی پلک پر نکلتے ہین اور کنجیہ کے نام سے یاد کیے جاتے ہین۔ اور خشک
پتون کا دھوان ریحی درد گردہ کے لیے فائدہ مند ہے نیز بعض اجزا کے ساتھ ترکیب دیکے خونی
اور بادی بواسیر کے لیے مجرب ہے آم کی لکڑی کی راکھ نزف الدم کو اور اسکی مسواک بخر یعنی منھ
کی بدبو کو دفع کرتی ہے آم کی چھال اور ادویہ مناسبہ کے ساتھ ملا کے آبزن کرنے سے نفاس
یعنی لڑکا پیدا ہونے کے بعد کے خون کو و نیز رطوبت کو نکال دیتی ہے اور رحم کو گرم کرتی ہے اور قوت
بخشتی ہے المختصر بڑے حکیم نے ہر شے کے ہر جزو جزو مین جانے کیا کیا اثر رکھے ہین اور وہ ہمکو
معلوم نہین۔ بلکہ جسقدر اُسنے بتا دیے ہین اُن کے بھی بیان کرنے کا یہ مقام نہین ہے۔ اور یہی
وجہ ہے جو ہمنے صرف ایک آم کی مثال پر کفایت کی اور وہ بھی اختصار کے ساتھ۔ الحق دنیا مین
جتنی چیزین پیدا ہوئین اور ہونیوالی ہین اُن سب کو یہانتک کہ جانورون کو بھی جو تمہاری طرح جاندار
اور چلتے پھرتے ہین خالق نے تم انسان ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ گو بہتیرے جانور جسمانی طاقت
مین تم سے بہت زیادہ ہون لیکن محض اپنے فضل و کرم سے عقل کی وہ جوہردار تلوار تمہارے ہاتھ
مین دیدی ہے جسکے زور سے تم انپر بھی بادشاہت کرتے ہو۔ اگرچہ بادی النظر مین بہتیری چیزین
جیسے شیر بھیڑیے سانپ بچھو سنکھیا اور جتنی چیزین مردم خور اور زہردار ہین بالکل نقصان ہی
نقصان مین ڈوبی ہوئین دکھائی دینگی لیکن جب تم چھان بین کر کے دیکھو گے غیر محدود فائدے اور
بیشمار منافع جو ظاہری نقصان کے پردے مین چھپے ہوے ہین نظر کے سامنے آ کھڑے ہون گے۔
افسوس اگر سامعین کی سمع خراشی کا خوف ہمکو آنکھین نہ دکھاتا تو ممکن تھا کہ کسیقدر تفصیل کے میدان

مین جولانی کرتا رہا تھا بتا دیتا کہ ان درندے جانورون اور زہریلے کیڑون سے کیا فائدے ہین بلکہ سانپ
اور موذی جانورون سے تمکو کیونکر نجات ملتی ہے اور یہ کہ مثلاً بھیڑیے اور شیر کی چربی ۔ کالے کے روغن
اور سنکھیا کے تیل سے تم کیسے کیسے منافع اُٹھا سکتے ہو ۔

مین ڈرتا ہون کہ معزز ناظرین بعضے ہنسینگے اور بعضے جھنجھلا کے پوچھینگے کہ اس بیہودہ قصے کے راگ
سے مصنف نے کیا نفع سوچا ہے لہذا مین پہلے ہی سے معذرت کرتا ہون ۔ کیا کرون ظلم جسکو خدا تعالیٰ
نے پیدا کیا ہے کسیقدر اُسکی صنعت اور حکمت کا نمونہ بیان کیے بغیر نہ رُک سکا ۔ اور یہ راگ نہین ہے
بلکہ اپنی عاجزی اور لاعلمی پر بے اختیار رو اُٹھا ہون اور دستور ہے جب کوئی روتا ہے خواہی نخواہی
کچھ نہ کچھ آواز نکل ہی پڑتی ہے اور اُسکی غیر منضبط ہچکیاں سامعین کو سخت ناگوار ہوتی ہین پس اے
میرے دوستو تم از بہر خدا مجھے معذور رکھو اور یہ عرض کرنے کی اجازت دو کہ یہ رونا وہ رونا ہے جو کسیوقت
اور کسی موقع پر نازیبا نہین ہو سکتا اور یہان نہین مستحسن ہے اور ثنا کے قابل اسکے علاوہ اسجگہ اس مبارک رولانے کے اور بھی وجوہ
ہین اول یہ کہ اسبات کے دیکھنے سے کہ جس مخلوق کے لیے یہ ساری چیزین پیدا کی گئی ہین خود اُسی کے ایک ٹکڑے
مگر کمزور حصے پر بیوجہ کا ظلم ہو رہا ہے میرا دل بھر آیا اور جب کہ اُس ظلم کے دفع کرنیکی طاقت میرے ہاتھ مین
نہ تھی تو ہمدردی سے رو رو کے فریاد کرنے کے سوا کوئی تدبیر نہ سوجھائی دی ۔ شاید قوم کے دل پسیج
اُٹھین ۔ اُن کو اپنی بیوہ بہنون اور بیٹیون پر رحم آجائے ۔ دوسرے یہ کہ جسکے[1] لیے یہ سب چیزین پیدا
کی گئی ہین خود اُسکی پیدایش اور اُسکی ترقی مین ہماری قوم کھنڈت ڈال رہی[2] ہے کھنڈت کیا ڈال رہی
ہے اپنے خالق سے لڑائی لے کے اپنے آپ کو جہنم سیاہ کی مستحق بنا رہی ہے ۔ اور جب مین اپنے
نادان بھائی بہنون کو جہنم کا رستہ چلتے ہوئے دیکھون تو آپ ہی انصاف کیجیے کیونکر نہ رو اُٹھون
تیسرے یہ کہ جس قادر ذوالجلال حکیم مطلق نے زمین آسمان چاند سورج اور تارے آگ ہوا پانی
مٹی پھول پھل اور رتی اور چرنے چگنے والے جانور غرض کہ تمام جمادات کل نباتات اور سائر حیوانات
کو نہایت حکمت اور مصلحت سے نہایت مناسب انداز پر پیدا کیا ہے اُس حکیم کا جو حکم ہوگا غایت
درجے کی حکمت اور مصلحت سے ہوگا ۔ اب اس تمہید کے بعد سنو اور یقین مانو کہ رانڈون کا نکاح اُسی
حکیم کا حکم ہے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اُس حکیم کا جو حکم ہے غایت درجے کی حکمت اور مصلحت سے ہے ۔

[1] یعنی انسان کی ۱۲ منہ [2] کیونکہ بیواؤن کے نکاح کو جو موجب ترقی نسل انسان ہے منع کر رہی ہے ۱۲ منہ

اب کوئی شخص رانڈون کے نکاح کو برا سمجھیگا مگر وہ جو ایسے حکیم شاہنشاہ کے حکمت بھرے حکم کو برا مانیگا اور اُسکی قدرت اُسکے علم پر ایمان نہ لائیگا۔ غور کرنیکا مقام ہے ہرگاہ کہ اُسنے کسی چیز کو یہانتک کہ نہایت حقیر اور کمزور کوا اور یہانتک کہ درندون اور زہریلی چیزون کو بھی بیکار نہین پیدا کیا۔ شیر بچھو اور سنکھیا مین بھی انسان کے لیے بڑے بڑے منافع رکھے ہین تو بھلا عورتون کو انسانی جامہ پہناکے اور عقل کا نورانی جوہر دے کے کب بیکار پیدا کیا ہوگا۔ اُسنے عورت اور مرد کا جوڑا اسلیے بنایا ہے کہ انسانون کی کثرت سے (جیساکہ ہم اوپر عرض کر آے ہین) دنیا آباد رہے۔ عورتین انبیاء اولیاء اور علماء صلحاء کی مائین ہین۔ خدا کے بندو خدا نے تمکو عورتون پر حکومت دی ہے۔ تم اسکی بہتر بان ہو لونڈیون کی حق تلفی مت کرو۔ آزادی کے ساتھ اُنکے نکاح ہونے دو۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی تو ہو نہین سکتا ہان تم اُنکو علماء صلحاء اور اولیاء کی مائین بننے دو۔ اگر تمہارے ساتھ ہم آواز ہوکے ہم یہ بھی کہ لین کہ اُنکے نکاح مین کسیقدر نقصان بھی ہے تو اسبابات کے پوچھنے سے ہرگز نہین خاموش رہ سکتے کہ دنیاوی امور مین وہ کون سی شے ہے جسمین کسی نہ کسیقدر نقصان کی آلائش نہین ہے۔ ہماری دانست مین تو اس قسم کی کوئی ایک بھی نظیر ڈھونڈھے نہ ملیگی۔ دنیا مین جو چیز ہے اُسمین تھوڑا یا بہت کچھ نہ کچھ نقصان بھی (جیساکہ ہم اوپر تسلیم کر چکے ہین) لگا دیا گیا ہے۔ لہذا جب کسیکو کسی امر کے چھوڑنے یا اختیار کرنے مین تقدم تاخر ہو تو اُسکا فرض ہے کہ نفع و نقصان کا موازنہ کرے نقصان کا پلا بھاری ٹھہرے تو بلا تامل چھوڑدے اور جو منفعت کا پلا ورنی ثابت ہو تو پھر آئے موقع کو جانے نہ دے۔ چنانچہ اس قاعدے کی موافق جسپر تمام عقلاء کا اتفاق ہے جب نکاح بیوگان کے منافع اور نقصان کا ہم اندازہ کرتے ہین تو نقصان کچھ مقدار ہی مین نہین کم دکھائی دیتے ہین بلکہ نہایت خفیف اور کمزور بھی نظر آتے ہین اور منافع کو کیا کہنا وہ تو نہایت قوی نہایت عظیم الشان ڈھیر کے ڈھیر ہماری نظر کے سامنے چلے آرہے ہین۔ جون جون ہم اُن کو تولتے اور شمار کرتے ہین وہ اور بڑھتے ہی جاتے ہین ہم تو تولتے تولتے اور شمار کرتے کرتے تھک گئے۔ پر اُنکو نہ کم ہونا تھا نہ کم ہوے۔ کوئی شک نہین ہے کہ اُس خفیف نقصان کو اِن عظیم الشان منافع کے مقابلے مین اتنی بھی وقعت نہین ہے جو ایک بوند کو دریا کے مقابلے مین ہے۔ کیونکہ بوند کو پانی ہونے کے باعث دریا سے ہمجنسی تو ہے اور یہ جنکو ہمارے نادان بھائی

بڑے بڑے نقصانات سمجھ رہے ہین واقع مین نقصان کی جنس مین داخل ہی نہین ہین۔ چنانچہ دوسرے باب مین اُن نقصانات کی تصریح کرکے شافی جوابات دے کے انشاء اللہ ہم اپنے ناظرین کی تشفی کرینگے اور اُسوقت اُمید ہے کہ نادان سے نادان حضرات بھی اگر انصاف کرینگے جسکی امید اور تمنا ہے تو بالاتفاق ہم آواز ہوکے پکار اُٹھینگے کہ ہمکو جہالت کے جادو سے بھلی باتین بُری معلوم ہوتی تھین تھا کچھ بھی نہین صرف طلسمی خیالات ڈرا رہے تھے بارے خدا کا شکر ہے کہ اُسکے دیے عقلی اسم اعظم کی برکت سے وہ طلسم ٹوٹ گیا۔ اور ہر شئے کو اسکی اصلی صورت پر دیکھ لیا تو کچھ شبہ نرہا کہ وہ کل نقصانات محض خیالی اور فرضی تھے اور واقع مین کچھ بھی نہ تھا۔ اگر کسیقدر نہایت کمی اور کمزوری کے ساتھ ہین بھی تو اس لائق ہرگز نہین کہ بیشمار منافع جلیلہ کے دربار مین کسی وقعت کی نگاہ سے دیکھے جائین۔ اور اس امر سے کسیکو انکار کرنے کی مجال نہین ہے کہ نہایت خفیف نقصان کے باعث جلیل القدر کثیر التعداد منافع کو چھوڑ دینا کمال جہالت اور نادانی کی بات ہے۔ پھر جسطرح بیاہ دینے مین قیمتی قیمتی منافع ہین ویساہی بٹھلا رکھنے مین صدہا زہریلے نقصانات بھی ہین۔ آہ اس سے زیادہ اور کیا رونے کی بات ہوگی کہ ہماری قوم کے دلونپر تعصب بھرے جہالت کے پردے پڑے ہوئے ہین نہ بیاہ دینے کے منافع دکھائی دیتے ہین نہ بٹھلا رکھنے کے نقصانات سوجھائی دیتے ہین۔ ہان ایک اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز اور رولانیوالی یہ بات ہے کہ نقصان منافع کیصورت اور منافع نقصان کیصورت مین بھیس بدلکر سامنے سے گذر رہے ہین۔ اگرچہ اُنکا شناخت کرنا بہت ہی آسان ہے پر افسوس کہ ہم بے پروائی کی شراب مین کچھ ایسے متوالے ہین کہ زمین و آسمان کی مطلق خبر ہی نہین۔ اور ایسے وقت بلبل شیراز کا یہ شعر ہمارے حال پر موزون ہوجاتا ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

پھر ذرا خدا کی قدرت پر غور کرو جاندار سے بے جان پانی کو پیدا کرتا ہے اور بے جان پانی کو چند روز بعد چلتا پھرتا جاندار بنا دیتا ہے۔ تم دیکھتے ہو یہ سفید پانی جسکو منی کہتے ہین ایک صورت اور ایک مزاج پر ہے لیکن نو مہینے کے بعد وہ نہایت خوش اسلوب اور عجیب و غریب دل لبھانیوالی شکل پر دکھائی دیتا ہے جسمین ہاتھ پانون ناک کان اور سر۔ دل دماغ اور جگر۔ گوشت پوست اُستخوان اور رگ و پٹھے وغیرہ وغیرہ مختلف رنگ اور مختلف وضع کی مختلف چیزین کس مناسب اندازسے

اپنی اپنی جگہ پر رکھی گئی ہین۔ وہی پانی جس سے تمہاری طبیعت نفرت کرتی تھی اور تم اُسکو بیشاب کیطرح ناپاک سمجھتے تھے اپنے آپ سے جدا کرنے مین کوشش کرتے تھے جب پاک صاف اور ستھری شکل کے روپ مین آکے جون ہین تمکو اپنی جھلکی دکھا دیتا ہے دل وجان سے تم اُسپر عاشق ہو جاتے ہو۔ اُسکی پرورش اُسکی دلجوئی اور اُسکے آرام کے لیے کس محبت اور کس شوق سے سخت سخت تکلیفین گوارا کرنے مین خوشیان مناتے ہو۔ اور خصوصاً مان تو اُسپر اپنی جان ہی صدقے کر دیتی ہے۔ ہائے مگر ایکم تبہ اُسکے بیوہ ہوتے ہی خدا جانے کیا ہو گیا کہ تمام عزیز اقارب عقارب بن گئے اور مان باپ کی وہ پرجوش محبت جو انا و لاغیری کا ڈنکا بجا رہی تھی دھیمی پڑ گئی۔ نہین مین نے غلطی کی مان باپ تو اور بھی جانی دشمن بن کے کاٹے کا کام دے رہے ہین۔ آہ جنسے بڑھ کے کوئی دوست اور بھی خواہ نہ تھا وہ اب تکلیف دہی اور سخت ایذا رسانی پر قسم کھائے بیٹھے ہین۔ نہ معلوم اُس بیگناہ نے کون ایسی بڑی ناقابل معاف خطا کی ہے جسکے پاداش مین ابدی سوگ کی زنجیرون سے جکڑ دی گئی ہے۔ تمہی انصاف کرو جوانی کا عالم رنگین کا زمانہ کسپر یہ وحشت بھرا دائمی قیدخانہ کن کن حسرتون کا نہ خون کر رہا ہوگا۔ افسوس کہ وہ سنگین جرم جسنے اس ناقابل برداشت عقوبت کو واجب کر دیا ہے میری سمجھ مین ہرگز نہین آتا۔ حضرات وارثین اگر آپکے نزدیک پایۂ ثبوت پر پہونچ گیا ہو۔ تو لِلہ مجکو بھی بتا دیجیے تاکہ مین اپنی بیجا سفارش سے آپ کی سمع خراشی کا گناہ اپنی گردن پر نہ رکھون۔ توبہ کرون آپ کا ساتھ دون اور کہون ہان یہ اسی لائق ہین۔ اپنے کیے کی سزا پا رہی ہین ع فعل بد کردہ را سزا اینست۔ لیکن اگر آپ اُنکا قصور نہ ثابت کر سکین گے (اور یقیناً نہ ثابت کر سکینگے) فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ ذٰلِكَ (کذا) تو اس سخت ظلم کا سخت گناہ آپ ہی کے سر جائیگا

نکاح مین جو جو فوائد حکیم مطلق نے رکھے ہین وہ اگرچہ اس سے بہت زیادہ ہین کہ اُن کے ہزار حصون مین سے ایک حصہ بھی ہماری سمجھ مین آسکے اور اُسکے لکھنے کی ہم جرأت کر سکین لیکن کچھ نہ کچھ عرض کیے بغیر چپ ہو رہنا بھی تو وقت سے پہلے سکوت کرنا ہے۔ چار ناچار دس فائدے دس فصلون مین بتا کے انشاء اللہ ہم اپنے ناظرین کی تشفی کرینگے۔

پہلی فصل نکاح کے پہلے فائدے یعنی اولاد کے بیان مین

فقرۂ حاشیہ: ۱۷ نوٹ: حدیث... (حاشیہ کی عبارت ناخوانا)

نکاح کا پہلا فائدہ بلکہ یون کہیے جسکے لیے نکاح بنایا گیا ہے اولاد ہے اور اولاد مین نہایت قیمتی قیمتی منافع ہین **اول** یہ کہ اولاد کے لیے کوشش کرنے مین (بشرطیکہ حلال طریقے پر ہو) اللہ کی عین محبت اور اسکی عین اطاعت ہے کیونکہ اسکی عمدہ ترین مخلوق انسان کی جنس بڑھنے اور باقی رہنے کا ذریعہ یہی اولاد ہے۔ میرے دوستو سنو اور غور کرو مرد کی مشابہت کسان سے اور عورت کے رحم کی مشابہت کھیت سے ہے۔ مرد کا پانی بجائے تخم کے ہے اور عورت کا پانی زمین کے اس جزو کی جگہ پر ہے جسکے ساتھ ملکے بیج اُگتا اور بڑھتا ہے۔ پھر عورت کے مہینے کے خون سے بچے کو ایسا ہی غذا پہونچتی رہتی ہے جسطرح پودون کو زمین کے اجزا سے۔ اور یہ سب امور بڑی فصاحت اور بڑے زور سے خبر دے رہے ہین کہ اصل مقصود نکاح سے اولاد ہے اور خواہش نفسانی محض اس مصلحت سے پیدا کی گئی ہے کہ اولاد حاصل کرنے کے لیے اُبھارتی اور شوق دلاتی رہے۔ اس تمہید کے بعد اب فرض کیجیے کہ اُس بادشاہ نے جسکو زراعت سے بڑا شوق ہے تمام غلامون کو اپنے یہ حکم دیا کہ حلال طریقے پر زمین لیکر کھیتی کرین پھر اُسنے مہربانی سے ہر ایک غلام کے ساتھ ایک شحنہ بھی مقرر کر دیا جو غفلت کے وقت تعمیل حکم کے لیے اُبھارتا اور یاد دلاتا رہے۔ با این ہمہ اگر کوئی غلام کھیتی سے انکار کرے اور اُن بیجون کو جو بادشاہ نے عنایت فرمائے تھے ضائع کر ڈالے اور شحنہ کی ہدایت ایک کان سے سُنے تو دوسرے سے اُڑا دے نہ اُڑا سکے تو بیجون کے ڈالنے کا ارادہ ناجائز کھیت مین کرے جو ضائع کرنے سے بھی بدتر ہے تو فرمائیے اُس نافرمان غلام پر بادشاہ کسقدر ناراض ہوگا۔

پوشیدہ نہ رہے کہ بادشاہ سے مراد اللہ ہے جو فی الحقیقت سب بادشاہون کا بادشاہ ہے اور غلام سے مرد لوگ اور حلال طریقے پر کھیت لینے سے نکاح کرنا اور بیج سے مرد کا پانی اور شحنہ سے خواہش نفسانی اور غیر کے کھیت مین بیج ڈالنے سے حرام کاری مراد ہے۔

پس جسنے باوجود قدرت کے نہ نکاح کیا اُسنے اُس پانی کو جو اولاد حاصل کرنے کے لیے اُسکو ملا تھا ضائع کر ڈالا۔ تو اب کون نہ کہیگا کہ اُسنے اپنے آپ کو خدا کی نافرمانی اور عدول حکمی کا مجرم بنا لیا اور خاص کر کے اُسوقت مین کہ بیج کو جلق لگا کے ضائع کر دیا ہو پھر اس سے بڑھ کے جب کہ ناجائز جگہ مین ڈالنے پر جرأت کی ہو۔

اب فرض کیجیے اُسی بادشاہ نے جو زراعت کا بہت بڑا شائق ہے اپنی اُس رعایا کو کھیتی کا حکم دیا جسکے پاس کھیت ہے - او بیج نہین ہے مگر بیج حاصل کرنے کے لیے نہایت عمدہ اور سہل الوصول تدبیر بتا دی ہے - حکم یون ہے کہ وہ رعایا بادشاہ کی ہدایت کے موافق بیج بہم پہونچائے اور اُسکو اپنے کھیت مین جگہ دے - پھر اُس رحیم بادشاہ نے اتنے ہی پر کفایت نہین کی - کمال مہربانی سے ہر ایک رعایا پر ایک زبردست مگر شیرین زبان سزاول بھی مقرر کر دیا جو غفلت اور سستی کے وقت اُبھارتا اور یاد دلاتا رہے اور سزاول بھی کیسا سزاول نرالا سزاول جو اپنی چرب لسانی سحر بیانی سے سمجھا بوجھا کے مناتا رہے کہ کام کے وقت رعایا کا جی نہ اکتائے بلکہ اور مزہ آئے -

باوجود اس مزید اہتمام کے جو بدنصیب رعایا بیج لینے سے انکار کرے - کھیت پاٹر رکھے - جس جزو مین یہ صلاحیت رکھی گئی ہے کہ اُسکے ساتھ ملکر بیج اُگے اور بڑھے اُسکو رائگان کر دے جو مادہ غذا پہونچانے کے لیے بنایا گیا ہے اُسکو ستیاناس کر ڈالے اور مشفق سزاول کی نصیحت نہ مانے جبراً و قہراً اُسکو ٹالدے نہ ٹال سکے تو چوری کا بیج لینے پر مستعد ہو جائے تو کوئی شک نہین ہے کہ اس عدول حکمی اور سخت نافرمانی کے باعث وہ بدنصیب رعایا غضب سلطانی کی مستحق بن گئی افسوس کہ یہ بدقسمت رعایا وہ لاکھون بیوائین ہین جنہون نے اپنے قابل زراعت کھیت محض بیکار ڈال رکھے ہین اور اُسکے مدہ کو جسکے ساتھ مرد کا پانی ملنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے رائگان کر رہی ہین اور سینے کے خون کو جسمین بچے کے لیے غذائیت اور اُسکی پرورش کا مادہ رکھا گیا ہے ستیاناس کیے دیتی ہین - پھر خدانخواستہ اگر کسی نے قدرتی جوش مین بیتاب ہو کر جوانی کے اُمنگ مین معیوب طریقے پر بیج لینے کی ٹھان لی تو اور بھی زیادہ نافرمانی ہوئی اور ساتھ ہی دونون جہان کی روسیاہی بھی - افسوس ہمارے اس وحشیانہ برتاؤ کے سبب بیواؤن پر اور بیواؤن سے کچھ کم نہین - نہین - مین نے غلطی کی - بیواؤن سے زیادہ بیواؤن کے والیون پر اور جو بیواؤن کے نکاح مین رخنہ ڈالین اُنپر بغاوت کا اطلاق صادق آرہا ہے - ہاے ان سب لوگون کو باغی بنکے خدا تعالے کی حکمت بگاڑنے کا قصد کرکے اپنا دین و دنیا غارت کر لینے کے سوا اور کیا حاصل ہے - کوئی ان سے پوچھے خدا ایسے شاہنشاہ سے بغاوت کرکے کیا لوٹ لینگے اگر لوٹینگے تو یہان رسوائی اور وہان بھڑکتی ہوئی دوزخ کے انگارون کے سوا اور کیا لوٹینگے پھر

بھائی بہنو مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ بادشاہ کی جو اطاعت تمپر لازم ہے اُس سے بہت زیادہ خداوند خلاق
کی اطاعت تمپر فرض ہے۔ بادشاہ تو تمہاری جان و مال کی صرف ظاہری حفاظت کرتا ہے اور خدا تعالے
تمہاری جان و مال کا مالک اور حافظ حقیقی ہے۔ بادشاہ سے چھپ کر تم اپنی زندگی کا وقت پورا کر سکتے
ہو اور جو کچھ چھپکر تم کرتے ہو اُسکی خبر بادشاہ کو مشکل سے ہو سکتی ہے یا ہوتی ہی نہین لیکن خداے علیم سے
نہ تم چھپ سکتے ہو نہ کوئی تمہارا کام چھپ سکتا ہے۔ وہ گھر باہر جنگل پہاڑ اور دریا ہر جگہ کی نہایت چھوٹی چھوٹی
اور چھپی چیز کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ وہ تمہارے دل کی ان کہی بات کو سمجھتا ہے۔ ایک بادشاہ کا
مجرم بھاگ کر دوسری بادشاہت مین امن و امان کے ساتھ رہ سکتا ہے لیکن اُس احکم الحاکمین کے
مجرم کو کہین مفر نہین ہے نہ اُسکی بادشاہت سے خارج کسیکی بادشاہت ہے۔ خشکی تری زمین آسمان
سب جگہ پر اُسی کی بادشاہت ہے۔ اُس سے بھاگنے کا ارادہ وہی کریگا جو اُسکی زمین اور اُسکے
آسمان کے سوا کوئی دوسری زمین اور دوسرا آسمان تلاش کریگا وسوسہ دل مین لائیگا اور نہ لائیگا
مگر وہ جسکے دماغ مین جنون کا خلل ہوگا بادشاہ اپنی سلطنت کا انتظام کرنے مین اپنے ایسے اور ہزارون
لاکھون آدمی کا محتاج رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بہت سی باتین مجبور ہو کے اُسکو اپنی مرضی کے خلاف کرنی
پڑتی ہین اور خداوند صمد نہ کسیکا محتاج ہے نہ اُسکے کارخانہ مین کسیکو چون کرنے کی مجال ہے۔ وہ
جو چاہتا ہے اُسکے کرنے پر قادر ہے اور کرتا ہے۔ ہان جب تک منظور ہے مہلت دیے رہتا ہے
لیکن جب پکڑ لیتا ہے پھر نہین چھوڑتا۔ میرے بھائی بہنو مین تمکو سچے دل سے سمجھاتا اور نصیحت
کرتا ہون کہ تم اپنے خالق سے بگاڑ مت کرو اُسکی اچھی حکمت مین کھنڈت نہ ڈالو۔ وہ سب بادشاہون
کا بادشاہ ہے اُس سے بغاوت کرکے جہنم ایسی کالکوٹھری کے قیدی بننے کا شوق مت کرو۔ جس آتشی تنور
سے دنیا کی آگ۔ نہین نہین خود اُس بھڑکتے ہوے تنور کی ایک آگ دوسری آگ سے پناہ مانگتی
ہو اور "رَبِّ اَکَلَتْ بَعْضِیْ بَعْضًا" پکار رہی ہو اُسکا کندہ بننے پر خوشیان مت مناؤ۔ بیان سے یہ بھی
ثابت ہوا کہ بیوہ چاہے کتنی ہی صاحب اولاد کیون نہو پھر بھی خدا کی مخلوق اور زیادہ بڑھانے کے
لیے اُسکے نکاح کی ضرورت ہے (بشرطیکہ قابل ولادت ہو)

دوسرا نفع اولاد سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت ثابت ہونے اور اولاد مین کھنڈت
ڈالنے سے آپکی دلی تمنا کا خون کرنے اور آپسے قلبی [illegible] کو بیان [illegible] غیر مسلمانونکی قلت اور کثرت کو ذکر کرتے

اے بزرگ ترین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونیکی عزت حاصل کرنیوالو۔ شفیع محشر کی شفاعت پر سچا بھروسا رکھنے والو تمکو بشارت ہو کہ جون جون تم اولاد کے لیے کوشش کرتے رہو گے۔ اُس سرور کائنات کے ساتھ جسکے جمال جہان آرا پر بن دیکھے تم عاشق ہو اور جسکی حلقہ بگوشی پر تمکو فخر ہے اطاعت آمیز محبت بڑھتی اور مستحکم ہوتی رہیگی۔ اور کیون نہین تم اسوقت اُس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی تمنا پوری کرنے مین مدد دے رہے ہو گے حضرت (صلعم روحی فداہ) کی دلی تمنا ہے کہ تم مسلمانون کی اولاد بڑھے جو بعینہ حضرت صلعم کی امت کا بڑھنا ہے۔ فرماتے ہین صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ[1] ترجمہ شادی کرو تم اُن عورتون سے جو بڑا پیار کرنیوالی ہین (خاوندون کا) اور بڑی اولاد کی جننے والی ہین کیونکہ مین تمہارے باعث (اپنی امت کو دوسری اُمتون پر) بڑھانیوالا ہون۔ دوسری حدیث مین ہے۔ تَنَاكَحُوا تَنَاسَلُوا اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ نکاح کرو نسل کو بڑھاؤ مین قیامت کے دن تمہاری برتری سے اور اُمتون پر فخر کرونگا۔ اسیطرح اور بہت سی حدیثین امت بڑھانے کے لیے بلند آواز سے نکاح کی ہدایت کر رہی ہین۔ منجملہ اُنکے ایک یہ ہے کہ بعض فقرا صحابہ نے اپنے آپ کو بدھیا کر ڈالنے کے لیے حضرت سے اجازت مانگی۔ کیونکہ افلاس کے باعث نہ اُنکو نکاح کی طاقت تھی اور نہ قدرتی جوش کا دفع کرنا اُن کے اختیار مین تھا۔ گناہ مین پڑجانے کا خوف لگا ہوا تھا۔ مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہین دی اور بدھیا ہونیکی جگہ پر بکثرت روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ یعنے روزونکی کثرت اسکے لیے بمنزلہ بدھیا ہونیکے ہے[2] ذرا غور کیجیے باوجود اس سخت حاجت کے حضرت نے بدھیا ہونیکی اجازت کیون نہ دی۔ اسلیے کہ روزون کی کثرت سے جوش نفسانی فرد ہو سکتا ہے انسان گناہ سے بچ سکتا ہے لیکن بدھیا ہو جانے کے بعد تو مقدرت کی حالت مین بھی چاہے کتنا ہی بڑا دولت مند کیون نہو جاے امت نسکے بڑھانے مین

---

[1] دیکھو ابوداود اور نسائی کتاب النکاح مین حضرت معقل بن یسار کی روایت ۱۲ منہ [2] دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد خامس۔ نوع ثالث فی سیرتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نکاحہ۔ علامہ زرقانی کہتے ہین اس حدیث کو عیاض نے تفسیر ابن مردویہ سے اور ابن مردویہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ اور کہتے ہین اگرچہ اسکی اسناد ضعیف ہے لیکن مین نے اسکی تصدیق مین اور شواہد دیکھے ہین ۱۲ منہ۔

غالباً کبھی نہین کامیاب ہو سکنے کا۔

اگر اُس حکم سے جو صراحۃً قرآن و حدیث مین عقد بیوگان کے لیے آیا ہے قطع نظر کیا جائے اور
اسباب سے کہ خدا کی کمزور لونڈیون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوہ کلمہ پڑھنے والیون پر نہایت سخت
ظلم ہو رہے ہین جنکی برداشت کرنیکی اُنکو طاقت نہین ہے اور جنکا دفع کرنا تمام مسلمانون کا فرض ہے چشم پوشی
کیجائے اسیطرح اُنکا نکاح فرض بتانیوالی کل چیزون سے تجاہل عارفانہ کرکے صرف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی محبت اور اطاعت پر نظر ڈالی جائے تاہم اُنکے نکاح کی اشد ضرورت ہے۔ اب اگر کچھ خلجان رہ گیا ہو
تو چند مقدمات کو ترتیب دیجیے نتیجہ نکالیے دیکھیے تشفی ہاتھ باندھے کھڑی ہے۔ اور وہ مقدمات یہ ہین (۱)
مسلمان بیواؤن کے نکاح سے مسلمانون کی اولاد بڑھتی ہے مسلمانون کی اولاد بڑھنے سے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت بڑھتی ہے۔ حضرتؐ کی اُمت بڑھنے سے حضرتؐ کی دلی تمنا حاصل ہوتی ہے
حضرتؐ کی دلی تمنا حاصل ہونیوالے کام سے حضرتؐ کی محبت اور اطاعت بڑھتی ہے۔ نتیجہ نکلا۔ "مسلمان
بیواؤن کے نکاح سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت بڑھتی ہے" پھر اس نتیجے کے ساتھ
یہ مقدمہ ملانے سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت سے خدا کی محبت اور اطاعت بڑھتی ہے
نتیجہ نکلتا ہے۔ "مسلمان بیواؤن کے نکاح سے خدا کی محبت اور اطاعت بڑھتی ہے" اور اس بیان
سے ضمناً یہ بھی ثابت ہوا کہ جو لوگ بیواؤن کے نکاح سے گریز کرتے ہین یا رخنہ ڈالتے ہین وہ حضرت کی دلی
تمنا کا خون کر رہے ہین۔ نہ صرف حضرت سے بلکہ خدا سے بھی دشمنی لے رہے ہین۔ اب جسکا جی چاہے
کہ آپ کی دلی تمنا کا خون کرے۔ خدا اور رسول کا معاذ اللہ دشمن اور باغی بنے وہ جوان جوان بیواؤن کو
بٹھلا رکھے اور جو مسلمان اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی پر قربان ہو جانیوالے پیارے گروہ مین
داخل ہونا چاہین اُنکو لازم ہے کہ جہانتک ہو سکے جلدی سے بیواؤن کے نکاح کردین نہ کر سکین تو اپنی طاقت
بھر کوشش کرنے مین دریغ نہ کرین۔ مسلمان بھائی بہنو تم خدا اور خدا کے رسول کے باغی بننے سے
پرہیز کرو۔ آگ کی بیڑیان آگ کی ہتھکڑیان آگ کی ٹوپیان آگ کی جوتیان اور آگ کی تمام پوشاک پہننے کا شوق
مت کرو۔ آگ مین گھر بنانیکے قصد سے باز آؤ۔ خدا کے دوست بنکے خدا کی بہشت کے باغون مین
جگہ لو۔ سیر کرو۔ دلچسپی اُٹھاؤ۔ طرح طرح کے میوے کھاؤ۔ مزے مزے کے پانی پیو۔ رنگ برنگ کے
جوڑے پہنو۔ شاہانہ تختون پر جلوس کرو اور اپنے حشم خدم سمیت نہایت ناز و نعمت سے ابدالآباد تک

زندہ رہنے سے خوش ہو۔

ہم نہایت افسوس کے ساتھ غور کرتے ہین کہ ہندوستان مین جیسا کہ پہلے حصے کے دوسرے باب مین معلوم ہوچکا ہے مرد عورت سب ملا کے پانچ کروڑ سوا لاکھ کے قریب مسلمان ہین جنمین سے کچھ اوپر چالیس لاکھ بیوائین ہین۔ اے کاش ان بیواؤن کے نکاح ہوئے ہوتے اور فی بیوہ زیادہ نہین صرف دو ہی دو لڑکے اوسط پڑتے تو آج کچھ اوپر اسی لاکھ اور مسلمان ہندوستان کے مردم شماری کے نقشے مین نظر آتے اور وہ پانچ کروڑ سوا لاکھ کے ساتھ ملکر چھ کروڑ کے قریب پونہچ جاتے۔ اور اگر دو نہین فی بیوہ ایک ہی لڑکے کا اوسط رکھئے تو بھی کچھ اوپر چالیس لاکھ کی ترقی ہوتی ہے۔ چالیس لاکھ کیا کم ہین۔ پھر ان اسی یا چالیس لاکھ کی نسل سے خدا جانے روز بروز کتنے کتنے کثیر التعداد مسلمان بڑھتے جاتے۔ اور آج کتنے کروڑ کی نوبت آتی۔ اور اسی پر قیاس ہوسکتا ہے کہ ترک نکاح بیوگان کے جاہلانہ رسم قائم ہونے کے وقت سے آج تک مسلمانون کی قوم اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت مین کسقدر عظیم الشان نقصان ہوتا آیا ہی خیر جو ہونا تھا سو ہوا۔ اب آئندہ کے لیے سوچ کیجیے۔ بھلا اب تو مسلمانون کی تعداد بڑھے اور حضرت کی اُمت گھٹتی کا مُنھ نہ دیکھے۔

اے مسلمانو لئے خیر الامم کا لقب پانیوالو مین تمکو نصیحت کرتا ہوا یقین دلاتا ہون کہ جن پیارے خاتم النبیین کی اُمت ہونے پر تمکو ناز ہے (اور درحقیقت جہانتک اس خوش قسمتی پر ناز کیا جائے زیبا ہے) تم اُنکی محبت مین اُسیوقت سچے نکلوگے جب اُنکی مرضی اُنکی خواہش اور اُنکے حکم کے موافق چلوگے۔ اور وہ لوگ اپنے لمبے چوڑے دعوے مین جھوٹے ہین جو ڈینگ کی لیتے ہین محبت کا دم بھرتے ہین گویا عشق رسول مین مرے ہین مگر کرتے وہ ہین جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلی تمنا کا خون ہو رہا ہے۔ معاذ اللہ من غضب اللہ وغضب رسول اللہ

تیسرا نفع اولاد سے ماں باپ کی بھلائی کے بیان مین

اولاد کا ہونا جسطرح اللہ و رسول کی خوشنودی کا باعث ہے (جیسا کہ پہلے اور دوسرے نفع مین معلوم ہوچکا ہے) ماں باپ کے لیے دین و دنیا کی بھلائی کا ذریعہ ہے۔ دنیا کی بھلائی تو ظاہر ہے آخرت کی بھلائی کا حال سنیے۔ اولاد کی تین صورتین ہین اول یہ کہ بچپن ہی مین رخصت ہوجائے۔ دوسرے یہ کہ جوان ہوکے جدائی کا داغ دے۔ تیسرے یہ کہ ماں باپ کے بعد تک زندہ رہے۔ اور ہر صورت مین ماں

باپ کے لیے بڑے بڑے جلیل القدر منافع ہین جنکو ہم کسیقدر تفصیل کے ساتھ بطریق لف و نشر معکوس الترتیب کے ہدیہ ناظرین کرتے ہین۔ تیسری صورت مین یعنی جب کہ اولاد زندہ اور قائم رہے اولاد کے صدقہ کرنے اور دعا کا ثواب ماں باپ کو پونہچتا رہیگا حدیث مین ہے اِنَّ الْاَدْعِیَةَ تُعْرَضُ عَلَی الْمَوْتیٰ عَلٰی اَطْبَاقٍ مِّنْ نُّوْرٍ ترجمہ دعائین مردون کے سامنے نور کے طباقون مین پیش کیجاتی ہین۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهٗ ترجمہ جب انسان مرتا ہے اسکی سب کمائیان بند ہوجاتی ہین مگر تین کمائی کھلی رہتی ہین یعنی صدقہ جاریہ[۲] اور علم جس سے نفع اٹھایا جائے اور نیک اولاد جو اُسکے لیے دعا کرتی رہے ف نیک کی قید اسلیے نہین ہے کہ فاسق اور گنہگار اولاد کی دعا کا ثواب ماں باپ کو نہ پونہچتا ہو احیاء العلوم مین ہے دُعَاءُ الْمُؤْمِنِ لِاَبَوَيْهِ مُفِيْدٌ بِهٖ اَكَانَ اَوْ فَاجِرٌ ترجمہ مسلمان نیک ہو چاہے بد ہو اسکی دعا اُسکے ماں باپ کے لیے فائدہ مند ہے۔ بلکہ یہ قید یعنی نیک ہونے کی اتفاقی ہے اور غالباً اسلیے کہ نیک بندون کی دعا قبول ہونے کی زیادہ تر اُمید ہوتی ہے اور وہ اکثر دست بدعا رہا بھی کرتے ہین۔ زیادہ نہین تو دن مین پانچ مرتبہ یعنی ہر نماز کے بعد کہہ لیتے ہین رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ترجمہ اے میرے پروردگار تو میرے گناہ اور میرے ماں باپ کے گناہ اور تمام مسلمان مرد اور مسلمان عورتون کے گناہ بخشدے۔

میرے بھائی بہنو تم خدا کی دی اولاد کے قیمتی منافع پر کہانتک غور کروگے۔ تم اُسکا فضل ایک یہی کچھ لو کہ اولاد کی تمام نیکیون کی برابر ماں باپ کو ثواب عنایت فرماتا ہے اور یہ نہین کہ اولاد کے ثواب مین سے کچھ کم کردے بلکہ اپنے پاس سے ماں باپ کو عطا فرماتا ہے اور خاص کرکے اُسوقت مین جبکہ ماں باپ نے اولاد کو تعلیم دی ہو رغبت دلاد لاکے نیک کامون کی عادت ڈال دی ہو۔ پھر خوش قسمتی سے اگر اولاد صالح ہونے کے علاوہ عالم فاضل اور حافظ ہوئی تو پھر کیا ہے نورٌ علیٰ نور ہے۔ آہ بدقسمت بیوا و نیر کیسا ظلم ہے

---

(۱) دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ (۲) دیکھو مشکوۃ المصابیح راویاً عن الصحیح المسلم ۱۲ منہ (۳) صدقہ جاریہ اُس صدقے سے عبارت ہے جس کا فیض مرنے کے بعد تک قائم رہے جیسے پل کنوا تالاب مہمان سرا اسے اور مدرسے وغیرہ اور اس زمانے مین خصوصاً وہ انجمنین جو عقبہ بیوگان کی ہمدردی مین کھولی جائین ۱۲ منہ۔

کہ اس فضیلت سے بھی محروم رکھی جاتی ہین - اور یہ ظلم صرف لاولد بیواؤن پر نہین ہے - اولاد والیون پر بھی ہو رہا ہے - اور کیون نہین اُنکے نکاح ہوئے ہوتے تو اور زیادہ اولاد ہوتی - زیادہ فضیلت بڑھتی - جس ثواب کی اب مستحق ہین اس سے اور زیادہ ثواب کی اُمیدوار بنتین - دیکھو حضرت خدیجہ کبری کے پہلے اور دوسرے نکاح سے اگرچہ اولاد تھی اور لائق اولاد تھی لیکن جو فضیلت خدا نے تیسرے نکاح کی اولاد مین دی اظہر من الشمس ہے - ہم اُسکی توصیف نہین کر سکتے سوا اسکے کہ اتنا بتا دین کہ حضرت سیدہ زہراؓ کی سی بیٹی اور حضرت حسنین کے سے نواسے تیسرے نکاح کی بدولت ملے - اور دوسری صورت مین یعنی جب مان باپ کے سامنے جوان اولاد اٹھ جائے کچھ تو وہ فضیلت ہے جسکا ذکر پہلی صورت مین گذرا اور بہت زیادہ عظیم الشان ثواب صبر کرنے کا ہے - سورہ بقرہ کے اٹھارہوین رکوع مین حق تعالے فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ ترجمہ اے پیغمبر تو خوشخبری دے اُن صبر کرنیوالون کو کہ جب اُن کو کوئی مصیبت پہونچتی ہے کہتے ہین "ہم سب اللہ کے ہین اور ہم سب کو اُسیکی طرف پلٹ جانا ہے" ان لوگون پر انکے پروردگار کی خاص عنایتین ہین اور مہربانی ہے اور یہی لوگ ہین اللہ کی راہ پر - ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا

لہ صبر کے یہ معنی نہین ہین کہ مصیبت کے وقت دل پر چوٹ نہ لگے یا شکوہ گوار خاطر ہو کیونکہ یہ انسان کی قدرت سے خارج ہے اور اللہ کسی کو ایسے امر پر نہین مجبور کرتا ہے جسکی وہ طاقت نہ رکھتا ہو جیسا کہ سورہ بقرہ کے آخر رکوع مین خود فرماتا ہے - لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا بلکہ صبر کے یہ معنی ہین کہ اپنی طاقت بھر ضبط کرے جہانتک ہو سکے صدمے کو بہلائے گریہ زاری نہ کرے بیان بکھان کرکے چیخین مار مار کے رونے منھ پر طمانچے لگانے - سر دھننے - چھاتی کوٹنے گریبان چاک کرنے اور جو جو امور شرعاً اور عقلاً منع ہین اُن سب سے پرہیز کرے کوئی ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالے اور نہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے خدا کی شکایت یا خدا سے ناراضی ظاہر ہو - اب اگر مصیبت کے وقت بے اختیار آنسو نکل پڑے چہرے کا رنگ بدل گیا - باوجود ضبط کے سسکیان بندھ گئین تو صبر مین کچھ نقصان نہین آیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم نے جب انتقال فرمایا اور چشم مبارک سے آنسو بہنے لگے ایک سوال کے جواب مین ارشاد فرمایا اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا ترجمہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہی مگر بات ہم وہی کہتے ہین جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو - اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ صبر وہی ہے جو تازہ مصیبت کے وقت ہو - ۱۲ منہ ۵۲ دیکھو ابن ماجہ کتاب الجنائز ۱۲ منہ -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ فرماتا ہی ابن آدم ان صبرت واحتسبت عند الصدمة الاولی لم
ارض لک ثوابا دون الجنۃ ترجمہ اے فرزند آدم اگر تو صدمے کے پہلے دہلے مین صبر کریگا اور مجہ سے
ثواب کی امید رکھیگا تو مین تجکو جنت دیے بغیر کسی اور ثواب پر نہ راضی ہونگا - ابوہریرہؓ سے روایت ہی[1]
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یقول اللہ ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت
صفیہ من اہل الدنیا ثم احتسبہ الا الجنۃ ترجمہ جب مین اپنے ایمان والے بندے کے
پیارے کو دنیا کے لوگون سے اٹھا لیتا ہون اور وہ اسکے بدلے مجہ سے ثواب پانی کی امید رکھتا ہی
تو میرے پاس اسکے لیے یہی جزا ہی کہ مین اسکو جنت دیدون - نیز حضرت ابوہریرہؓ سے روایت[2]
ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ما یزال المؤمن یصاب فی ولدہ وحامتہ حتی
یلقی اللہ ولیست لہ خطیئۃ ترجمہ ایمان والے کو ہمیشہ اسکی اولاد اور اسکے عزیز اقارب کے مرنیکا
صدمہ پہونچتا رہتا ہی (اور ہر صدمے سے اسکے گناہ معاف ہوتے جاتے ہین) یہانتک کہ وہ اللہ سے ایسے
وقت ملتا ہی کہ گناہون سے بالکل صاف ہوتا ہی حضرت ابوموسی اشعری رض سے روایت ہی کہ فرمایا[3]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا مات ولد العبد قال اللہ لملائکتہ قبضتم ولد عبدی
فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون
حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد
ترجمہ جب مسلمان بندے کی اولاد قضا کرجاتی ہی خدا (اپنے صابر بندون کی فضیلت ظاہر کرنیکے لیے)
اپنے فرشتون سے پوچھتا ہی تمنے میرے بندے کے بچے کی جان قبض کرلی - فرشتے عرض کرتے ہین
ہان قبض کرلی - پھر خدا پوچھتا ہی تمنے میرے بندے کے دل کے میوے کو توڑ لیا - فرشتے عرض کرتے
ہین ہان توڑ لیا - تب خدا پوچھتا ہی میرے بندے نے کیا کہا - فرشتے عرض کرتے ہین تیری حمد کی
یعنی تعریف کی اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون ہ (ہم اللہ کے ہین اور ہمکو اسی کی طرف پھر کے جانا ہی
اور جب ہم خود اللہ کے ہوئے اور ہمکو اسی کے پاس جانا بھی ہی تو ہم کیون رنج کرین اور کیون ملال کرین
وہ اسکا بدلا ہمکو وہین دیدیگا) تب خداوند دانا ارشاد فرماتا ہی تم میرے بندے کے لیے بہشت مین گھر بناؤ

[1] دیکھو مشکوۃ المصابیح کتاب الجنائز اور صحیح بخاری ۱۲ منہ [2] دیکھو موطا امام مالک کتاب الجنائز ۱۲ منہ

[3] دیکھو جامع ترمذی کتاب الجنائز ۱۲

اور اُسکا نام بیت الحمد رکھو اور پہلی صورت (یعنی بچپن مین اولاد کے قضا کر جانے) مین وہی ثواب اور وہی فضیلتین ہین جو جوان اولاد کے قضا کرنے مین ہین۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ ماں باپ کے جیتے جی جوان اولاد کے اُٹھ جانے سے اُنکے دل پر نہایت سخت جانگداز صدمے کی چوٹ لگتی ہے اور یہ بھی مسلم ہے کہ انسان کے دل پر جتنا ہی زیادہ صدمہ گذرتا ہے اُتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔ اور اُن دو مقدمون کا اعتراف کرنے سے کچھ شک نہین رہتا کہ جوان اولاد کی وفات مین نابالغ اولاد کی وفات سے زیادہ ثواب ملنے کی اُمید ہے لیکن نابالغ بیگناہ بچون کی جدائی مین ایک اور قابل قدر فضیلت یہ ہے کہ چھوٹے بچے قیامت کے دن مسلمان ماں باپ کے لیے شفاعت کرینگے جنکی سفارش سے ماں باپ جنت مین داخل کیے جاینگے۔

انس[1] سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ ترجمہ جس مسلمان کے تین بچے جو قابل گناہ نہوے ہون قضا کر جائین اُسکو خدا بہشت مین داخل کریگا۔ اُن بچون پر اپنا فضل رحم کرنے کے باعث نسائی مین ابو ہریرہؓ کی روایت مین اتنا زیادہ ہے قَالَ يُقَالُ لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰبَاۤؤُنَا فَيُقَالُ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاٰبَاۤؤُكُمْ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جائیگا اُن لڑکون سے جاؤ تم جنت مین۔ وہ کہینگے ہم نجائینگے جبتک ہمارے ماں باپ نجا لینگے۔ تب ارشاد ہوگا تم بھی جنت مین جاؤ اور تمہارے ماں باپ بھی جائین۔

ابو سعید خدریؓ[2] سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كُنَّ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ترجمہ جس عورت کے تین بچے قضا کر جائین وہ اُسکے لیے دوزخ سے ٹٹی ہون گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اور دو (یعنی کیا دو لڑکے بھی ٹٹی بن سکینگے) فرمایا اور دو (یعنی ہان دو بھی) ابن مسعودؓ[3] سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اِثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاۤءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلٰكِنْ

[1] دیکھو صحیح بخاری کتاب الجنائز ۱۲ منہ [2] دیکھو صحیح بخاری کتاب الجنائز ۱۲ منہ [3] دیکھو جامع ترمذی کتاب الجنائز ۱۲ منہ۔

اِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی ترجمہ جس مسلمان کے تین نابالغ لڑکے قضا کر جائیں اُسکے لیے وہ لڑکے مضبوط قلعہ بن جائینگے (یعنی دوزخ سے بچا لینگے) ابو ذر نے عرض کیا میرے دو لڑکے قضا کیے ہیں۔ فرمایا اور دو (یعنی دو بھی قلعہ بنکے بچا لینگے)۔ اُبی بن کعب سید القراء نے عرض کیا میرا ایک لڑکا قضا کیا ہے۔ فرمایا اور ایک (یعنی ایک بھی یہی کام دیگا)۔ مگر یہ پہلے صدمے کیوقت ہے (یعنی یہ بچے قلعہ اُسیوقت بن سکینگے جب اول صدمے کیوقت صبر کیا جائے۔

ایک صحابی کا ذکر ہے وہ اپنے بیٹے سے نہایت محبت رکھتے تھے کبھی اپنے سے جدا نہ کرتے تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں حاضر ہوتے تو بھی ساتھ لیے آتے۔ اب انتہا ہو گئی کہ حضرت[۱] کے ایک سوال کے جواب میں عرض کیا اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ ترجمہ خدا آپ کو ایسا ہی محبوب رکھے جیسا میں اس لڑکے کو محبوب رکھتا ہوں۔ خدا کی مرضی وہ لڑکا قضا کر گیا۔ اُسکے قضا کرنے سے اُن صحابی کے دل پر نہایت سخت صدمہ گذرا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ سنن نسائی میں قرۃ مزنی سے روایت ہے مَا يَسُرُّكَ اَنْ لَا تَاْتِيَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهٗ عِنْدَهٗ يَسْعٰى يَفْتَحُ لَكَ ترجمہ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم بہشت کے دروازوں میں سے جس دروازے پر آؤگے وہیں تمکو وہ ملے گا۔ دوڑتا ہوا آئیگا تمہارے لیے بہشت کا دروازہ کھول دیگا۔ دوسری[۲] حدیث میں اتنا اور زیادہ ہے فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ ترجمہ پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ (یہ فضیلت) خاص اُسکے لیے ہے یا ہم سب کے لیے۔ فرمایا تم سب کے لیے ہے۔ ابو ہریرہؓ[۳] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں[۴] سے فرمایا لَا يَمُوْتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ ترجمہ تم جس عورت کے تین بچے قضا کر جائیں اور وہ خدا سے ثواب کی امید رکھے بہشت میں داخل ہوگی۔ ایک عورت نے عرض کیا اور دو۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[۱] دیکھو مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجنائز میں مسند امام احمد کی روایت ۱۲ منہ [۲] دیکھو صحیح مسلم جلد ثانی کتاب البر والصلۃ والادب ۱۲ منہ [۳] مخاطب اگرچہ انصار کی عورتیں ہیں لیکن حکم عام ہے ۱۲ منہ۔

فرمایا اور دو (یعنی دو بچون کے قضا کرنے پر بھی جنت) بہشت دیگا ابو حسانؓ سے روایت ہے کہ مین نے ابو ہریرہؓ سے کہا میرے دو بیٹے قضا کر گئے ہین کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت کر سکتے ہو جس سے ہمارے دل ہمارے مردون کیطرف سے خوش ہون ابو ہریرہ نے کہا ہان صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ أَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هَذَا فَلَا يَتَنَاهَى أَوْ قَالَ يَنْتَهِي حَتَّى يُدْخِلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ چھوٹے بچے بہشت کے دعموص[1] ہین وہ اپنے باپ سے یا مان باپ سے[2] ملاقات کرین گے انکا کپڑا یا ہاتھ[3] پکڑ لینگے جیسے ہم تمہارے کپڑے کا کھونٹ پکڑے ہوئے ہین اور نہ چھوڑینگے یہانتک کہ خدا اُنکو اور اُنکے باپ کو (باپ سے مان باپ دونون مراد ہین) بہشت مین داخل کر دیگا[4] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ ترجمہ جب پیٹ گرے ہوئے بچے کے مان باپ دوزخ مین ڈالے جائینگے وہ اپنے پروردگار سے جھگڑا کریگا - ارشاد ہوگا اے پیٹ گرے بچے اے اپنے پروردگار سے جھگڑنے والے تو اپنے مان باپ کو جنت مین داخل کر دے تب وہ اپنی نال سے کھینچتا ہوا انکو لے جائیگا اور بہشت مین داخل کریگا -

تینون صورتون کا خلاصہ یہ ہوا کہ جتنی ہی اولاد بڑھیگی اتنا ہی مان باپ کے لیے ثواب بڑھتا رہیگا - آہ ہم غریب بیواؤن پر کیا کیا ظلم نہین کر رہے ہین - نہ صرف انکی دُنیا تباہ کر رہے ہین بلکہ اولاد سے روک روک کے اُن کے ذخیرہ عاقبت مین بھی کھنڈت ڈال رہے ہین -

مونزنگر منصف مزاج ناظرین کے انصاف پر بھروسا ہے کہ اولاد کے بیش بہا منافع پر غور فرمائینگے اور بیساختہ بول اُٹھینگے کہ "بیوائین چاہین کتنی ہی اولاد والی کیون نہون اگر ابھی قابل اولاد ہین تو اور زیادہ اولاد بڑھانے کے لیے اُنکے نکاح کی ضرورت ہے" -

---

[1] دیکھو صحیح مسلم مین اوپر والی حدیث کے بعد ۱۲ منہ [2] دعموص ایک قسم کے دریائی کیڑون کا نام ہے ۱۲ منہ [3] راوی کو شک ہے کہ حدیث مین باپ کا لفظ ہے یا مان باپ دونون کا لیکن ہر حال مین مراد دونون ہین ۱۲ منہ [4] راوی کو شک ہے کہ حدیث مین کپڑے کا لفظ ہے یا ہاتھ کا ۱۲ منہ [5] دیکھو ابن ماجہ کتاب الجنائز ۱۲ منہ

دوسری فصل نکاح کی بدولت شیطان اور نفس امارہ سے بچنے اور خواہش نفسانی کے فروہونے کے بیان مین

نکاح کی برکت سے شیطان لعین کا قابو انسان پر کم چلتا ہی۔ انسان بدکاری سے بلکہ آنکھ کے گھورنے اور دل کے منحوس وسوسون سے بھی بچ سکتا ہی۔ اسی وجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ احیاء العلوم وغیرہ مین ہی فرماتے ہین مَنْ نَکَحَ فَقَدْ حَصَّنَ نِصْفَ دِیْنِہٖ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی الشَّطْرِ الْاٰخِرِ ترجمہ جسنے نکاح کیا وہ اپنے نصف دین کی حفاظت کرچکا اب اُسکو چاہیے کہ نصف باقی مین خدا سے ڈرے صحیحین اور ابوداؤد وغیرہ مین ہی کہ فرماتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ ترجمہ اے جوان لوگو تم مین سے جسکو نان ونفقہ دینے کی طاقت ہو اُسکو چاہیے کہ نکاح کرے اسلیے کہ نکاح آنکھ کو نظر بازی سے اور شرم گاہ کو بدفعلی سے خوب بچاتا ہی۔ اور جسکو نہ طاقت ہو روزے رکھے۔ اسلیے کہ روزون کا رکھنا اُسکے لیے بدھیا ہونا ہی **ف** یہ اسلیے فرمایا کہ فقراء صحابہ جو نہ نکاح کی طاقت رکھتے تھے نہ فقر کی خواہش کا ہٹا دینا اُنکے اختیار مین تھا بدھیا ہو جانے پر مستعدی ظاہر کرتے تھے جیسا کہ پہلے حصے مین گذر چکا ہی مگر یاد رہے کہ نان ونفقہ کی وسعت کی قید عورتون کے لیے نہین ہی۔ وہ نکاح کرکے خاوند کے نان ونفقہ کی ذمہ دار نہین ہو جاتی ہین بلکہ اور اپنے روٹی کپڑے سے بھی فارغ البال ہو جاتی ہین۔

امام غزالی رح لکھتے ہین "دین مین اسلیے نکاح کا اہتمام کیا گیا ہی کہ غائلہ شہوت کو دفع کرتا ہی" پھر لکھتے ہین "خواہش نفسانی جب غالب آجاتی ہی اور اُسکو تقوے کی طاقت نہین روک سکتی ہی تو خواہی نخواہی کھینچ کے بدکاری مین ڈال دیتی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کہ "اگر نہ بیاہوگے تو زمین مین فتنہ اور بڑا فساد ہوگا" اسی طرف اشارہ کر رہی ہی جا بجا تقوی کی لگام کیون نہ دی ہو

لہ دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ لہ دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ

نہایت درجہ یہ کہ انسان ظاہری اعضا کو روکے گا۔ آنکھ نیچی کر لیگا اور شرمگاہ کو بچائیگا مگر دل کو وسوسون اور خیالات سے محفوظ رکھنا تو اُسکے اختیار مین نہین ہے۔ نفس امارہ ہمیشہ اُسکو کھینچتا رہیگا ہمبستری کی باتین اُسکے کان مین پھونکتا رہیگا اور شیطان جو بڑا بہکانیوالا ہے اپنے بہکانے سے نہ تھکیگا۔ بلکہ یہ معاملہ کبھی عین نماز مین وقوع ہوجاتا ہے۔ ہمبستری کے امور جنکو نہایت کم درجہ کے لوگون کے سامنے بیان کرنے سے شرم آتی ہے اُسکے دل پر گذرنے لگتے ہین۔ حالانکہ اللہ کو اُسکے دل کا حال خوب معلوم ہے۔ اللہ کے حق مین دل ایسا ہی ہے جیسے مخلوق کے حق مین زبان ہے۔ اور آخرت کا رستہ چلنے والے کے لیے اصل چیز اُسکا دل ہے۔ احدیث شریف مین محتاج مردون کو روزہ رکھنے کی ہدایت مجبوری درجہ پر کی گئی ہے ورنہ اکثر لوگون کی طبیعت سے جب تک اُنکے بدن مین ضعف اور اُنکی صحت مزاج مین فساد نہ پیدا ہوجائے ہمیشہ روزہ رکھنے سے بھی وسوسے کا مادہ منقطع نہین ہوتا ہے۔ اسی لیے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کسی عابد کی عبادت نکاح بغیر ٹھیک نہین ہوتی ہے۔ اور یہ (خواہش نفسانی کی) دیوانگی عام ہو رہی ہے۔ اس سے شاذ نادر کوئی بچ سکتا ہے۔ عکرمہ اور مجاہد سے روایت ہے کہ حق تعالے کے کلام خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيفًا کی تفسیر مین انسان کے ضعیف ہونے کے معنی ابن عباس نے یہ بتائے ہین کہ وہ عورتون کے بغیر صبر نہین کر سکتا ہے۔¹

اسی طرح عورتین بھی بغیر مرد کے نہین صبر کر سکتی ہین۔ اگرچہ انسان ہونے کی حیثیت سے مرد اور عورتین دونون کمزور ہین لیکن عورتین مردون سے بھی زیادہ کمزور ہین اسوجہ سے اُنکو اور بھی نہین صبر آتا ہے۔ خاوند کے فراق مین روتے روتے اُنکی آنکھین پتھرا جاتی ہین۔ زمین و آسمان بلکہ چاند اور سورج بھی اُنکو تیرہ و تار دکھائی دیتے ہین۔ وہ تمام دن سرد ہنسی بھرتی ہین تنکے چنا کرتی ہین اور رات نہ پوچھو کس بیکسی کی آہ وزاری مین کٹتی ہے۔ وہ تنہائی کی لمبی چوڑی سنسان راتین تارے گن گن کے صبح ہوتی ہین۔ خدا جانے کیسی کیسی حسرتون کے دلون مین خون ہوتے ہین سچ ہے یہ کالی بلا وہ زہریلی ناگن ہے جسکے ڈسے کا دو بول نکاح کے سوا اور کوئی منتر ہی نہین ہے۔ امام غزالی لکھتے ہین۔ خواہش نفسانی وہ زبردست بلا ہے کہ جب جوش مین آجاتی ہے نہ اُسکو عقل روک

¹ دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ۔

سکتی ہے نہ دینداری اُسکو فرو کر سکتی ہے - باوجود اس صلاحیت کے کہ حیاتِ ظاہری اور حیات باطنی کا سبب ٹہرتی ہے شیطان کا نہایت زبردست ہتہیار ہے" الحق یہ شیطان کا وہ غضب جادو بہرا خنجر ہے کہ بہتیری عورتین اور بہتیرے مرد اُسکی چمک دمک دیکھتے ہی باولے ہوجاتے ہین کس شوق سے آگے اپنا گلا آپ کاٹ لیتے ہین - اور اُسکی تیزی کا یہ عالم کہ ہزارون لاکھون خون کرتا چلا جاتا ہے اور کند ہونے کا نام نہین لیتا - جون جون خون پیتا ہے اُسکا حوصلہ بڑہتا آتا ہے - امام غزالی نے ایک بزرگ صالح کی حکایت لکھی ہے کہ وہ شادیان کثرت سے کیا کرتے تھے یہانتک کہ اُنکے نکاح مین دو اور تین بیویون سے کبھی کم نہین رہا کرتی تہین - بعضے صوفیون نے اسپر اعتراض کیا تو بزرگ صالح نے اُن سے پوچھا جب تم مین سے کوئی شخص خدا کے سامنے خدا کی عبادت کے لیے بیٹھتا یا کھڑا ہوتا ہے تو کیا اُسوقت اُسکے دل مین خواہش نفسانی کا خطرہ نہین گذرتا ہے - صوفیون نے کہا ہان اس قسم کے خطرے ہمارے دلون پر بہت گذرا کرتے ہین - بزرگ صالح نے فرمایا اگر تمہارے ایک وقت کے موافق مین اپنی تمام عمر رہنا چاہتا (یعنی یہ کہ عبادت کرتا رہون اور شیطانی وسوسے میرے دل پر گذرتے رہین) تو مین کبھی شادی ہی نہ کرتا - میرا یہ حال ہے کہ جب میرے دل پر کبھی ایسا خطرہ گذرتا ہے جسکے باعث عبادت سے جی اُچاٹ ہونے لگتا ہے تو (حاجت روائی کرنے سے) مین اُسکو دفع کر دیتا ہون - تب مجھے آرام ملتا ہے اور مین پہر اپنے شغل کیطرف رجوع کرتا ہون - یہی وجہ ہے کہ چالیس برس ہوئے کوئی گناہ کی بات میرے دل پر نہین گذری" نیز احیاء العلوم مین ہے - کسی نے حضرات صوفیہ کے حال پر اعتراض کیا کہ وہ نکاح بہت کیا کرتے ہین - ایک دیندار نے جواب دیا اگر تو بہی اپنی آنکھ اور اپنی شرمگاہ کو بچانا چاہتا جیسے وہ بچاتے ہین تو تو بہی نکاح کرتا جیسے وہ کرتے ہین" نیز احیاء مین ہے کہ حضرت جنید فرماتے ہین "مین جماع کی طرف ایسا ہی محتاج ہوتا ہون جیسے کہانیکی طرف محتاج ہوتا ہون"

غور کا مقام ہے ہر گاہ کہ مقدس زمانے کے بڑے بڑے مشائخ اور اولیاء اللہ کا جو ہمیشہ یاد خدا مین ڈوبے رہتے تھے یہ حال ہو - انکو خواہش نفسانی ستاتی ہو - اُسکا زور توڑنے کے لیے وہ نکاح

سلہ حیات ظاہری اور حیات باطنی کی تحقیق انشاء اللہ چھٹی فصل مین آتی ہے ۱۲ منہ سلہ دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ -

کے محتاج ہوتے ہین۔ تو ہمارے زمانے کی نوخیز اور جوان ساتھ ہی دل کی ناتوان بیوائون کا افسوس
کیا بُرا حال ہوگا۔ آہ۔ پیاس کی شدت اور پھر پانی کی یاس مین خدا جانے اُنکے دل پر کیسی کیسی آفتین نہ
جت رہی ہونگی۔ کیا اس خطرناک حالت مین اُنکی متزلزل اور موہوم پارسائی پر گھمنڈ کر کے غافل ہو بیٹھنا
کسی عقلمند کے لیے جائز ہوگا۔ نہین ہرگز نہین۔ اچھا اب مواہب لدنیہ اور زرقانی مین دیکھو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی فداہ کیا فرماتے ہین اَصْبِرُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَلَا اَصْبِرُ
عَنْهُنَّ ترجمہ "کھانے پانی سے مین صبر کرتا ہون لیکن عورتون سے مجھکو صبر نہین آتا ہے"۔ اب انصاف
کیجیے عورتون کو مردون سے کیسے صبر آسکتا ہے۔ صحیح مسلم جلد اول کتاب النکاح مین حضرت جابرؓ سے
روایت ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اِمْرَأَۃً فَاَتٰی اِمْرَأَتَہٗ
زَیْنَبَ وَھِیَ تَمْعَسُ مَنِیْعَۃً لَّھَا فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اِنَّ
الْمَرْأَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ فَاِذَا اَبْصَرَ اَحَدُکُمْ اِمْرَأَۃً فَلْیَاْتِ
اَھْلَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ ترجمہ ایک عورت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
نظر پڑی تو آپ اپنی بیبی زینب کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ اپنی ایک کھال مل رہی تھین آپنے
حاجت روائی فرمائی پھر اپنے یارون کے پاس جلوہ افروز ہوئے۔ اور فرمایا عورت شیطان کی
صورت مین آتی اور شیطان کی صورت مین جاتی ہے جب تم کسی کی نظر کسی عورت پر پڑ جائے تو چاہیے
کہ اپنی بیبی کے پاس آئے۔ کیونکہ یہ (یعنی بیبی سے صحبت کرنا) اُسکے دل کے وسوسونکو دفع کر دیتا ہے۔
ابن مسعودؓ سے روایت ہے[1] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عورت دکھائی دی اور بھلی معلوم ہوئی آپ
سودہؓ[2] کے پاس تشریف لائے۔ وہ کچھ خوشبو بنا رہی تھین۔ اور اُنکے پاس اور عورتین جمع تھین وہ سب
گئین۔ آپ نے حاجت روائی فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی اِمْرَأَۃً تُعْجِبُہٗ فَلْیَقُمْ اِلٰی اَھْلِہٖ
فَاِنَّ مَعَھَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَھَا ترجمہ جو مرد کسی عورت کو دیکھے وہ اسکو بھلی معلوم ہو تو چاہیے
کہ اپنی بیبی کے پاس جائے کیونکہ جو چیز اُس عورت کے پاس ہے اُسی کے موافق اُسکی بیبی کے
پاس ہے۔ حضرات جسطرح مردون کی نظر مین عورتین شیطان کی صورت مین آتی اور جاتی ہین اسیطرح

---

[1] دیکھو مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح اور سنن دارمی ۱۲ منہ [2] یہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبی
ہین ۱۲ منہ

عورتوں کی نظر میں مرد لوگ شیطان کی صورت میں آتے اور جاتے ہیں عورتیں اُنکو دیکھکے فریفتہ ہو جاتی
ہیں اور دل میں برے برے خیالات آنے لگتے ہیں۔ پھر جسطرح مردوں کو بیبی کے پاس جانے سے اطمینان ہو جاتا ہے
اسیطرح عورتوں کو خاوند کے پاس رہنے سے اطمینان ہو سکتا ہے۔ الغرض ہر دو کے دل عورت بغیر اور عورتوں کے دل
مرد بغیر ڈانواں ڈول رہا کرتے ہیں۔ کبھی اطمینان ہو نہیں سکتا اور ہوس آ نہیں سکتی۔ مردوں کو شاید آ بھی جائے
پر عورتوں کو نہیں آتی۔ خلاصہ یہ کہ دل کو مطمئن اور پاک رکھنے کے لیے نکاح سے بہتر کوئی قیمتی تدبیر
نہیں ہے۔ نکاح کی برکت سے بہتیرے آوارہ مردوں کو سنبھلتے ہوئے ہمنے خود دیکھا ہے۔ زمانہ
جانتا ہے یہ بازاری عورتیں پیشے والیاں جب نکاح کر لیتی ہیں ایک ہی کی ہو رہتی ہیں۔ اور نکاح
نہونے کی نحوست میں بعض بیواؤں کی نسبت وحشت ناک خبریں سننے میں آئیں ہیں جنکو نہ صرف
زبان پر لاتے ہوئے بلکہ دل پر خیال گذرتے ہوئے غیرت اور عبرت آتی ہے۔

خواہش نفسانی کا زور یہانتک بڑھا ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے باوجود معصوم
ہونے کے اُسکے شر سے پناہ مانگی ہے۔ یا کمال احتیاط کے باعث یا اُمت کو سکھانے کے لیے۔ بہرحال
آپ دعا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ قَلْبِیْ وَ مِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ
ترجمہ اے میرے اللہ میں تیری جناب میں پناہ مانگتا ہوں اپنے کان اپنی آنکھ اور اپنے دل کے شر
سے اور اپنی منی کے شر سے **ف** کان۔ آنکھ اور دل کے شر سے تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک
ساتھ میں پناہ مانگتے ہیں اور اہتمام کر کے منی کو جدا کر کے اُسکے شر سے مستقل طور پر علیحدہ پناہ مانگتے ہیں
گویا اس سے اشارہ بتا رہے ہیں کہ منی کا شر بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ پھر آپ دعا مانگتے ہیں۔
اَسْئَلُکَ اَنْ تُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَ تُحَفِّظَ فَرْجِیْ ترجمہ میرے اللہ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں
کہ تو میرے دل کو پاک رکھ اور میری شرمگاہ کی حفاظت کر۔ صاحبو۔ چاند سورج سے بھی زیادہ روشن
ہے کہ روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے بالکل پاک ہیں۔ گناہوں سے پاک تو سب پیغمبر ہیں
اور آپ اُنکے سردار ہیں۔ آپ سے کوئی اور کسی طرح کا گناہ صادر ہونے کا احتمال کیا وہم بھی نہ تھا
ہر آدمی کے ساتھ نیک کام بتانیوالے فرشتے کیطرح ایک شیطان بھی رہا کرتا ہے جو اُسکے کان میں گناہ
کی باتیں پھونکتا رہتا ہے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کا تو شیطان بھی مطیع اور فرمان بردار
تھا۔ نیک بات کے سوا بُری بات کا کبھی وہ بھی نام نہ لیتا تھا۔ باایں ہمہ معصومیت جب آپ مقتضائے

بشریت سے ڈرتے اور پناہ مانگتے ہوں تو یہ غریب بیوائیں ذات کی عورتیں کس قطار و شمار میں ہیں انکی موہوم اور زیادہ سے زیادہ ظنی پاکدامنی پر بھروسہ کرکے بے فکر ہو رہنا تمہی تبلاؤ کیونکر جائز ہوگا۔

تیسری فصل نکاح کی برکت سے بڑے بڑے سخت اور مہلک امراض سے محفوظ رہنے کے بیان میں

نکاح کا تیسرا فائدہ تندرستی ہے نکاح سے صحت برقرار رہتی ہے۔ بڑے بڑے سخت اور مہلک امراض سے حفاظت رہتی ہے۔ نکاح میں صرف یہی کرامت نہیں ہے کہ موجودہ صحت کو قائم رکھے بلکہ وہ اعجاز ہے کہ گئی صحت کو پھیر لائے۔ ظالم رنڈاپے کے پیدا کیے امراض حرف غلط کیطرح اڑجائیں جان بلب رسیدہ مریض چنگا ہوجائے۔ سسکتا ہوا مردہ اٹھ کھڑا ہو۔ بالتفصیل دیکھنا منظور ہے تو ورق الٹیے پہلے حصے کے تیسرے باب میں ملاحظہ فرمائیے۔

چوتھی فصل نکاح سے تفریح قلب ہونے کے بیان میں

نکاح کا چوتھا فائدہ یہ ہے کہ تفریح ہوتی ہے۔ آنکھوں میں نور اور دلمیں سرور آتا ہے۔ قالب بیجان میں نہیں۔ بلکہ خود جان میں جان آتی ہے تنہائی کی وحشت دور ہوتی ہے ہجر کی کلفت رفع ہوتی ہے اور جملہ کثافتیں رفوچکر ہوجاتی ہیں۔ کچھ عجیب لطف ہوتا ہے۔ دونوں حشاش و بشاش۔ شادان و فرحان خوشی خوشی عیش و عشرت سے رہتے سہتے نظر آتے ہیں۔ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ حضرت وہ گلچھرے نہیں جنمیں بدچلنی اور گناہ کی آلائش ہو۔ وہ گلچھرے جن سے خدا بھی خوش ہو اور ثواب ملے گھاتے ہیں اب زیادہ نہ کہونگا۔ کسی جوان بیوہ کا نکاح کرکے ملاحظہ فرمائیے کس خوشی کی دنیا میں چہل پہل کر رہی ہے۔

پانچویں فصل نکاح سے عبادت میں جی لگنے کے بیان میں

نکاح کا پانچواں فائدہ یہ ہے کہ نکاح کی برکت سے اپنے پیدا کرنے والے معبود کی عبادت میں خوب جی لگتا ہے۔ زبان سے جو کلمہ نکلتا ہے دل کی سچائی اور شکرگذاری کی خبر لاتا ہے۔ اور نکاح بغیر کتنا ہی بڑا

متقی اور پرہیزگار ہو اُسکو خشوع ہوگا نہ خضوع ہوگا نہ قرآن مین جی لگیگا نہ نماز مین دل لگیگا۔ وہ ہزار
خلوص کا قصد کرے مگر جب دل ہی قابو مین نہ آئے۔ زبان پر تو حمد ہے ثنا ہے تہلیل ہے تمجید ہے
تسبیح ہے تکبیر ہے قرآن ہے درود ہے مگر دل مین کچھ اور ہے۔ ہاتھ۔ پانون۔ ناک۔ کان۔ اور آنکھ
سب عضو عبادت کے لیے حاضر ہین مگر خلوص نہین ہے۔ اور ہو تو کیونکر ہو خلوص تو ہوتا ہے دل
سے اور دل کہین اور ہے۔ مسلمانو دل سے سنو نماز کیا ہے معراج المومنین ہے۔ ایمان والون اور
ایمان والیون پر لازم ہے کہ نماز کے وقت دنیا و مافیہا سے منہ موڑلین۔ صرف اپنے خالق سے
لو لگائین۔ سب چیزون کو بھلا دین ایک وحدہ لاشریک کا دھیان باندھین۔ مگر افسوس کہ یہان
خدا کا سوچ کرنے کی جگہ پر کچھ ادہر ہی سوچ ہے۔ اور کیسا گاڑھا سوچ جسکا علاج بغیر نکاح کے اگر ناممکن نہین
تو قریب قریب ناممکن ہونے کے ضرور ہے۔ اور یہ کچھ اچنبھے کی بات نہین ہے جب اوعیہ منی مین آکے منی
بھر جاتی ہے دل و دماغ کو پریشان کردیتی ہے۔ سر سے پانون تک سارے بدن کو ہلا ڈالتی ہے۔ یہی
وجہ ہے کہ بڑے بڑے اولیاء اللہ جو ہمیشہ یاد خدا مین غرق رہا کرتے ہین وہ بھی اپنے نفس پر اعتبار نہین
کر سکتے۔ نکاح بغیر ہمیشہ نہین تو کبھی کبھی انکے بھی دل مین فطری جوش اُمنڈ آتا ہے یہانتک کہ عین
نماز مین وسوسے گذرنے لگتے ہین۔ جیسا کہ امام غزالی و نیز دیگر اولیاء اللہ کے کلام سے ثابت ہو چکا ہے
آہ ان جوان نوجوان بیواؤن کی مٹی ہر طرح خراب ہے۔ نہ دنیا ہی نصیب ہے نہ آخرت مین کچھ ثمرہ
ہے۔ اگر چاہین کہ دنیا چھوڑ کے خدا کی ہو رہین تو بن نکاح یہ بھی مشکل ہے۔ اُنکے وحشی دلون کے
ڈانواں ڈول رہنے سے انکی عبادت بھی نہین پوری پڑتی ع گئے دونون جہان سے ہم نہ خدا ہی ملا نہ
وصال صنم۔ نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے۔ ہمارے ناظرین کو اُس عابدہ عورت کی حکایت
یاد ہوگی جسنے اپنے تمام رنڈاپے کو بڑی پاکدامنی سے خدا کی یاد مین کاٹا۔ باوجودیکہ دن رات قرآن
پاک کی تلاوت مین رہا کرتی تھی۔ دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے اور شام کو کچھ سوکھی پھیکی روٹی پر قناعت
کرنے سے اپنے آپ کو کمزور بھی کر ڈالا تھا تاہم جوانی کا جوش اسکو ستاتا تھا دل قابو مین نہ آتا تھا رات کو
چوکیدار کی آواز نشتر کا کام دیتی تھی عین تلاوت مین وہ بیتاب ہو جاتی تھی۔ الغرض نکاح سے حفظ صحت رہتی ہے جی
خوش رہتا ہے تو عبادت بھی سچے دل سے ادا ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

۱؎ دیکھو تیسرا فائدہ ۱۲ منہ ۲؎ دیکھو چوتھا فائدہ ۱۲ منہ

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

ترجمہ تمھاری دنیا مین سے مجکو (دو چیزین) محبوب ہین (اول) عورتین (کیونکہ اُنکی ہمبستری سے حفظ صحت رہتی ہے اور دل کو تفریح ہوتی ہے تو عبادت مین بہی خوب جی لگتا ہے) اور (دوسرے) خوشبو (کیونکہ خوشبو سے روح تازہ ہوتی ہے) اور میری آنکھ کی ٹھنڈک بنائی گئی ہے نماز مین۔

چھٹی فصل نکاح سے عبادت کا اشتیاق پیدا ہونیکے بیان مین

دنیا کی لذتون مین یہ بڑا فائدہ ہے کہ اُنکا مزہ ملنے سے آخرت کی بے بہا اور بے انتہا نعمتون کی جو ابد الآباد کے لیے ملینگی قدر ہوتی ہے اور اشتیاق بڑھتا ہے۔ اور اُن کے اشتیاق مین عبادت کا اشتیاق پیدا ہوتا ہے جو اُنکے ملنے کا ذریعہ ہے۔ اگر انسان کو دنیا کے تکالیف کی خبر نہوتی تو بھڑکتی ہوئی دوزخ کے سخت عذاب کا اسکو ڈر نہ ہوتا۔ اور دنیا کی نعمتون کے مزے سے ناواقف ہوتا تو جنت کے ہرے ہرے لہلہاتے ہوئے باغون سے جہان ہر قسم کی نعمتین موجود ہین دلچسپی نہ اُٹھاتا۔ اور کوئی شک نہین ہے کہ خواہش نفسانی کے رفع کرتے وقت نہایت لذت آمیز کیفیت حاصل ہوتی ہے پس خدا کی ابدی نعمتون کی قدر پہچاننے اور اسکی خالص عبادت کا شوق بڑھانے کے لیے نکاح بڑی عمدہ تدبیر ہے۔ امام غزالی[۱] لکھتے ہین۔ "خواہش نفسانی مین علاوہ اسکے کہ اولاد کے لیے برانگیختہ کرتی ہے ایک اور حکمت ہے۔ وہ یہ کہ ہمبستری کی لذت جسکے مقابلے مین کوئی لذت نہین ہے اُن لذتون کو یاد دلاتی ہے جنکے لیے بہشت مین ملنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔" پھر اسکے بعد لکھتے ہین "لذات دنیا کے فوائد مین سے ایک یہ فائدہ ہے کہ ان لذتون کی بہشت مین ملنے کی آرزو عبادت کا حوصلہ بڑھا دیتی ہے"۔ نیز امام موصوف احیاء العلوم مین[۲] لکھتے ہین "خدا کی حکمت پھر خدا کی رحمت پھر خدا کی پوشیدہ رکھی بات مین تم سوچ کرو اسنے ایک شہوت کے تلے کس رحمت آمیز حکمت سے دو حیات چھپا رکھی ہین ایک حیات ظاہری اور دوسرے حیات باطنی۔ حیات ظاہری تو اُسکی نسل کا قائم رہنا ہے کیونکہ نسل کا قائم رہنا ایک نوع کا دائمی وجود ہے اور حیات باطنی حیات اخروی ہے۔ یہ ناقص اور جلد گذر جانے والی لذت اُس کامل اور ہمیشہ برقرار رہنے والی لذت کے لیے

---

[۱] دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ [۲] دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ۔

رغبت دلاتی ہے تو عبادت کے لیے آمادگی پیدا ہوتی ہے اور عبادت حیات اُخروی کو پہونچا دیتی ہے"

ساتوین فصل نکاح سے خاوند کی اطاعت اور بچون کی خدمت کا ثواب عظیم پانے کے بیان مین

نکاح کا ساتوان فائدہ یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کی اطاعت اور اپنے بچون کی خدمت کرنے سے ثواب عظیم اور اجر جزیل پاتی ہے جسکا وعدہ ہے۔ بہشت مین اُسکے لیے مکان عالیشان بنتے رہین درجے بلند ہوتے رہین۔ اور سب مراتب بڑھتے جائین۔

آٹھوین فصل نکاح سے روٹی کپڑے اور دیگر حوائج ضروریہ سے عورت کے مطمئن ہونے کے بیان مین

نکاح کا آٹھوان فائدہ یہ ہے کہ عورت اپنے روٹی کپڑے اور دوسری ضروری چیزون سے مطمئن ہوجاے اُسکی تباہی اور اُسکی گاڑہی محتاجگی اُسکے سر سے اُٹھ جائے کاش ان سوگوارون کو پھر سے سوہاگن بننے کے دن نصیب ہوتے تو کسیکی محتاج ہوکر نہ رہتین نہ ذرا ذرا سی بات مین کسی کی خوشامد کرنے پر مجبور ہوتین اور خاص کرکے اُن غریب رانڈون کی ناگوار محتاجگی جنکے سر پر کوئی ہاتھ رکھنے والا نہین ہے اور جو مین بھی مُولی لینے پتون بہاری" اُنکی تنگدستی اُنکو آپ چکر دلا رہی ہے۔

کاش یہ لوگ اپنی اپنی بیواؤن کو بیاہ دیتے خود بھی سبکدوش ہوجاتے اور اُنکی بیوائین بھی خوشحال رہتین۔ اور وہ تسکّہ وہ اطمینان وہ فارغ البالی جو سُہاگنون کے لیے ہے تونگر اور اوسط درجے کی بیواؤن سے بھی منزلون دور ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ ہمکو اُمید ہے کہ اس امر سے کسیکو انکار نہوگا کہ عورت اپنے روٹی کپڑے اور خرچ پرچ کے لیے جو دعوی اور جو ناز خاوند پر کرسکتی ہے کسی پر نہین کرسکتی۔ پھر اُمرا اور متوسط لوگون کو اس وجہ سے اور بھی اپنی اپنی بیواؤن کا بیاہ دینا لازم ہے کہ اُنکو دیکھکے غریب بھائیون کی بھی ہمت پڑے۔ مسکین بیوائین فقر اور فاقے سے نجات پائین۔ وہ نجات پائین اور جتنا تون قدرت کے موافق آئندہ بیوہ ہوتی رہین وہ بھی نجات پائین اپنی بقیۂ عمر کا حصہ سکھ اور چین سے بسر کرین۔

نوین فصل نکاح کے سبب بیوہ کو دن رات کی آہ وزاری سے چھٹکارا پانے کے بیان مین

نوان فائدہ یہ ہے کہ بیواؤن کے نکاح کردیے جائین تو وہ دن رات کی آہ وزاری اور سینہ فگاری سے جو گویا اُنکے لیے لازم ملزوم ہورہی ہے چھٹکارا پائین۔ نہ یہ جانگدازی اور بیقراری سہے نہ یہ تنہائی کی وحشت بھری راتون کی اختر شماری رہے نہ ہمسن ہمجولیون کی چہل پہل دیکھکے رو رو کے آٹھ آٹھ آنسو ٹپک پڑین۔ آہ۔ جب دُلہن کے ساتھ سوہاگنین کھانے بیٹھتی ہین اور ان بدقسمتون کو منحوسیت کے الزام پر دُتکار بتائی جاتی ہے اسوقت یہ کیسی دل ہی دل مین سسک سسک کے رہجاتی ہونگی خدا جانے کیسے کیسے بلاخیز صدمے کالے سے زیادہ زہریلے اُنکے دلپر لوٹ جاتے ہون گے۔ اور خدا جانے کیا سمجھ کے دل مسوس کے جگر تھام کے بیٹھ رہتی ہون گی۔ اُف اُف۔ بس اب اسوقت کا حال مجھ سے نہ پوچھو۔ میرا دل قابو مین نہین ہے۔ بتا سکین تو انھی بدنصیب مصیبت کی ماریون کی بان سے سنو۔ زبان قال سے نہین تو زبان حال سے سنو اور ترس کھاؤ۔ جہانتک جلد ہوسکے نکاح کردو۔ اس جگرسوز مصیبت اور ناقابل برداشت قلق سے وہ نجات پائین۔ خوش رہین۔ آباد رہین۔ پھلین پھولین اور سدا سوہاگن بنی رہین۔

دسوین فصل نکاح سے خدا کی ذات پر یقین ٹھیک رہنے اور نکاح سے ناامیدی مین ناشکری لازم آنے کے بیان مین

انسان کو لازم ہے کہ ہر کام کے بنے اور ہر مصیبت کے کٹنے کی خداے کارساز سے اُمید رکھے۔ وہ مسبب الاسباب ہے۔ بگڑے کام کا بنانا اُسکا کام ہے۔ اُس سے اُمید رکھنی ایک طرح کی عبادت ہے اور ناامید ہو رہنا کفران نعمت ہے۔ اس کفران نعمت مین افسوس کہ عموماً بیوائین مبتلا ہو رہی ہین۔ پھر سے سہاگن بننے کی آس ہمیشہ کے لیے اُنہون نے توڑ دی ہے۔ اور اس ناامیدی مین خدا جانے کیسے کیسے ناشکری بھرے کلمے زبان سے نکل پڑتے ہین۔ اگر فرض کیجیے ضبط کرین زبان سے نہ کہین تو دبی ناامیدی کو کہان کھو سکتی ہین جو اُنکے آشفتہ رسیدہ دلون پر منڈلا

منڈلاکے ناشکری کی آگ کو بجھا دیتی ہو۔ بہرحال رانڈون کے نکاح مین دسوان فائدہ یہ ہے کہ ناامیدی اور ناشکری کے بھڑکنے والے شعلے جو گناہون کے بڑے الاؤ مین ڈالکر جلا ڈالنے والے ہین بجھ جائین۔ بیوائین خدا کی وسیع رحمت پر کامیابی کی توقع رکھنے سے دونون جہان مین سرخرو رہین۔ یہان چندین ہزار رحمت سے چھوٹین دلی تمنا کو پہونچین اور وہان دوزخ سے بچین جنت پائین

عقلی دلائل کا تتمہ

فرض کیجیے بیواؤن کے نکاح کی ہدایت قرآن و حدیث مین اگر نہ آئی ہوتی تو بھی اُن کے بیاہ دینے کی ضرورت تھی جیسا کہ عقلی دلائل سے اوپر ثابت ہوچکا ہے میرے بھائی بہنو ذرا اپنے منصف دل سے پوچھو کیا کہتا ہے مردون کو خدا نے عورتون کے لیے اور عورتون کو مردون کے لیے بنایا ہی اور جسکو خدا نے جسکے لیے بنایا ہے نہ اُسمین شرم ہوسکتی ہے نہ حیا اُنکی کوئی وجہ ہے۔ دوسرے خاوند مین نہ ذلت ہے نہ حقارت ہے بلکہ عین شرافت ہے اور قانون فطرت کے مطابق ہی۔ جو پوست و استخوان پہلے مین تھا وہی اس دوسرے مین ہے جو رگ و پے پہلے مین تھا وہی اس دوسرے مین ہے۔ نہ پہلے مین کچھ لعل لگے تھے نہ اسمین کچھ نقص ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ پہلا نکاح تو فرض اور مستحسن ہو اور دوسرا حرام و ننگ خاندان ٹھہرے۔ اگر فی الحقیقت عورت کا خاوند کے پاس جانا معیوب تھا تو پھر اُسکی پہلی شادی کیون کی گئی۔ وارثون نے بڑی غلطی کی۔ لازم تھا کہ پہلے ہی سے کنوارپن کے شکنجے مین کھینچ رکھتے۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ نہی سہی کنواریونکو اب بھلا کہین اُنکی پیاری عزت پیاری آبرو کے پیاسے نہ بنین۔ اُن بیچاریون نے کون سا ایسا گناہ کیا ہے جسکی سزا مین کا بجائی اسکی آبروریزی پر مستعد ہو جاتے ہین۔ خوفی جوڑا اپنا لادھ پھاند گھر سے باہر نکال ایک بے رحم ظالم کی قید مین بن دیے بغیر نہین سہتے۔ ہماری دانست مین تو جسکو ذرا بھی خدا کی دی سمجھ ہوگی وہ نکاح بیوگان مین اپنی شرافت کا دم بھریگا۔ ہان بیعزتی بیعزتی اور دونون جہان کی روسیاہی تب ہوگی کہ خدانخواستہ جوان جوان بیوائین بن نکاح دوسرے کے گلے جا لگین۔ پیٹ گرائے جائین۔ کنبے والے پردہ پوشی کرین۔ اور یہ خبر کانون کان مشہور طشت از بام ہو۔ دنیا مین رسوائی اور آخرت مین دوزخ سی کال کوٹھری ہو۔ جسمین کاٹے ہونگے بچھو ہون گے اور طرح طرح کے عذاب ہون گے

اللّٰہم احفظنا - حضرت - خدا نے مردون کو عورتون کے لیے اور عورتون کو مردون کے لیے کچھ ایسا لازم ملزوم کر دیا ہے کہ نہ انکو بغیر اُن کے چین ہے نہ انکو بغیر انکے صبر آسکتا ہے - یہ اُنکے لیے اور وہ انکے لیے لباس[1] اور پوشاک کی جگہ پر ہین - یہ بغیر اُن کے اور وہ بغیر انکے ننگے مادر زاد ہین - جوان بیوہ کو بغیر نکاح کے رکھنا ایسا ہی معیوب اور قابل نفرت ہی جیسے بغیر کپڑے کے برہنہ رکھنا جوان عورت کے لیے جب بیوہ ہو جائے دوسرے نکاح کی - دوسرے سے بیوہ ہو تو تیسرے کی اسیطرح اتفاقات قضا و قدر سے جب بیوہ ہو جاتی ہے اور ایک جدید نکاح کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسے ایک کپڑا پھٹ جانے پر دوسرے کی اور دوسرے کے پھٹنے پر تیسرے کی اور اسی طرح ہر کپڑے کے بعد ایک اور کپڑے کی ضرورت ہوا کرتی ہے - جوان رانڈ کے لیے دوسرے نکاح کی وہی ضرورت ہے جو جوان رنڈوے کے لیے سمجھی جاتی ہے بلکہ اور اُس سے زیادہ اور یہ کئی وجہ سے - اول تو یہ کہ خواہش نفسانی جو تم دیکھتے ہو مردون کو باؤلا کر دیتی ہے کسیکا گھر جھانکنے لگتے ہین گلی کوچے آباد کرتے پھرتے ہین عورتونکو ننانوے حصے مردون سے زیادہ ہوتی ہے (جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے) فرق یہ ہے کہ مرد بلبلا اُٹھتے ہین اور عورتین گھٹ گھٹ کے جان دیتی ہین دوسرے یہ کہ عورتون کا ستر مردون سے بڑھا ہوا ہے - اُنکا تن بدن ڈھانپنے کی زیادہ ضرورت ہے - تیسرے یہ کہ عورت نے کہین گھبرا کے بدچلنی اختیار کر لی تو سات پشت کی ناک بن کٹے نہ رہیگی سارے کنبے کی ناک کٹنے لگیگی - اور قوم کے اعتبار سے ہر غیرت دار مسلمان کو حیا عارض ہوگی - صاحب - رانڈون کے عقد کی وہ ضرورت نہین ہے جو کنواری کے لیے مسلّم ہے - بلکہ کنواری سے بڑھی ہوئی ہے - کنواری ابھی اس مزے سے واقف نہین ہوئی نہ اس کوچے مین آگئی ہے - اُسکو خوف ہے ڈر ہے شرم ہے حیا ہے اور وہ جادہ بھرا جوش جو بیوہ کو ہوا کرتا ہے کنواری اُس سے پاک ہے - اور بیوہ کو خاوند کا مزہ مل چکا ہے جوش طبیعت بھڑک اٹھا ہے - شوق بڑھ گیا ہے اور وہ ڈر وہ خوف وہ شرم وہ حیا نہین رہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین وَاِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ[2] یعنی جب تجکو حیا نہین ہی پھر جو چاہے کر - بیوہ کے لیے زیادہ خوف ہونے کی ایک اور وجہ ہے کہ کنواری کو شوہر پانے کی اُمید

---

[1] سورۂ بقر کے تیئیسوین رکوع مین حق تعالے فرماتا ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ترجمہ عورتین تمہاری پوشاک ہین اور تم اُنکی پوشاک ہو - ۱۲ منہ [2] دیکھو صحیح بخاری جلد ثانی کتاب الادب ۱۲ منہ -

ہے۔ آج نہین تو کل سہی۔ کل نہین پرسون سہی بہرحال اُسکو اطمینان ہے اور بیوہ بالکل مایوس ہے اسکو مرتے دم تک بہی کسیطرح اُمید نہین ہو سکتی۔

جسکو تھوڑی بہی سمجھ ہوگی اسبات کے یقین کرنے مین کچھ شک نکریگا کہ جب انکی نا اُمیدی کی حالت مین شدت کا جوش آجاتا ہے نہ شرم رہتی ہے نہ حیا رہتی ہے نہ بھلے برے مین کچھ تمیز ہوسکتی ہے۔ تو اب کون کہہ سکتا ہے کہ اس پیاس کی شدت اور پیاس کی مداومت مین جوان ہوانکی حالت خطرناک نہین ہے۔ حضرات وارث لوگ انصاف کرین گے ایسے نازک وقت مین انکے ضعیف اور مضطر دل پر کیسے کیسے وسوسون کی بھرمار نہو رہی ہوگی۔ اس موقع پائے وقت مین شیاطین ایسے دشمن بہکانے مین کب کوئی دقیقہ اُٹھا رکھتے ہون گے۔ خاص کرکے اس زمانے مین نہ کوئی مار سکتا ہے نہ تنبیہ کرسکتا ہے نہ حد شریعت قائم ہے نہ قانون انگلشیہ مین کوئی جرم ہے یہ اور بہی سخت اندیشے کی بات ہے۔ پھر جون جون زمانہ کی آزادی بڑھتی جاتی ہے ساتھ ساتھ یہ اندیشہ بہی ترقی کر رہا ہے۔

ہم نہایت عاجزی سے علماء فضلاء عقلاء حکماء اور تمام ترقی خواہان اسلام اور سب بھائی بہنون کیخدمت مین التجا کرتے ہین کہ اس قابل توجہ مسئلے پر غور فرمائین اور اسکی گتھیان سلجھانے کی کچھ فکر کرین۔

ہم پھر کہتے ہین اور پکارے کہتے ہین اور بڑی مضبوطی سے کہتے ہین کہ رانڈون کی شادی نہ معیوب ہے نہ اسمین کچھ حقارت ہے نہ ذلت ہے نہ شرافت مین بٹا لگنے کا ڈر ہے۔ اور نہ کوئی چھپنے کی وجہ ہے۔ بلکہ عین قانون قدرت کے مطابق اور عقل سلیم کے موافق ہے۔ دیکھو نہ صرف حرمین شریفین ہین بلکہ ہندوستان کے سوا سب ملکون اور سب مذہبون مین بیوہ بٹھلا رکھنا جانتے ہی نہین کسکو کہتے ہین۔ عدت گذری اور نکاح ہو گیا۔

دوسرا باب عوام کے جھوٹے حیلے بہانون کے دندان شکن اور شافی جوابات مین

نکاح بیوگان کو ہم عقلی دلائل سے بہی ثابت کرچلے تو اب لازم ہوا کہ عوام کے جھوٹے حیلے

بہانون کو بہی جو رخنہ ڈالنے کے لیے پیش کیے جاتے ہین اُٹھا دین - اور جیسا کہ پہلے باب مین وعدہ کر آئے ہین دکھا دین کہ جو بڑے بڑے نقصانات سمجھے جاتے ہین واقع مین نقصان ہی نہین ہین ہے کیا - صرف سمجھ کا پھیر ہے - اگرچہ بہت دھوم دہام سے بہائی بہنون کی تسکین نہونے کا اب بھی کھٹکا لگا ہوا ہے مگر قطع حجت کے لیے ہمکو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھنا چاہیے - اور پھر جب کہ انکو ہر طرح سے موقع موقع پر سمجھایا گیا ہر قسم کا نشیب و فراز جگہ جگہ پر سوجھایا گیا - طبی عرفی شرعی عقلی انواع انواع کی ضرورتین ظاہر کی گئین - دین و دنیا کے منافع جلیلہ جو نکاح مین ودیعت رکھے گئے ہین اُنکی نظر کے سامنے کر دیے گئے رہے سہے بہت گڑھے بہانے سو انکو بھی ہم بعونہ تعالے اُٹھائے دیتے ہین تو اب خدا کی ذات سے کیونکر کامیابی کی اُمید نہ رکھین ہمکو تو اُس کریم کارساز کی ذات پر بھروسا ہے - وہ ہمکو کامیابی کا دن ضرور دکھائیگا - جلدی نہین تو دیر مین سہی - تیزی کے ساتھ نہین تو رفتہ رفتہ سہی - اگر سب بالاتفاق نہ مان لینگے تو تھوڑے تھوڑے کر کے سہی - جون جون سوچ کرینگے سمجھتے جائینگے اور جون جون سمجھ جائینگے سنبھلتے جائینگے لیکن ہمکو تمنا اور کوشش یہی کرنی چاہیے کہ جسقدر جلدی ہو سکے بہتر ہے یہ بیکس مظلوم خدا کی لونڈیان تدابیر کی قید سے جیسا ہی جلد نجات پا جائین بہتر ہے - لیجیے اب حیلے بہانون کو جدا جدا لکھکے ہم اُن کے شافی جوابات دینے پر آگئے پہلا بہانہ (بہت جھنجھلا کے) رانڈون کا نکاح شرافت کے خلاف ہے - یہ تو کمینون کا کام ہے - آج ایک سے چھوٹین اور کل دوسرے کے جا گلے لگین اور تو اب ہم کمینے ہو گئے - اے صاحب انکا نکاح کر کے ہم اپنی شرافت مین دھبا لگائین بہائی برادری مین ذلیل بنین - تو ہماری ناک کٹی کہ رہی - مصنف ہر چند اس بہانے کا جواب جا بجا اور خاص کر کے عقلی دلائل مین ہم پہلے ہی سے عرض کرتے آئے ہین اور زور کے ساتھ عرض کرتے آئے ہین اور اسلیے ہمکو اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین اسکو بہت آسانی سے اُٹھا سکتے ہین بلکہ خود بہانہ کرنے والے بھی انصاف سے دیکھین تو اپنے بہانے کا جواب وہ آپ دے لین اور پہلے سے دیکھتے تو بہانہ ہی نہ کرتے لیکن جب سوال ہو چکا ہے تو اب صراحۃً بھی جواب دینا لازم آیا) جواب (دانت سے انگلی دبا کے) ارے چپ چپ - توبہ توبہ - خبردار خبردار - کوئی ایسا کہہ سکتا ہے - کوئی ایسا خیال کر سکتا ہے عیاذاً باللہ یہ کیسے خیالات ہین - یہ وہ خیالات ہین

جنسے دل لرزنے لگا۔ رونگٹے کھڑے ہوگئے اور بدن مین رعشہ پڑگیا۔ یہ وہ خیالات ہین جن کے سبب کچھ تعجب نہین جو زمین دھنس جائے۔ آسمان پھٹ پڑے اور عرش عظیم تھرانے لگے۔ اور کیون نہین جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوہ بہن اور بیٹیون کی شادی کردی خود اپنے ایک نہین دس بیواؤن سے نکاح کیے تو اس قسم کے خیالات سے معاذ اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذلیل اور کمینہ کہنا پڑ لگا۔ حضرت صلعم کی پاک شرافت مین جو تمام کائنات سے افضل اور اشرف ہین دھبا لگے گا۔ اسی قسم کے خیالات ہین جو ایمان مین خلل انداز ہو کے بھلے چنگے مسلمان کو بن کا فر بنائے نہین چھوڑتے۔ پیارے بھائی بہنو ایک خاوند کے بعد دوسرا خاوند کرنے مین ہرگز کمینہ پن نہین ہے بلکہ عین شرافت اور عین فطرت کا اقتضا ہے۔ عورتین پیدا اسلیے کی گئی ہین کہ وہ حلال طریقے پر مردون کے پاس ہین اور خدا کی مخلوق بڑہائین۔ اگر ایک خاوند مرگیا ہے یا اُسنے طلاق دی ہے تو عدت گذرنے کے بعد دوسرے سے نکاح کرلین۔ دوسرا بھی مرجائے یا طلاق دے تو تیسرے سے۔ اسیطرح ہر خاوند کے بعد ایک اور نیا نکاح کرلیتی رہین جسطرح مرد لوگ کرلیتے ہین اور جسطرح اگلے زمانے مین ہماری نانیان دادیان کرلیا کرتی تھین۔ اور ہندوستان سے باہر نکل کے حرمین شریفین اور دوسرے ملکون مین ملاحظہ فرمائیے تو ہماری اسلامی بیوہ بہنین اب بھی کس خوشی سے اپنے عقد کررہی ہین۔ اور یہ جو چند مدت سے بیوہ بٹھلا رکھنے کا وحشیانہ رواج ہم ہندیون مین قائم ہوگیا ہے سچ پوچھو تو کمینہ پن اسیمین ہے۔ فطرت کے موافق کنواری اور بیوہ دونون برابر ہین کنواری کے نکاح مین کمینہ پن نہین ہے تو بیوہ کے نکاح مین بھی ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے۔ عورت ایک خاوند کے پاس گئی تو اور دو کے پاس گئی تو جب کہ فطرت کے موافق ہے دونون برابر ہین جسکو ذرا بھی عقل کا حصہ ملا ہوگا سمجھ لیگا کہ خدا کی فطرت کے موافق چلنا بس اسیمین دین و دنیا کی شرافت ہے۔ پھر فطرت بھی وہ فطرت جس پر حضرت آدمؑ سے لیکر تا ایندم عمل درآمد رہا ہے پھر خدا نے صرف عقل ہی کے سمجھنے پر نہین چھوڑدیا بلکہ قرآن مین حکم دیا۔ مقدس رسول کی مقدس زبان سے کہلایا۔ اور اللہ واللہ کا رسول اس سے پاک ہے کہ وہ کمینہ پن کا حکم دے۔ صاحب کمینہ پن کا تو اسمین نام بھی نہین ہے۔ مگر یہ کہیے کہ چلن ہمارا کمینون سے بھی بدتر ہورہا ہے۔ اور یہی منشا ہے جو بھلی بات ہمکو بری معلوم ہوتی ہے۔ پیارے بھائی بہنو مونہ سے کوئی بات نکالنے کا قصد کیا کرو

تو پہلے خوب سوچ لیا کرو۔

بعض کلام ظاہر مین تو بہت بھلا اور خوش آیند معلوم ہوتا ہی اور حقیقت مین زہر ہلاہل سے کم نہین ہوتا زیادہ نہین تو اسیقدر سمجھ لو کہ بیواؤن کا نکاح شرافت کے خلاف ہوتا تو قرآن وحدیث مین تاکید نہ آتی نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نکاح بیواؤن سے فرماتے نہ آپ کی بیوہ صاحبزادیان اور نواسیان بیاہی جاتین نہ آپ کی پھوپھیون اور پھوپھی زاد بہنون (حقیقی بہن تو کوئی تھین ہین نہین۔ آپ دریتیم تھے) کے دو دو نکاح ہوتے۔ اور نہ خدا آپ ایسے حبیب کو بیوہ کی اولاد مین پیدا کرنا پسند فرماتا۔

حالانکہ پہلے حصے کے آٹھوین اور نوین باب مین معلوم ہو چکا ہی کہ قرآن و حدیث مین کیسی کیسی تاکیدین آئی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہین دس نکاح بیواؤن سے کیے ہین۔ آپ کی نسل بھی دنیا مین بیوہ ہی سے قائم ہی اُس بیوہ سے جسنے خود درخواست کرکے اپنی تیسری شادی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس برس کی عمر مین کی اور جسکو سلف سے لیکر خلف تک تمام دنیا کی عورتون پر فضیلت ہی اور جسکو حضرت خاتون جنت رض کی مان اور حضرت حسنین رض کی نانی بننے کی عزت ہی اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ آپ کی صاحبزادیون۔ نواسیون پھوپھیون اور پھوپھی زاد بہنون کے دو دو نکاح ہوئے ہین بلکہ حضرت خاتون جنت رض کی صاحبزادی ام کلثوم کے چار ہوئے ہین اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ آپ کے دادا عبد المطلب بیوہ کے بیٹے سے ہین اور آپ اُسی بیوہ کے پردوتے ہین۔

ناظرین ہمکو معاف کرینگے اگر صحابہ و تابعین مین بتانیکا قصد کیا جاتا تو دفتر کے دفتر بھر جاتے اور پھر بھی ہم بتا نہ سکتے وہ کون صحابی ہی جسکو بیوہ کی اولاد ہونے سے ننگ و عار تھا وہ کون صحابی ہی جسکے قضا کرنے پر اسکی جوان بیوہ بیٹھی رہجاتی تھی وہ کون صحابی ہی جسکو اپنی بیوہ بہن اور بیٹی کا نکاح کردینے بغیر چین پڑتی تھی۔ ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ اور صدیقون کے دادا حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر کی مان کون تھین۔ حضرت ام رومان رض تھین جنکا پہلا عقد عبد اللہ بن سنجرہ سے ہوا اور دوسرا حضرت ابو بکر صدیق رض سے جنسے حضرت عایشہ اور حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ اب صدیقیون کے دوسرے دادا محمد بن ابی بکر کو ملاحظہ کیجیے اُنکی مان کون تھین وہ بھی بیوہ تھین حضرت اسما بنت عمیس جنکا پہلا نکاح حضرت جعفر طیار رض سے ہوا جنسے عبد اللہ اور محمد اور عون پیدا ہوئے اور دوسرا حضرت ابو بکر صدیق سے جنسے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے

پھر صدیق کی بیوہ تیسرا ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ جنسے یحیٰی اور عون بن علی پیدا ہوئے[1] اس ضمن مین یہ بھی ثابت ہو گیا کہ کسی صحابی
کی بیوہ کو اپنا نکاح کر لینے مین کچھ عار تھا اور نہ اسکے لئے کچھ روک ٹوک تھی نہ اسمین بیہودہ اور جھوٹی شرم کو کچھ دخل تھا حضرت
علیؑ کو دیکھو اپنی پیاری بیبی حضرت امامہ کے لیے (جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی کی صاحبزادی تھین) وصیت
فرما گئے کہ انکا نکاح مغیرہ بن نوفل سے ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خلیفۂ ثانی کو ملاحظہ کرو اپنی بیوہ صاحبزادی
کے لیے نیک اور لائق دوسرے خاوند کی تلاش مین کیا کیا کوششین اور کیا کیا جانفشانیان
کین۔ آخرکار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیاہ دینے مین کامیاب ہوئے جیسا کہ پہلے حصے
کے نوین باب ام المومنین حفصہ کے بیان مین گذرا۔

صاحب ہم کہانتک بتائین۔ دس بیس ہون تو بتائین۔ سو پچاس ہون تو بتائین۔ وہان تو عموماً
دستور ہی یہی تھا۔ ادھر عورت بیوہ ہوئی ادھر اسکو نیز اسکے وارثون کو اور دوسرے نکاح کی فکر پیدا
ہو گئی۔ عدت گذری اور پیغام آنے لگے۔ جہان کہین نوشتۂ تقدیر ہوا عقد ہو گیا۔ اور خوشی خوشی باعزت
وآبرو چین سے دونون بسر کرنے لگے۔ المختصر خاندان نبوت مین عقد بیوگان کا بتا دینا کافی اور
وافی ہے۔ اب کیا (عیاذاً باللہ) کوئی حضرت سے بڑھ کے ہے جسکی نظیر دیکھے سمجھایا جائے
کیا اب بھی بیواؤن کے نکاح کرکے ہم کمینے بنینگے اور ناک کٹنے کو ڈرینگے۔ کیا اب بھی عقد ثانی
کرنیوالیون اور ان سے نکاح کرنیوالون اور انکا نکاح کر دینے والون کو ذلت اور حقارت کی
نگاہ سے دیکھینگے۔ (معاذ اللہ من غضب اللہ و غضب رسول اللہ) کیا ایسے معیوب خیالات کرکے
آپ اور آپ کے اصول و فروع اور تمام خاندان کی ہم اہانت کرینگے پھر کس منہ سے مسلمان بننے
کا نام لینگے اور کس منہ سے اپنے آپکو خیر الامم کے لقب سے پکارینگے۔ میرے دوستو جو نکاح ثانی کو برا جانے وہ مسلمان نہین کچھ اور ہے
حضرت کی نہین شیطان کی امت ہے کیا ہندوستان کی ہماری بہنون اور بیٹیون مین سرخاب کے پر لگ گئے کیا ہندوستان کی
ہوا لگنے سے انکی فضیلت شرافت اور مرتبے حضرت صلعم کی پاک بیبیون بیٹیون اور نواسیون سے بڑھ گئے۔ حضرت
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم تو عرش معلیٰ پر تشریف لے گئے تھے۔ کیا ہندی لوگ عرش سے بھی پار نکل گئے
جنکے ساتھ دوغلے ہوکر ہم بڑی عزت والے بن بیٹھے۔ ہمارے دماغ ساتوین آسمان پر جا پہونچے اور اب
زمین پر پانون ہی نہین ٹکتے۔ ارے صاحب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ تو بہت بڑا ہے

[1] دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد ۳ ذکر ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ

آپکے غلامون اور لونڈیون کی برابر تو کوئی ہووے - ہم کیا ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرافت
اور بزرگی تو تمام انبیا اور تمام ملائکہ سے بھی زیادہ ہے نہ کوئی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا ہم آپکی ثنا و
صفت ہرگز نہین کر سکتے سوا اسکے کہ کہین ع بعد از خدا بزرگ توئی قصۂ مختصر - سچ تو یہ ہے کہ ہمنے جو کچھ
شرافت پائی آپ ہی کی جوتیون کا صدقہ ہے - ہماری شرافت اور ہماری عزت یہی ہے کہ آپکے قدم بقدم چلنے مین نباہ کریں مجھے یہ
مسلمانو ابھی تک تو تمہاری بہو اور بیٹیون مین عصمت اور پاکدامنی قابل فخر ہے - جسکو غیر قومین رشک کی نگاہ سے دیکھ
رہی ہین لیکن آیندہ اگر تمنے احتیاط کی ساتھ اور وہ بھی جلد ہی انتظام کر لیا تو مین بڑے افسوس کے ساتھ ڈرتا اور
ڈراتا ہون کہ خدا محفوظ رکھے کہین یہ نوخیز نوجوان بیوائین قدرتی جوش کے نشے مین باولے سے نکلے اور
رہی سہی عقل نکاح کی ابدی نا امیدی مین کھو کے کسی معیوب فعل کو نعمت غیر مترقبہ اور حلوا بے دود
سمجھنے لگین پھر اگر کہین پیٹ سے رہگئین تو وہ دنیز ان کے وارث چپکے چپکے گرانے کی فکر کرین
چھپائین اور چھپا نہ سکین - اونٹ کی چوری اور نہورے نہورے - الغرض اس شرانگیز آتش فشان
زمانے کا انتظار نہ کرنا چاہیے کہ کوئی پیٹ گرائے کوئی کھیلتا کودتا بیٹا جنکر دکھائے - کوئی
آشنا کا ہاتھ پکڑ نکل بھاگے - کوئی گھر بیٹھے رسوا ہو جسکی خبر عورت مرد سب کو ہو - اگرچہ خوشی کی
بات ہے کہ ایسے وقت کا سم تم مسلمانون نے نہین دیکھا ہے اور خدا نہ دکھلائے لیکن اگر یہی
غفلت اور یہی پہلوتہی رہی تو بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی - بلکہ اگر مین غلطی پر نہین ہون تو اس
ناقابل برداشت وقت کی جھلک ابھی سے دکھلائی دینے لگی ہے - کچھ کچھ زہریلے آثار نمایان ہو چلے ہین میرے
لائق دوستو سچ کہو کیا ناک کا رکھنا اسکو کہینگے اور کیا شرافت کا تمغہ اسی کو کہتے ہین یا میری سمجھ
ہی اور حقیقت مین نکاح کرکے خاوند کے گلے لگنے مین کمینہ پن ہے جو میری سمجھ مین قرآن و حدیث
کی موافق اور پیغمبر زادیون کی سنت ہے یا بن نکاح کیے چھپی آشنائی مین عین شرافت کا برتاؤ ہے جو
میری سمجھ مین شیطان کے موافق اور کسبیون کی سنت ہے واحسرتاہ و واعجباہ اس بیچ مچ بحجہ جیم
کہانتک روئین - کسقدر افسوس کی بات ہے - کہ جان بوجھ کے تجاہل عارفانہ کرکے ٹال جائین نہ
غیرت آئے اور نہ دل مین ناک کٹنے کا خیال گذرے - غیرت کسمین آگے نکاح مین اور ناک کس مین
وہ بھی نکاح مین - پیارے بھائی بہنو مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ اگر تم اپنی اور اپنی عزیز بیوہ کی
عزت اور عظمت قائم رکھنی چاہتے ہو تو عزت اور عظمت جو کچھ پوچھو یہی ہے کہ انکے نکاح کر دو -

نہ تمہاری ناک کٹے گی نہ تم کمینے ہوگے بلکہ سمجھ والے اور انجام کار ناسمجھ لوگ بھی تمہاری ثنا وصفت کا دم بھرینگے جون جون غور کرینگے ساری قوم پر تمہارا احسان مانینگے - ناک کٹ جانے و نیز شرافت مین دھبا لگنے کا اگر خوف ہے تو بٹھلا رکھنے مین ہے - افسوس ابھی اتنی بھی سمجھ نہوئی کہ رانڈون کے نکاح مین کمینہ پن کہنے مین اپنے اُن باپ دادون کو جو فخر عرب افتخار عجم اور تمام خلائق سے افضل تھے معاذ اللہ کمینہ کہنا پڑیگا اور جب وہ کمینے ٹھہرے اُنکی اولاد جو پشت در پشت بیواؤن کے پیٹ سے پیدا ہوتی رہی انتہین اور بھی زیادہ رذالت بڑھتی گئی تو ہم نہین سمجھ سکتے کہ ہندوستان کے سادات اور شیوخ مین یہ لمبی چوڑی نجابت کہان سے آگئی اور کیونکر آئی - انکو چاہیے کہ کمینون کے زمرے مین جا بیٹھین اور شرافت کا نام زبان پر نہ لائین ورنہ دو باتون سے ایک بات اختیار کرنی پڑیگی یا تو حضرت صلعم اور حضرت صلعم کے جلیل القدر اصحاب کی اولاد ہونے سے انکار کر جائین یا اس غیرت مین کہ دادیان پردادیان گو سیدانیان اور شیخانیان تھین مگر بیوہ تھین چلو بھر پانی مین ڈوب مرین اور جب کہ پہلی صورت مین سخت بیعقلی کے سوا نسب کا چھپانا لازم آئیگا جو نہ عقلاً جائز ہے اور نہ شرعاً - اور دوسری صورت ممکن ہی نہین ہے تو اب دو ہی شقین رہ گئین یا تو حضرتؐ - اور حضرتؐ کی اہل بیت اور اصحاب کو معاذ اللہ کمینہ کہین اور خود کمینہ زادے بنین یا بیواؤن کے نکاح مین دونون جہان کی عزت اور شرافت سمجھین جو ہمارا اصلی مقصود ہے -

ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اسجگہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے رسالہ عقد بیوگان کی کچھ عبارت اپنے ناظرین کو دکھائین اور وہ یہ ہے از جملہ رسوم فاسدہ مخالف شرع کہ در کفرۂ ہندوستان اشتہار دارد و بعضے از سفہاے مسلمین کہ با ایشان اختلاط میدارند آموختہ التزام نمودہ اند ممانعت زنان بیوہ است از نکاح ثانی و ہمچنین معیب دانستن طلاق و اہانت بیوہ زن کہ نکاح ثانی کردہ باشد و ہمچنین اہانت زنان مطلقہ و این امور و این ممانعت چنانکہ مخالف شرع است ہمچنان مخالف رسوم جمیع مسلمین است چہ جمیع اہل اسلام ملک عرب و روم و توران و سیستان ست و در آن دیار ہرگز ازین امر عار نیست نہ در زمان و نہ در زمان حضرت ازان و ظرفہ تر این ست کہ چندے از سفہاے مسلمین ہندوستان خود را بشرفا ملقب ساختہ اند

نسبت نسب خود را بصحابۂ کبار و ائمۂ اطہار کہ رؤسائے عرب بودہ اند افتخار خود می انگارند و پر ظاہرست

کہ رسوم مذکورہ یعنی نکاح ثانی زنان بیوہ و طلاق منکوحات عند الحاجت در ایشان جاری بود پس

گویا کہ این حمقا بزرگان خود را کہ شرافت از ایشان یافتہ اند طعن میکنند و رسم ایشانرا عار می انگارند

پس الیق بحال ایشان آنست کہ خود را از زمرۂ سادات و شیوخ نشمارند ترجمہ جملہ رسوم فاسدہ مخالف

شرع سے جو ہندوستان کے کافرون مین شہرت پذیر ہین جنکو بیوقوف مسلمانون نے جو اُن کے

ساتھ میل جول رکھتے ہین سیکھکر لازم کرلیا ہے بیوہ عورتون کو نکاح سے روکنا ہے۔ اسی طرح

طلاق کو برا جاننا۔ بیوہ عورت کی جسنے دوسرا نکاح کرلیا ہو اہانت کرنی اور ایسا ہی جن عورتون کو

طلاق ملی ہو انکی توہین کرنی۔ یہ سب امور اور نکاح سے روکنا جسطرح مخالف شرع ہے اسی طرح

سب مسلمانون کے رسوم کے بھی مخالف ہی کیونکہ مجمع اہل اسلام کا ملک عرب روم توران اور

سیستان ہے۔ اور ان ملکون مین اس امر سے ہرگز عار نہین ہے۔ نہ اس زمانے مین ہے

نہ اسکے پہلے تھی اور زیادہ طرفہ یہ ہے کہ ہندوستان کے چند بیوقوف مسلمان جو اپنے آپ کو

شرفا کا لقب دیتے ہین اپنے نسب کو صحابۂ کبار و ائمۂ اطہار سے جو رؤسا عرب تھے منسوب

کرنے مین اپنا فخر سمجھتے ہین اور ظاہر ہے کہ رسوم مذکورہ یعنی بیوہ عورتون کا نکاح کرنا اور ضرورت

کیوقت نکاحی عورتون کو طلاق دینا اُن مین جاری تھا پس گویا کہ یہ احمق اپنے بزرگون کو جنسے

شرافت پائی ہے طعنہ دیتے ہین اور اُن کے رسم کو عار سمجھتے ہین۔ پس انکو لائق ہے کہ اپنے کو

سادات اور شیوخ کے گروہ مین نہ شمار کرین حضرت شاہ صاحب ممدوح اور ذرا آگے بڑھ کے

لکھتے ہین زہے سفاہت این زمرۂ حمقا کہ خود را بشرفا ملقب ساختہ اند بنا بر پاسداری

چندے کفرۂ از ہندوستان آبا و اجداد خود را کہ افضل خلائق بودہ اند مطعون و ملام میسازند زیرا

کہ نکاح ثانی زنان بیوہ متوفی عنہا یا مطلقہ را عار و ننگ میشمارند پس فی الحقیقت آن پیشوایان

دین را کہ بیخ و بنیاد شرافت و نجابت بسبب ایشان مستحکم گردیدہ بسوی بے حمیتی و بے ناموسی

نسبت میکنند اعاذنا اللہ من ہذہ و امثالہ ترجمہ کیا بیوقوفی ہے اس احمق

گروہ کی جسنے اپنے آپکو شرفا کا لقب دیا ہے کہ ہندوستان کے چند کفار کی خاطرداری سے

اپنے باپ دادون کو جو بزرگ ترین خلائق تھے مطعون اور قابل ملامت بنا رہے ہین وجہ یہ کہ

بیوہ عورتون کے نکاح ثانی کو جنکے خاوند قضا کر گئے ہون یا اُنہون نے طلاق پائی ہو ننگ و عار
سمجھتے ہین پس فی الحقیقت دین کے اُن پیشواؤن کو جنکے باعث شرافت اور نجابت کی جڑ
بنیاد مستحکم ہوئی ہو بے حمیت اور بے ناموس بناتے ہین - ان گمراہ منافقون کے شر سے خدا ہم
سب کو پناہ دے - دوسرا بہانہ ہمارے باپ دادے نے کبھی کیا ہو کہ ہمین کرین - یہ سلف
مین ہوا ہے نہ ہم خلف کرتے ہین - ہم اپنے بزرگون کے قدم بقدم چل رہے ہین - ایک آپ ہی
تو انوکھے مولوی ہین - کیا آپکے کہنے سے ہم اپنے باپ دادے کا طریقہ تج دینگے جواب میرے
دوستو مولوی کا تو بہت بڑا مرتبہ ہے اور مین مولوی کی خاک پا کی برابر بھی نہین ہون - مین کیا ہون
اور میرا کہنا ہی کیا - مین تو صرف ایک آواز کا پہونچا دینے والا ہون اور ایک مین ہی الا نہین ہون
- مجھ ایسے آواز کے دینے والے بہت سے ہین اور گذر گئے ہین جنکو کامیابی بھی ہوئی ہے اور در
حقیقت یہ آواز میری ہے نہ انکی ہے بلکہ جسکے قبضۂ قدرت مین میری - انکی اور تم سب کی جان
ہے اُسنے اپنے بزرگ ترین پیغمبر کے ذریعہ سے سُنائی ہے - پس اے خدا کے بندو تم میری نہ
سنو تم اپنے اور اپنی جان و مال کے مالک حقیقی کی سنو اور اپنے خاتم النبیین شفیع محشر کی سنو -
تم اپنے باپ دادون کا طریقہ میرے کہنے سے نہ تج دو ہان مگر جسنے اُن کو و نیز تمکو پیدا کیا ہے
اُسکے حکم سے اور جسکی غلامی مین انکو و نیز تمکو فخر ہے اُسکے سچے ارشاد سے تج دینا ضرور تمپر لازم
ہے - افسوس یہ رونے کی جگہ ہے - کہان اللہ و رسول کا حکم کہان باپ دادے کا بیہودانہ
طریقہ کہان سنت رسول صلعم کہان باپ دادے کا جھوٹا رسم و رواج ع چہ نسبت خاک را با عالم
پاک - حضرت قرآن و حدیث کے مقابلے مین باپ دادے کی پیروی کچھ نہین ہے - ہمکو
تو اپنے اچھے رب اچھے نبی کا حکم سر آنکھ سے ماننا چاہیے اور وہ بھی بہت بڑی مستعدی
کے ساتھ - حکم بھی وہ حکم جسمین بیشمار حکمتین اور غیر محدود مصلحتین کوٹ کوٹ کے بھر دی گئین
ہین جنکی نورانی شعاعون سے تمام عالم نور علی نور ہو رہا ہے - اور باپ دادے کا وہ رسم و رواج
جسمین ضلالت اور جہالت کے دریا اُمنڈ رہے ہین اور تباہی کی گھٹائین چھا رہی ہین چھوڑ دینا
واجب بلکہ فرض ہے - میرا یہ مطلب نہین ہے کہ تم اپنے باپ دادے کے اچھے اور کارآمد طریقے
چھوڑ دو - نہین نہین - تم انکو دانتون سے پکڑو - ہان مگر وہ بھی آدمی تھے کچھ فرشتہ یا پیغمبر

تو تھے ہی نہین - ہماری طرح وہ بھی غلطی کر سکتے تھے - پس مقتضاے بشریت سے وہ جس طریقے مین
غلطی کر گئے ہون بے شبہہ ترک کرو خصوصاً اُس عالمگیر وحشت بھرے جابرانہ طریقے کو جسکا ادبار
خاص کر کے تم شریفون مین منڈلا رہا ہے - چھوڑ تو دینی چاہیے باپ دادے کی وہ راہ جسمین
صرف معمولی زمین پر گر کے ہاتھ پانون مین چیپٹ آجانیکا کھٹکا ہو چہ جائیکہ وہ منحوس و دشوار گذار
راہ جسمین پہاڑون سے ٹکرا کر چکنا چور ہو جانے یا کنوے تالاب مین گر کر ڈوب مرنیکا سخت
اندیشہ ہو - اور پھر اسوقت تو قطعاً تُخ ہی نہ کرنا چاہیے جبکہ اللہ ایسا ہادی اور رسول صلعم ایسے
رہبر اُدھر سے روک کے سیدھی سڑک بتا رہے ہون جسپر بیدھڑک چلے جائیے نہ گرنیکا خوف ہے
نہ پڑنیکا ڈر ہے - جہان دیکھیے امن و امان ہے - حیف صد حیف ہماری قوم کی جہالت و نافرمانی
یہانتک پہونچ گئی ہے کہ جب قرآن و حدیث کی بتائی صراط مستقیم دکھائی جاتی ہے - چڑھ کر شیطان
کی بتائی کنٹیلی خندق اور پتھریلے کھوہون کا نام لیتے ہین اور کہتے ہین یہ باپ دادے کی راہ ہے -
اچھا ہمنے تسلیم کیا نانی نانا کے ساتھ باپ دادے کی بھی راہ سہی - گو پہلے نہ تھی پر اب تو چند
پشتون سے ضرور ہے - لیکن یہ بھی تو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمکو بھی خدا نے کچھ سمجھ دی ہے کہ نہین - یہ
نورانی جوہر جسکا نام عقل ہے انسان کو اسلیے عنایت کیا گیا ہے کہ بھلے بُرے مین تمیز کرے
قرآن پر عمل کرے اور شیطانی کامون سے بچے - اے کاش یہ لوگ اسیقدر خیال کر لیتے کہ باپ
دادے ہون یا پردادے چھو دادے یا کوئی اور بزرگ کیون نہون - آخر انسان تو انسان -
ایک انسان کو دوسرے انسان کی اطاعت کا موقع وہین تک دیا گیا ہے کہ خالق کی اطاعت
ہاتھ سے نہ جانے پائے - ہمارے صادق مصدوق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لا طاعۃ
للمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنی جس کام مین خالق کی نافرمانی ہو خلق کی فرمانبرداری جائز نہین ہے -
افسوس ہماری قوم کو اب کیا اتنی بھی سمجھ نہین ہے کہ وہ کسکے بندے ہین اور کسکی اُمت
ہین - بندے وہ اللہ کے ہین اور اُمت ہین اُسکے پیارے رسول کی باپ دادے کے نہ بندے
ہین نہ اُمت ہین پس اے میرے لائق بھائی بہنو مین ایک مسلمان ہونیکی حیثیت سے تعجب مین آن کر یہ پوچھنے کی جرأت
کرتا ہون کیا اللہ و رسول صلعم کو چھوڑ کے باپ دادے پر ایمان لانا کب درست اور کیونکر جائز ہے کتاب اللہ و کتاب الرسول کو ترجیح
باپ دادی کی بیہودہ رسم و رواج کو عزت کے ساتھ لینا کب اور کیونکر روا ہے - توبہ توبہ کبھی نہین اور کسیطرح نہین نعوذ باللہ اگر قرآن حدیث

کے جواب میں ہم باپ دادے کا طریقہ پیش کرینگے تو ہم میں اور مشرکین مکہ میں فرق ہی کیا رہ جائیگا
مگر افسوس کہ بہتیرے نادان مسلمان اسکے سمجھنے کا قصد نہیں کرتے ہیں۔ بغیر کچھ سوچے ہوئے
اس قسم کی ناجائز جرءت کر بیٹھتے ہیں جسمیں کفر کے درجے تک پہونچنے کا خوف لگا ہے اور کیوں نہیں
قرآن وحدیث کے مقابلے میں نہایت بیباکی سے باپ دادے کا نام لے اٹھتے ہیں اور انکے
رسم ورواج کو اللہ کے حکم اور رسول کی سنت سے معاذ اللہ اچھا سمجھتے ہیں اور یہ نہیں خیال کرتے کہ
کفار مکہ کا بھی یہی حماقت آمیز دستور تھا۔ جسکو تیرہ سو برس گذرے خدائے پاک نے رد فرمایا ہے
دیکھو سورہ بقر کے اکیسویں رکوع میں وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ
مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ
ترجمہ اور جب ان کو کہا جاتا ہے چلو اس حکم پر جسکو اللہ نے اتارا ہے۔ کہتے ہیں۔ نہیں ہم تو اسپر
چلینگے جسپر ہمنے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے۔ اور بھلا جو شیطان انکو بھڑکتی ہوئی دوزخ کے عذاب
کیطرف بلاتا ہو ف حاصل یہ کہ قرآن نازل ہونے کے وقت جب کافروں سے کہا جاتا کہ تم
بتوں کو مت پوجو۔ ان کے سامنے سر مت جھکاؤ۔ جنہنے تمکو۔ تمہارے ہاتھ کے گڑھے بتونکو
اور زمین وآسمان اور سب چیزوں کو پیدا کیا ہے اسکا ساجھی کسی کو مت بناؤ۔ اسکے سوا کسی
اور سے مرادیں مت مانگو۔ غیر خدا کی منتیں مت مانو۔ جہالت کی تمام رسمیں جو شرک اور بدعت
سے بھری ہیں قطعاً چھوڑ دو اللہ نے تمکو صاف اور سیدھا رستہ دکھانے کے لیے قرآن اتارا
ہے بس اسی پر چلو۔ اسکے جواب میں وہ ضدی بدطینت کافر جنکے دلوں پر گمراہی کی گھنگھور گھٹائیں
چھا رہی تھیں کمال نادانی سے کہتے اگر ہم قرآن پر چلیں تو ہمارے باپ دادے کے طریقے
چھوٹ جائیں لہذا قرآن پر نہیں۔ ہم اسی رسم پر چلینگے جسپر ہمنے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے
حق تعالے نے ان کے اس حماقت کے جواب کو رد فرمایا کہ یہ عجب بیوقوف ہیں۔ ان کو اتنا
بھی نہیں سوجھائی دیتا کہ اللہ کے سامنے باپ دادے کی کیا حقیقت ہے۔ ان کے باپ دادے
محض جاہل تھے بے شعور تھے نہ ان کو کچھ عقل تھی اور نہ خدا کی راہ معلوم تھی۔ ان کو شیطان
پچھکاریں مارتی ہوئی جہنم کے عذاب کیطرف بلا رہا تھا تو بھی یہ بیوقوف کیا انہی جاہل بے شعور
باپ دادوں کی گمراہی کی چال چلینگے۔ خیر باپ دادوں کا حال تو جو ہونا تھا سو ہو چکا یہ

لوگ جو زندہ موجود ہین اور اختیار کی باگ ابھی انکے ہاتھ مین ہے نادان باپ دادونکی پیروی کرکے
اپنے آپ کو کیون دوزخی بناتے ہین - انکی کفر اور شرک و بدعت کی باتون سے توبہ کرکے اپنا دین
و ایمان قرآن کو کیون نہین بناتے ہین جسمین سچی ہدایت کے جگمگاتی ہوئے انکی نہایت صاف اور شفاف روشنی سے
بہشت کے باغونکا سیدھا رستہ دکھلاتے ہین اور دونون جہان کی خیر و خوبی اور بے بہا منافع چمک رہے ہین - بانہمہ اگر
کوئی دیکھنے سمجھنے کا ارادہ نکرے آنکھین بند کرلے دلپر مُہر لگالے تو چشمۂ آفتاب کا کیا گناہ - خدا کا کچھ ہرج نہوگا خود اُسکو دوزخ
کا عذاب چکھنا پڑیگا - حیف صد حیف سرکشی اور سخت نافرمانی کا تند و تیز سیلاب جو کسی زمانے مین کفار عرب پر گذر رہا
تھا آج اُسکی بڑی اور زبردست موجین ہم بدنصیب مسلمانون کا صفایا کر رہی ہین مثلاً جب نکاح
بیوگان کے لیے قرآن و حدیث کی سند پیش کیجاتی ہے کہنے لگتے ہین ہم تو اپنے باپ دادے
کی چال چلینگے اور جو بات پشت در پشت سے نہین ہوتی چلی آئی ہے کبھی نہ مانین گے - حضرات کفار
مکہ تو کافر ہی تھے اُنکا قرآن پر نہ چلنا اور باپ دادے کے رسم و رواج کو پیش کرنا چندان تعجب کی
بات نہین ہے - اور نہ اُنسے ہمکو کچھ ایسی شکایت ہے - بڑا تعجب اور بڑی شکایت
ہمکو مسلمانون سے ہے جنھون نے کفار مکہ کا سا غیر مودبانہ جواب جسمین کفر کی بو آرہی ہے سیکھ
لیا ہے - ہمکو تو رُلائی آتی ہے کہ اسلام کا دعوی کرنیوالون کو کیا ہوگیا جو ایسی گستاخی کرنے لگے
جس سے ہم کیا خود اسلام کے دل پر چوٹ لگ رہی ہے اور اسلام کے دل پر چوٹ لگنے سے سارے
مسلمانون مین کھلبلی پڑجانا کچھ تعجب کی بات نہین ہے - بشرطیکہ اُنمین حمیت بھی ہو - آہ یہ تو
اللہ کے خاص بندے ہین پیغمبر آخر زمان کے شیدا ہین - قرآن انکا ایمان ہے - آہ پھر ایسا
کافرانہ جواب دینے کے لیے یہ اپنا دل کیونکر مضبوط کرلیتے ہین - ہائے قرآن و حدیث کے
مقابلے مین باپ دادے کا نام اُنکے منھ سے کیونکر نکل آتا ہے - ہائے یہ اُن کی نادانی تو
غضب ڈھا رہی ہے - مین کچھ عرض نہین کرسکتا کہ اسوقت میرا دل کیسے کیسے پیچ و تاب کھا رہا
ہے - افسوس مین اپنے ناظرین کو کیونکر بتاؤن کہ میرے دل پر کیا ہو رہا ہے اور کیونکر کہون کہ
اسکے پہلے بھی اُسکو بڑے بڑے کٹھن مرحلون مین کیسے کیسے ناگوار صدمے اُٹھانے
پڑے ہین - کیسی کیسی دردانگیز مصیبتین گذر گئی ہین اور ہنوز روتا دل ہے - اے کاش اختیار
مین ہوتا تو سینہ چاک کر پہلو سے نکال قوم کو دل دکھا دیتا کہ کس بیقراری مین تڑپ رہا ہے -

افسوس میرا تو یہ حال ہے میرے رقیق القلب ناظرین پر خدا جانے کیا آفت برپا ہو گئی ہو گی کیا کرون ہر چند ضبط کرتا ہون مگر یہ مصیبت زدہ دل قابو مین نہین آتا ؎

دل ہمین گوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن	نالہ را ہر چند میخواہم کہ پنہان در کشم

خیر یہ بھی ممکن تھا کہ چار ناچار جسطرح ہوسکتا رو کا جاتا پر افسوس تو یہ ہے کہ ہن فریاد یہ نہ کوئی سنتا ہے نہ فریادرسی کی امید ہوتی ہے۔ لہذا ہمارے ناظرین کو چاہیے کہ صبر کی سل اپنے اپنے سینے پر رکھ لین۔ اور خوش قسمتی سے اگر اپنے مین کچھ طاقت اور حمیت کا مادہ پاتے ہین تو بسم اللہ کرین مردِ میدان بنکے آئین۔ ہمارا ساتھ دین۔ یہی وقت ہے ؎

اگر ترا گذرے بر مقام ما افتد	ہمائے اوج سعادت بدام ما افتد

ہم انکا خیر مقدم کرنے کے لیے حاضر ہین۔ آئین تشریف لائین اور ہمدردی سے ہمارے ساتھ رو رو کے سفارش کرین وہ بھی گوارا فرمائین ؎

تا کند کار تو ہم پروردگار	سعی کن در کار خلق کردگار

اور روشن ضمیر نظامی گنجوی کا قول یاد فرمائین ع دو دل یک شود بشکند کوہ را۔ اسپر بھی اطمینان نہو تو یداللہ علی الجماعۃ کی شہادت لین۔ حضرات ہم سب ملکے سانے دردناک اور پرجوش گریہ وزاری سے جب ایک مرتبہ غل شور مچا دینگے تو کیا عجب ہے کہ مقلب القلوب ہمارے نے بھائی بہنون کے دل پھیر دے اور انکو رحم آجائے بلکہ امید واثق ہے کہ خدا ایسا ہی کریگا۔ مین متحیر ہون کہ ضبط کرون تو کیونکر کرون۔ دیکھیے پھر رلائی آرہی ہے۔ آہ ہم اپنی جہالت پر روئین یا شقاوت پر روئین یا نصیب پر روئین کس کس پر روئین۔ ہائے یہ وہی قرآن ہے جو مشرکین مکہ جیسے سخت مزاج۔ خدا کے عدو اور رسول کے دشمنون پر جادو کا کام دیتا تھا۔ توبہ ہمنے غلطی کی۔ جادو کا اثر تو جھوٹا اور محدود زمانے کے لیے ہوا کرتا ہے۔ اور قرآن کا اثر سچا اور دائمی تھا۔ وہ اپنی غایت درجہ کی فصاحت اور اعجاز بیانی سے معاندین کے پتھریلے دلون کو موم بنا دیتا۔ گھر سے تلوار کھینچ کے چلتے آپکو شہید کرنے کے لیے راہ مین قرآن کی پرزور بلاغت سنکے پھڑک جاتے اور بے ساختہ کلام ربانی مان لیتے صدق دل سے کلمۂ شہادت پڑھتے اور اللہ و رسول کی اطاعت مین قربان ہو جانے پر خوشیان

ستاتے - اور اب ایک یہ زمانہ (اگر میرے نزدیک زمانے کو الزام دینا ایک اور گناہ کی بات ہی) ہمکو افسوس کے ساتھہ دیکھنا پڑا کہ اُسی قرآن سے مسلمانون نے منھہ موڑ لیا ہے اور پوتھی پر مر رہے ہین قرآن و حدیث کے حکم کو نفرت اور پوتھی کو وقعت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہین اور پوتھی پر چلنے والون کو کافر تو کہے جاتے ہین مگر اُسکی چھپی محبت دلون مین کچھہ ایسا مزہ دے گئی ہے کہ بھلے بُرے کی تمیز مطلق نہین - قرآن چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے مگر پوتھی چھوٹنے کی کوئی صورت نہین ہے - سنت چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے مگر اشلوک چھوٹنے کا نام زبان پر نہ آئے مگر لطف تو یہ ہے کہ خود ہندوون نے اعلان کے ساتھہ کہدیا کہ دھرم شاستر مین درست ہے نہ صرف کہنے پر کفایت کی بلکہ بڑی مستعدی سے کوشش کی اور بہتیری بیواؤن کے نکاح مین کامیاب بھی ہوئے اور ہوتے جاتے ہین تو یہ حضرات اب کہین کے نہ ہوئے - نہ مسلمانون کے ہوئے نہ ہندوؤن کے ہوئے - نہ قرآن کے ہوئے نہ شاستر کے ہوئے -

ع نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے - مگر خوے بد را بہانۂ بسیار

خدا خیر کرے اگر یہی مبادی ہے تو یہ جاہل مسلمان کہین ٹھہرا کئے یہ نہ کہ اُٹھین کہ اگر دو ایک اشلوک جواز کے نکلین گے تو عدم جواز کے ہم دس بیس سامنے کردینگے - بمبئی - مدراس پونا اور شولاپور وغیرہ وغیرہ کے چند ہزار ہندو اگر ہمکو برادری سے اُٹھا دینگے تو ہم اپنے کرورون ہندو بھائیون کے ٹاٹ پر جا بیٹھینگے - منت کرینگے - سماجت کرینگے اور اُن کے ہاتھہ جوڑینگے پر ساتھہ نچھوڑین گے - نچھوڑینگے - خدانخواستہ ایسا ہوا تو ہم سخت مشکل مین پڑجائینگے اور ہمارے بنائے کچھہ نہ بن پڑیگا (اور اب بھی کیا بن رہا ہے جو اُس وقت کے لیے اُمید کیجائے) مگر یاد رکھنا چاہیے ہم بھی وہ بلا کے آدمی ہین کہ ہند نچھوڑینگے عاجزی سے لجاجت سے رو رو کے عرض کرتے ہی رہینگے ماننا نہ ماننا اُنکے اختیار مین ہی مگر ہم اپنی سچی دُھن سے باز نہ آئینگے -

دست از طلب ندارم تا کام من برآید	یا تن رسد بجانان یا جان ز تن برآید

کامیابی ہوئی تو منھہ مانگی مراد ملی ورنہ ہماری مزدوری کہین نہین گئی ہے - جس جواد شاہنشاہ کی لونڈیون کے لیے ہم اپنی حلق پھاڑ رہے ہین (کوئی سُنے یا نہ سُنے) وہ سُن رہا ہے - وہ اپنی وسیع بخشش کو ہم پر تنگ نہ کرے گا -

لیجیے پھر ایک قابل افسوس ہچکی آرہی ہے - آہ ان لوگونکو جانے کیا قرآن سے ضد ہوگئی ہے باوجود اسکے کہ قرآن پاک پر چلنے مین نہ صرف عاقبت بننے کی اُمید ہے بلکہ دنیا مین بھی وہ وہ فوائد جلیلہ ہین جنکو شروع کتاب سے ابھی تک ہم روتے آتے ہین اور پھر بھی تسلیم کرتے ہین کہ کافی طور پر بیان کرنے سے کم اور کیف دونون مین ہم عاجز ہین - اور قرآن پر چلنے مین ایک دوزخ ہی کے سخت سخت اور انواع انواع کے عذاب کا ڈر نہین ہے بلکہ دنیا کی روسیاہ رسوائیان - طرح طرح کی فضیحت آمیز خرابیان اور قسم قسم کی بربادیان بھی ساتھ لگی ہوئین ہین تب بھی قرآن کی مارے ضد کے بکیس ہوا اونکا نکاح کرنے پر راضی نہین ہوتے - آہ ان بیدردونکو اپنی بہنون اور بیٹیون کا دردناک دُکھ دیکھنا گوارا ہے مگر قرآن پر چلنے کے لیے اپنے دل کو کسی طرح مضبوط نہین کرسکتے - نہین نہین - اُن کو قرآن پاک سے ضد نہین ہے اور نہ وہ اپنی دانست مین ہندوانہ طریقے پر چلنے کا ارادہ کرتے ہین ہان مگر بدقسمتی سے دھوکا کھاکر اُنکے رسم و رواج کے پھندے مین گرفتار ہوگئے ہین - اور جب کہ وہ اپنے کو اُس سے چھوڑانے کا قصد نہین کرتے ہین بلکہ اور جکڑتے چلے جاتے ہین تو بے شبہہ اسی لایق ہین کہ اُنپر اس سے بھی زیادہ سخت اور طنز آمیز حملے کیے جائین جیسا کہ متحیر ہو تعجب مین آ نہایت افسوس سے ہمکو کرنے پڑے ہین - کاش کسیطرح غیرت تو آئے -

ہمکو اپنا افسوس ظاہر کرنے پر بھی افسوس ہے کہ ہمنے یہ دردانگیز باتین سنا سنا کے اپنے ساتھ اپنے ناظرین کی عیش بھی تلخ کردی - بیٹھے بٹھلائے اُن کے دلون مین بھی ایک طرح کا اضطراب پیدا کردیا لیکن انصاف اور غور کی نظر سے ملاحظہ کیجیے تو قومی ہمدردی مین چاہے کتنے ہی جانگداز صدمے اور جگر سوز قلق کیون نہ سہنے پڑین طیب خاطر سے برداشت کرلینا اور اپنی دھن مین اُسیطرح چست و چالاک رہنا بڑی خوش نصیبی کی بات ہے - قوم کے جان نثار تو قوم کی خدمت مین اپنی جان بھی وقف کردیا کرتے ہین -

میرے اچھے ناظرین ذرا آپ اپنے بیقرار دل کو اطمینان دلائیے ڈھارس دیجیے - ناامیدی نہ آنے پائے - اپنے پاک ارادے کو مضبوطی سے تھامیے - قوت دیجیے ہمت کا بازو نہ ٹوٹنے پائے - خدا کو بڑی طاقت ہے - وہ ایک نہ ایک دن وہ بھی مبارک روز

دکھاوینگا جسکی تمنا مین آج ہم مر رہے ہین - اور اتفاق سے کہین ناامیدی کا غبار دل پر آگیا
ہو تو تھوڑی دیر کے لیے مشرکین مکہ کی تاریخ یاد کیجیے - وہ کفار جنکی سنگدلی ضرب المثل تھی جو
حضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) سے قرآن مقدس سے نہایت سخت سخت بے ادبیان کرنے
مین اپنے آپ ہی نظیر تھے - جنکو اپنی جان پر کھیل جانا اور دوسرون کی جان کا پیاسا بننا
گوارا تھا لیکن باپ دادے کی شرک اور بدعت بھری چال چھوڑنے پر وہ اپنے دل کو ہرگز
نہین خوش کر سکتے تھے - اُنکا انجام یہ ہوا کہ قرآن کی اچھی اچھی باتین سُن سُن کے متاثر ہوئے
رفتہ رفتہ مسلمان ہو ہو کے اسلام کو قوت پہونچاتے رہے - اور فتح مکہ کے بعد تو پھر کوئی نام
کے لیے بھی کافر نہین رہا - جس قرآن کے نام سے وہ جلتے اور چڑہتے تھے اُسیکو پیشوا بنایا -
اُسکے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف کے بلبل شیدا بنے - جن صاحب قرآن پر وہ
تلے بیٹھے تھے - تلوار کھینچے نیزے لیے دھاوے کر رہے تھے اُنہی کی غلامی مین دارین
کی سرمدی سعادت سمجھے - اُنکے جمال جہان آرا پر ہزار جان سے عاشق ہوئے - اُن کے
ادنی ادنی اشارون پر پیاری جان فدا کر دینے کے لیے حاضر ہو گئے - تو اب آپ ہی انصاف
کیجیے ہم اپنے سہاگی بہنون سے جو پہلے ہی سے قرآن کو اپنا دین و ایمان مان چکی ہین قرآن
کے حکم کو تعظیم کے ساتھ قبول کرنے کی کیونکر امید نہ کرین اور کیونکر کہین کہ ہماری قوم جو پہلے ہی
سے غلامی کا خط لکھہ بیٹھنے پر ناز کر رہی ہے آپ کی پیروی کرنے مین دونون جہان کا فخر اور عزت
نہ سمجھے گی - اور کیسے مانین کہ گمراہی اور تباہی کے طوفان مین (جس سے ملاح شریعت کی ہدایت
پر عمل کیے اور قرآن و حدیث کی کشتی پر سوار ہوے بغیر بچکر نکلنے کی اُمید کرنی محض نادانی کی بات
ہے) بُری لہرون کے تھپیڑے کھاتی اور باپ دادے کا نام پکار پکار اپنے کو ہلاک کرتی
رہے گی - **دوسرا جواب** ہان ہان تمہارے بزرگون نے کیا ہے تمہارے باپ
دادون نے کیا ہے - رضوی علوی جعفری عباسی صدیقی فاروقی عثمانی اور انصاری
وغیرہ وغیرہ سب کے دادے پردادے نے کیا ہے - کیا اور کیا ضرور کیا - اچھا کیا - قرآن
و حدیث کے موافق کیا - اور سب اُمت کے باپ خود اللہ کے پیارے حبیب نے کیا -
سمجھیے ہمنے بتا دیا آپ کے مقدس باپ دادے کر گئے ہین - آپکے بزرگ اور سب بزرگون کے

بزرگ کر گئے ہین۔ بسم اللہ کرکے اب آپ بھی کیجیے اور باپ دادون کے قدم بقدم چلنے مین کامیاب ہو جیسے ع | چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار | پر عمل فرمائیے۔ اور ہم خرمہ ہم ثواب کا مزہ چکھیے۔ علم تاریخ تو ہم جانتے ہی نہین۔ جو پایا کہہ بیٹھے۔ اور سینے کہنے لگے ہمارے باپ دادے ہمارے بزرگون نے کبھی کیا ہی نہین افسوس جیتے جی رانڈون کی مٹی تو ہم خراب کر رہے ہین مگر نہ یہ سمجھ ہے کہ کیا کرتے ہین اور نہ یہ سوچ ہے کہ کیا کرنا چاہیے ہے کیا ہمارے جانی دشمن ابلیس نابکار نے ہمکو بھول بھلیا مین ڈالدیا۔ ہم سمجھے کہ باپ دادے کی سیدھی سادھی سلامت روی کی چال چل رہے ہین اور چلتے ہین درحقیقت جانی دشمن شیطان لعین کی چال۔ اس نابکار کے پیچھے پڑ لیے اور چلے جاتے ہین۔ نہ اس کی خبر ہے کہ کہان جاتے ہین اور نہ اس کا وقوف ہے کہ کیون جاتے ہین۔ آنکھین بند بھیڑیا دھسان چلے جاتے ہین سہ

ترسم بکعبہ نرسی اے اعرابی	کاین رہ کہ میروی بہ ترکستان ست

تیسرا بہانہ نکاح ثانی کے رواج پانے پر عورتون کو اپنے خاوندون سے محبت نہ رہیگی۔ وہ سمجھینگی یہ نہین تو اسکا بھائی کوئی دوسرا سہی۔ جواب افسوس یہ ان بزبانون سخت معیوب حملہ ہے۔ تمام دنیا دیکھتی ہے میان بیبی ہونے کا وہ زبردست سلسلہ ہے جو دونون کو محبت کی زنجیر مین ایسا جکڑ دیتا ہے کہ پھر اسکا ٹوٹنا بہت مشکل پڑ جاتا ہے۔ اگر شاذ و نادر کوئی صورت اسکے خلاف اپنا منہ دکھائے تو اسپر معدوم کا اطلاق ہوگا۔ ہم دیکھتے ہین جب ایک بازاری عورت گھر مین پڑ جاتی ہے تمام عمر نکلنے کا نام نہین لیتی نہ کہ بیاہی اور پھر شریف خاندان عورت۔ ابن ماجہ کتاب النکاح مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لَمْ يُرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلُ النِّكَاحِ یعنی دو محبت کرنے والون مین نکاح کی برابر محبت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہے۔ مین اپنے اللہ پر اعتماد کرکے دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ اُنکی سچی محبت تو خاوندون سے یہی رہیگی جواب نہ ہے لیکن اطاعت بڑھ جائیگی اور سرکشی گھٹ جائیگی۔ مجرد دعوے پر اطمینان نہو تو تجربے کی شہادت لیجیے۔ آنکھ کھولکر دیکھیے نہ دیکھیے تو کان دھر کے سنیے اُن قومون کی عورتین جنکین

نکاح ثانی کا رواج ہے ہماری عورتوں سے کہین زیادہ خاوند کی محبت اور اطاعت کا دم بھرتی
ہین۔ گالیان کھاتی ہین جوتی پیزار ین سہتی ہین اور عفو تقصیر کے لیے ہاتھ جوڑ رہی ہین بھر
لطف یہ ہے کہ وہ اپنے کھانے کپڑے مین چندان خاوند کی محتاج نہین۔ وہ خود محنت مزدوری
کرکے کماتی ہین اور خاوند کے سامنے لا رکھتی ہین۔ یا گھر بار کھیتی کسانی کا کام کاج خاوند کے ساتھ
ساتھ کرنے مین کامیاب رہتی ہین بایں ہمہ خاوند سے ڈرتی ہین اور دباؤ مانتی ہین۔ بڑا کھٹکا تو
انکو یہ ہے کہ خاوند طلاق دے کہین گھر سے نکال باہر کردے اور اتفاق سے اگر موافقت
نہ آئی۔ ایک نے دوسرے کی مفارقت گوارا کی۔ اسنے اپنی شادی کرلی اور اسنے اپنی کرلی
تو بھی اُس سے ہزار درجہ بہتر ہے جو ہم شرفیون (اپنے منھ میان مٹھو) مین لچر پچر ہے۔ دیکھیے
بعضے میان بیبی مین خوب ہی چلتی ہے اور چلتے چلتے یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ میان
بیبی سے بیزار ہے اور بیبی کو میان سے انکار ہے۔ یہ راضی نہ وہ راضی۔ ہر ایک کو دوسرے
سے قطعی نفرت ہے۔ کیسے اس تھکا فضیحت مین عمر کاٹنی اور اچھی بھلی عیش و آرام مین
کھنڈت ڈال رکھنی کون سی عقل کی بات ہے۔ شادی ہوتی ہے۔ تن آسانی اور حظ
نفسانی کے لیے اور بہت بڑی غرض ہے بقاء نسل انسانی اور جب یہ کچھ نہوا تو نام کے
میان بیبی مین وہ کون سا بڑا فائدہ رکھا ہوا ہے جو اب تک ہماری نظر سے پوشیدہ ہو
اگر آپ لوگون کو معلوم ہو تو اتنی مہربانی کیجیے کہ ہمکو بھی بتا دیجیے اور تو کچھ نہین ہم ہزار دل
سے آپکا شکریہ ادا کرینگے اور تا بزیست احسان مانینگے ہم مانینگے اور ہمارے جانشین مانینگے
ہمارے نزدیک تو دن رات کے دلی کوفت اور باہمی رنجش کی دیگ پکانے سے
اپنی میٹھی حیات کو تلخ کردینے سے جیتے جی دوزخ مین جلنے اور قیامت والی بڑی دوزخ
کے لیے سامان کر رکھنے کے سوا اور کوئی نتیجہ نہین ہے۔ اس سے کہین بہتر ہے کہ طلاق ہو جائے
ہر ایک اپنی اپنی مرضی کے موافق آزادی کے ساتھ نکاح کرلے اور اپنی پیاری زندگی کا چھوٹا
یا بڑا حصہ شادمانی اور خندان پیشانی سے چین کے ساتھ بسر کرے۔ حق سبحانہٗ و تعالےٰ
کمال مہربانی سے وعدہ فرماتا ہے[1] وَاِن یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّن سَعَتِہٖ وَکَانَ اللّٰہُ وَاسِعًا حَکِیْمًا

[1] دیکھو پانچوین پارے مین سورۂ نسآء کا انیسوان رکوع ۱۲ منہ

ترجمہ اور اگر مرد عورت دونون جدے ہو جائین تو اللہ اپنی کشایش سے ہر ایک کو (جوڑا دیکر) خوش کر دیگا اور اللہ کشایش والا ہے تدبیر جانتا ہے۔

مین نہین کہتا کہ حق ناحق بلا وجہ لوگ طلاق دینا شروع کر دین اور کیونکر کہہ سکتا ہون بغیر کسی وجہ کے طلاق دینا اگرچہ جائز ہے لیکن اچھا نہین ہے اور حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ میرا مطلب یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے پہلے اصلاح مین کوشش کیجائے جب اصلاح نہو سکے تو بے شبہ طلاق بہتر ہے۔

میرے لائق دوستو آپ اپنے بھائیونکو دیکھتے ہین وہ باوجود بیبی کے موجود ہونے کے جہانتک تاک لگاتے اور نظر بازیان کرتے پھرتے ہین بعض بعض تو یہانتک آوارگی اختیار کرلیتے ہین کہ بیبی کی کچھ پرواہی نہین سمجھتے۔ وہ مرے تو انکی بلا سے اور جلے تو اُن کی بلا سے مگر افسوس کہ جکو اسکی اصلاح کی مطلق فکر نہین ہے اور عورتونکو جو کمزور اور بیزبان کرکے ہمنے پالیا تو بجاے اسکے کہ اُن کی حالت زار پر رحم کرتے اُنکی گردن کاٹنے کے لیے موہوم دلیلین اور جھوٹے بہانے ڈھونڈھ رہے ہین۔ حیف صد حیف کہ صرف اس غلط گمان پر کہ خاوندوالی عورتین اپنے خاوندون سے فی الجملہ محبت کم کرینگی غریب ہوائین ذبح کیجاتی ہین اور انکی لاکھون حسرتونکا خون روا رکھا جاتا ہے ہاے رے انصاف بدگمانی کس پر ہو وہ بھی محض پوچ جسکے سرنہ پاؤن اور خون کسکا کیا جاے بے تقصیر کسکا مارا جاے۔ افسوس کہ ہم لوگون مین اب دوراندیشی اور روشنضمیری اسی ہین رہگئی ہے کہ بے گناہ رانڈون کی جوانی اکارت کیجاے اُن کی دل آزاری کے لیے خیالی الزامات اور من مانے ہتک آمیز جرم سوچ سوچ کر قائم کیے جائین شاید دنیا مین ساری عیش و آرام خاص مردون ہی کے لیے بنائی گئی ہے شاید دنیا مین اس سے بڑھکے کوئی کام نہین ہے کہ جہان تک ہو سکے اور جس طرح ہو سکے دکھیا رانڈون کا گلا ریتا جاے اور مرغ نیم بسمل بنا کردہ تڑپائی جائین اے صاحب ڈوبکر مرو اس سے ڈر و یہ کوئی تعریف کی بات تھوڑی ہے اور نہ اس مین کچھ بہادری ہے شعر

مردی نہ بقوت است و شمشیر زنی	آنست کہ ظلمے کہ توانے نہ کنی

اب ناظرین کی ہم زیادہ سمع خراشی نکرینگے صرف ایک سوال پر اس لمبے چوڑے بیان کو ختم کردینگے سوال کیا ہندوستان کی اپنے مُنہ شریف بننے والی چند قومون کے سوا اور تمام غیر محدود قومون اور دنیا بھر کے ملکون کی عورتون کو اپنے پیارے خاوندون سے محبت نہین ہوتی ہے نہ اب ہے اور نہ حضرت آدم علیہ السلام سے تا اینندم کبھی ہوئی ہے جو تھا بہانہ جب عورتین دوسرے خاوند کے پاس جائینگی اُن کی محبت پہلی اولاد سے کم ہوجائیگی اور اسیوجہ سے پہلی اولاد کی پرورش مین نقصان آئیگا۔

جواب ہم سخت متحیر ہین کہ غریب عورتون نے جانے کیا خطا کی ہے جو اُنکو زچ کرنے کے لیے ایک نہ ایک اُلٹا سیدھا حیلہ جو جی مین آیا بیان کردیا جاتا ہے۔ کیا اس مین بھی کوئی انصاف اور مردانگی ہے کہ ہر قسم کی تکلیف اور مصیبت آمیز ذمے داریان بیچاری عورتون ہی کے سر منڈھ دیجائین وہ مظلوم تڑپ تڑپ کر جان گوائین اور مرد لوگ عیش و عشرت کے گلچھرے اُڑائین۔ اُن کو تو بچون پر ہر قسم کی ولایت کا دعوی ہے پھر رنڈوا ہوجانے پر بچون کی محبت اور پرورش کے لیے کیون نہین مٹھے رہجاتے ہین۔ مان کے مرنے پر کیا منحصر ہے یہ تو یون ہین دو دو چار چار نکاح کرلیا کرتے ہین پھر کیا اُسوقت ان کی محبت پہلی اولاد سے ویسی ہی قائم رہجاتی ہی جیسی پہلے تھی ہمارا یہ مطلب نہین ہے کہ مرد لوگ بیبی کے مرجانے پر دوسری شادی سے جسکے بغیر چارہ نہین ہے باز رکھے جائین اور نہ یہ مطلب ہے کہ باوجود قدرت کے بشرط عدالت چار بیبیان تک جمع رکھنے پر ملامت کیجائین۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی سی ضرورت اور اپنی سی پرجوش طبیعت عورتون کی بھی سمجھین جس رحیم شاہنشاہ نے مردون کو چار تک اور چار مین سے کسی بیبی کے کم ہوجانے پر پانچوین نکاح کی اور پھر کسی کے کم ہونے پر چھٹے کی اور اسطرح پر بے شمار نکاحون کی اجازت دی ہے۔ اُسی حکیم علے الاطلاق نے نہایت حکمت نہایت مصلحت سے عورتون کو صرف ایک نکاح کی ہاں مگر طلاق پانے یا خاوند کے مرنے کے بعد دوسرے نکاح کی اور دوسرے کے بعد تیسرے کی اور اسی طرح پر غیر محدود نکاحون کی اجازت فرمائی ہے پس ہم لوگون کو چاہیے کہ خدا کی ناشکری نکرین

اور اُسکے حکم کو منسوخ کرنیکا خیال دلین نہ لائین اسکو حرام بلکہ عین کفر سمجھین ہمارا فرض ہی کہ
بیوا ؤنکی حق تلفی نکرین جسقدر آزادی اُن کو اللہ نے اپنی مصلحت آمیز رحمت سے عنایت
فرمائی ہے اُسکو ہم طیب خاطر سے اُن کے لیے مسلم رکھین اور چھیننے کا قصد نہ کرین اور یہ خیال
کہ دوسری شادی سے ماں کی محبت پہلی اولاد سے کم ہو جائیگی بچون کی پرورش
مین نقصان آئیگا بالکل غلط ہے۔ بھلا ماں کی محبت اور کم ہونا کیسا۔ ماں سے زیادہ
محبت اور کسکو ہو سکتی ہے۔ اولاد کیسا ہی نالایق کیون نہو ماں کی محبت کبھی جا ہی نہین
سکتی۔ دوسرا خاوند کرنے سے پہلی اولاد کی پرورش اور داشت مین کمی تو نہین اور
ترقی ہو سکتی ہے کیونکہ بیبی کو خوش رکھنے کے لیے دوسرا خاوند بھی بچون کی پرورش
اور تعلیم اور تہذیب سکھانے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیگا اُن کو جہالت اور آوارگی
سے جسکا باپ چچا کے نہونے سے قوی احتمال ہوا کرتا ہے بچائیگا۔ دیکھیے امام محمد رحمہ اللہ
نے امام شافعی رحمہ اللہ کی ماں سے اُسوقت مین شادی کی تھی جب کہ امام شافعی یتیم
بچے تھے اُنکو امام محمد رحمہ اللہ نے جیسا کچھ جی لگا کر پڑھایا تعلیم دی اُسکا نتیجہ نکالنے کی حاجت
نہین ہے امام شافعی کا بڑھا چڑھا پرلے سرے کا علم و فضل جو مہر نیم روز کیطرح تمام عالم
مین روشن ہے جسکی نورانی شعاعین آج تک کروڑون عالمون کے لیے چراغ ہدایت
ہوتی چلی آئی ہین وہ خود ہی بتلا رہا ہے۔ امام شافعی نے امام محمد کی تعریف مین جو اشعار
کہے ہین اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ امام محمد رح کو کس تعظیم اور احسان مندی کی
نظر سے دیکھتے رہے۔ ہمنے اپنے زمانے مین بھی بہتیری عورتون کو پایا ہے جو پہلی اولاد کی
پرورش مین دوسرے خاوند کی بدولت کامیاب رہین۔ ہان البتہ یہ بہت دیکھا گیا ہی
کہ مرد لوگ جب دوسری شادی کر لیا کرتے ہین تو غالباً پہلی اولاد کی محبت اور خاطرداری
وہ بہت ہی کم کر دیتے ہین وجہ یہ کہ عورتون کے مزاج نے رشک اور حسد کے خمیر سے پرورش
پائی ہے جسکے سبب وہ خاوند کا دماغ پھیرنے پر دن رات مجبور رہا کرتی ہین اور ایک
پیچ مین سو اپنی طرف سے بلا کے جلادیکے اسطرح بیان کرتی ہین کہ کم ظرف مردون کی
طبیعتین اُبل کر پہلی اولاد سے نفرت کرنے لگتی ہین اور مرد لوگ ایسا نہین کرتے کہ عورت

کو اُسکی اولاد سے برداشتہ خاطر کرنے کی کھوج مین ہین بلکہ اُسکے بچون سے نفرت کی جگہ محبت اور ضرر کیجگہ منفعت پہونچانے مین کامیاب رہتے ہین ونیز مان کی محبت کم نہونے کی ایک دوسری وجہ یہ ہے کہ جو چیز زیادہ محنت کے بعد حاصل ہوتی ہے اُسکی محبت مشکل سے جا سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ مان نے اُسکو کس مشقت کس جانفشانی سے پالا ہے غور کرنیکا مقام ہے کہ مان نے جسکو پرورش کے لیے نو مہینے تک اپنے پیٹ مین اُس تکلیف سے جو کہ اُسکو جھیلنی پڑی ہے چھپا رکھا ہو اور نظر بد سے بچانے مین یہان تک احتیاط کی ہو کہ آسمان تک کی نظر کو نہ دیکھنے دیا ہو پھر ولادت کے وقت کس آفت جان بلا کی درد سے سامنا کرنا پڑا ہو ونیز ولادت کے بعد کیسی کیسی صعب تکلیفون مین اُسکو کئی برس کاٹنے پڑے ہون اور وہ کس شوق سے اپنے لال لہو کو سفید کرکے پیار سے بچے کو پلاتی رہی ہو اور اپنی جان سے زیادہ فکر اُسکی مقدم سمجھتی ہو وہ عاشق زار مان اپنے دل سے اپنے لعل کی محبت کب اور کیونکر کھو سکتی ہے ہان مگر باپ جو اولاد کی پرورش مین سخت سخت مصیبتون کے اُٹھانے سے بچا رہا اُسکی محبت کا چندان پائدار نہونا کچھ ایسا تعجب انگیز نہین ہے۔

مان کی اسقدر مستحکم محبت ہونے کے باوجود جسکو تمام خلائق مان رہی ہے ونیز جو بیوہ نکاح کر لینے والیون نے اپنی پہلی اولاد کی پرورش مین کامیابی ثابت کرکے دکھا دی ہے اُس تجربے کے باوجود ہم کہتے ہین اگر شاذ و نادر کوئی مان کسی وجہ سے ناکام رہے گی تو بچے کی پرورش کا بار نانی دادی خوشی سے اُٹھا سکتی ہین اور وقتاً فوقتاً مان بھی خبرگیری لے سکتی ہے۔ اگر بچون کی پرورش مان کا نکاح نہونے ہی پر موقوف ہے تو ہمکو تعجب ہے کہ امیر غریب متوسط ہر درجے والی غیر محدود بیشمار قومین جنمین نکاح ثانی کا رواج ہے اور جنکی تعداد نکاح نکرنے والی قومون سے بہت زیادہ ٹڈی دل ہے اُن کے بچے کیونکر پرورش پاتے ہین۔ ہمکو حیرت ہے کہ ہندوستان کے سوا تمام ملکون مین بالکلیہ اور ہندوستان مین کچھ محدود قومون کے سوا باقی اور تمام قومون مین بچون کی پرورش کا خیال کسی کو بھی نہین اگر خیال ہے تو لاکھون بے گناہون کی جان پر قیامت برپا رکھنے والے ہی ہمدرد ونکو ہے۔ اور ہے وے کچھ بھی نہین خدا و رسول کے حکم سے بڑھ کر ہندوون کی رسم پر جان

دینے اور چندین لا کر رانڈون کا خون چوسنے کے لیے ایک ڈھکوسلا ہے۔ افسوس صد افسوس
زور ہے ہماری حمیت پر لعنت ہے ہماری مروت پر کہ ہم مردون کو اپنے شوق میں تو
کچھ بھی نہین سوجھائی دیتا ایک نہین دو دو چار چار کرنے مین باک نہین کرتے ہین اور ان
نیم جان کمزورون کو جلانے کے لیے کیسے کیسے بیال کے پانون کھڑے کرتے ہین سچ ہے
زبردست کا ٹھینگا سر پر ہوتا ہے۔ حکایت ایک بکری کا بچہ اور ایک بھیڑیا دونو
ایک ندی مین پانی پی رہے تھے۔ بکری کا بچہ نیچے اتار مین تھا اور بھیڑیا اوپر۔ بھیڑیے نے
بکری بچہ سے کہا مین تجھے کھا جاؤن گا کیونکہ تونے پانی گندلا کر رکھا ہے مجکو گندے پانی سے
تکلیف ہوتی ہے۔ بکری کے بچے نے کہا ناحق کا الزام کیون دیتے ہو کھانا ہے تو یون ہی کھا
جاؤ اول تو میرے پانی پینے سے ندی کا پانی گندلا ہونا کیسا اور فرض کیجیے ہوا
بھی سہی تو ظاہر ہے کہ تم اوپر چڑھاؤ مین ہو اور مین نیچے ہون اُتار مین تمہارے
پاس سے بہکر پانی میرے پاس آتا ہے اور میرے پاس سے چڑھ کر تمہاری طرف
نہین جا سکتا پھر تمکو گندے پانی سے کیونکر تکلیف ہوتی ہے مگر اُس بکری کے
بچے کے پاس اس مثل کا جواب تو نہ تھا کہ زبردست مارے اور رونے نہ دے س

	اے زبردست زیردست آزار	گرم تا کے بماند این بازار	

پانچوان بہانہ نکاح کر دینے سے وہ مالیت جو بیوہ کو حق شوہری مین ملی ہے ہمارے
قبضے سے نکل جائیگی۔ جب پرائی گود مین جا بیٹھیگی بگڑ بیٹھے گی سونے کی چڑیا اُڑ جائیگی پھر
اگر یہ دوسرے خاوند کے پہلے مری تو اُسکے کُل ترکے کا نصف یا چوتھائی حصہ خاوند کو ملجائیگا
اور جو اولاد پیدا ہوئی تو وہ مستحق بنجائیگی۔ اور مکے مدینے کی نہ کہیے حضرت صلعم کے زمانے
مین تھا ہی کیا کچھ تھوڑے سے کھجور کے درخت اور یہان ہزارون لاکھون کی جائداد
ہوتی ہے جواب واہ کیون نہو۔ بس معلوم ہوا کہ حق شوہری کی لالچ مین بھی گھیا انڈہ نکی
مٹی خراب کی گئی ہے اور ایسی ہی نیت بخیر ہے تو شاید دُنیا مین بعضے ایسے بھی ہونگے
جو اپنی کنواری بہن بیٹی بیاہ کر ٹوپی اُتارینگے سسر ہو بہنوی اور داماد کے جلد مرنے کے لیے
دعائین مانگ رہے ہون گے اور صبح اُٹھکے دس سیر آٹے کھاتے ہون گے۔ الحذر ایسے

ظالم حریفون سے پناہ دے ۔

ہم مرد لوگ وہ دو دو چار چار شادیان کرتے ہین اور ان عورتون پر جو ہمارے ان سے لڑکے یا بچے
سے پیدا ہوتے ہین تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے تقسیم ہو جانے کی پروا سی بھی نہین
کرتے ذرہ خوف ہے پھر اور نت ہے ہماری حمیت پر اپنے عیش و آرام کے لئے تو ہم مال و متاع
کا خیال کچھ بھی نہین کرتے ہین اور رانڈ جیسی بیکس بے زبانون کی دل آزاری جگر سوزی کے
لیے طیار ہو جاتے ہین۔ فرضی ناپائدار مالیت کے لیے ان کی پیاری جان کا شکار کرتے
ہین اور میٹھی چھری سے یا اُلٹی چھری سے ذبح کرتے ہین ظاہر مین دوست بنکے میٹھی میٹھی باتین
آپکے وہ ہمدردی کر لیتے ہین کہ بیوہ اُن کا کلیجہ ہی کھا جاتے [illegible] کرین لیکن حقیقت مین
آپکے دشمن ہین در پردہ چھپا ہوا زہر ایسا ڈنک مارتے ہین جس کا مہلک اثر تمام تن بدن مین چمک جاتا ہے
لیکن یہ نہین معلوم ہونے پاتا کہ کہان سے آیا اور کیونکر آیا اور جب کہ نفس زہری کی خبر نہین ہے
تو وہ بیچاریان کیا جانین کہ اُسکا مادہ کہان سے ہے۔ گستاخی معاف کیا آپنے ڈاکازنی اختیار
کی ہے اور یہ سخت بے رحمی کے ساتھ تیر اندازی جان کنی کسی بڑے اُستاد رہزن سے
سیکھی ہے۔ آپ اس خوف سے کہ جب پرائی گود مین جا بیٹھے گی بگڑ بیٹھے گی سونے کی چڑیا
اُڑ جائیگی، بیوہ کی شادی نہین کرتے ہین اور بیچاری جو بمقتضائے بشریت وہ اُکتا کر نکاح کیے
بغیر آشنا کی گود مین جا بیٹھے تو نہ بگڑ بیٹھے گی اور اُسکے پاس جو کچھ ہے رہن بیع کرکے نہ
اُڑا دیگی۔ تب کیا وہ مالیت آپ کے پاس دھری رہ جائیگی ع طمع را سہ حرف ست ہر سہ تہی

اب ایک ایسی قوم ہم فرض کرتے ہین جسمین یہ رواج ہے کہ وہ کنواریان جو غریب ہین جنکے کوئی
جائداد نہین ہے وہ تو بیاہ دی جاتی ہین لیکن وہ کنواری چھوکریان جو صاحب زر صاحب جائداد
ہین ہمیشہ کے لیے بن بیاہی بٹھلا رکھی جاتی ہین۔ نقد و جائداد کی لالچ مین اُنکو اُن کی قید سے کبھی
نہین نجات دیجاتی ہے پس اے میرے لائق دوستو سچ کہنا تم اُس قوم کو کس قہر کی غضب
بھری نگاہ سے دیکھو گے وہ تمھارے نزدیک کسقدر سخت ملامت اور سخت سرزنش کے
قابل ہون گے بس یہی حال ہماری قوم کا بیواؤن کے حق مین ہے۔ صاحبو دنیا کی بیہودہ طمع
چھوڑ دو بہت طمع آدمی کو اندھا کر دیتی ہے۔ رُسوا کرتی ہے۔ ذلیل کرتی ہے کیا کیا نہین

کرتی ہے احتیاط اور حفظ ناموس اسمین ہے کہ جہانتک جلد ہوسکے اُن کو بیاہ دو ؎

مشو ایمن از زن کہ زن پارساست	کہ خربستہ بہ گرچہ دزد آشناست

مین نہین عرض کرسکتا ہون مجھے کسقدر دردانگیز صدمہ اُٹھانا پڑا جب کہ مین نے نہایت افسوس کے ساتھ سنا کہ بعضے ناعاقبت اندیش کہتے ہین کہ مکے مدینے کی کہیے حضرت صلعم کے زمانے مین تھا ہی کیا کچھ تھوڑے سے کھجور کے درخت اور یہان ہزارون لاکھون کی جائداد ہوتی ہے حیف صد حیف دنیا مین ایسے بھوے کہ اللہ و رسول کی کچھ خبر ہی نہ رہی - ہائے تعجب مسلمان ہو کر مکے مدینے اور حضرت صلعم کے زمانے والون یعنی صحابۂ کرام کے ساتھ یہ بےادبی - اے صاحب آپ کی تقریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بڑے بڑے مالدار ہوتے تو مال کی طمع مین وہ بھی رانڈون کو بٹھلا رکھتے - ارے توبہ کرو مال کیا چیز ہے وہ لوگ تو اللہ و رسول صلعم کے حکم پر اپنی پیاری جان ہتیلی پر لیے ہر وقت بڑے شوق سے نثار کرنے کے لیے حاضر رہتے تھے - اُن کو اللہ و رسول کے حکم پر اپنی جان قربان کرنے کا جو عشق تھا وہ پروانے کو کب ہوسکتا ہے - اللہ و رسول کی فرمان برداری مین جو مزہ اُن کو حاصل تھا ہفت اقلیم کے بادشاہ کو خواب مین نصیب نہین - وہ اللہ کے مقبول بندے قارون کے خزانے پر لات مارے بیٹھے تھے - ان حضرات کی نسبت اسطرح کے فاسد خیالات کرنے مین اپنے ایمان کے سوا اور کسکا نقصان ہے - پھر صحابہ کرام اگر سب نہین تو بعضے بعضے مالدار بھی تھے اور جان کیطرح مال بھی خدا کی راہ مین خرچ کرنے مین اُن کو افسوس نہین آتا تھا حضرت عثمان غنی رض جو بڑے مالدار تھے ہمیشہ اپنے کثیر مال کو اللہ اور اللہ کے حبیب کی خوشنودی مین بیدریغ صرف کرتے رہے اور اور اصحاب بھی اپنی اپنی وسعت کے موافق حاضر کرتے رہے - حضرت عمر رض نے اپنے کل مال کا نصف اللہ کی راہ مین دے دیا اور حضرت صدیق اکبر رض نے سارا مال دے دیا ایک جبہ بھی نہ رکھا - جب حضرت صلعم نے پوچھا کہ تمنے اپنے گھر مین کیا چھوڑا کہنے لگے اللّٰہ و رسولہٗ یعنی اللہ اور اللہ کے رسول کے سوا اگر آپ مال پوچھتے ہین تو مین نے کچھ بھی نہین چھوڑا - پھر حضرت صلعم کے بعد تو اصحاب رسول اللہ صلعم بڑے بڑے اغنیا ہوگئے تھے - ایک حضرت عبدالرحمن رض بن عوف کی مثال مین بتاتا ہون - ایک مرتبہ

انکا سوداگری مال ملک شام سے مدینہ منورہ مین آیا جو انھی کے سو اونٹون پر لدا ہوا تھا ایک حدیث سُنکے انھون نے تمام مال اونٹون سمیت اللہ کی راہ مین دیدیا اور سارا بالونکو جو انھی کے غلام تھے آزاد کر دیا قیاس کرنا چاہیے ایک آن مین اسقدر وافر مال خیرات کر دیا تو عمر بھر مین خدا جانے کسقدر لٹا دیا ہوگا باانیہمہ اتنا مال چھوڑ کے وفات پائی کہ اُن کی چار بیبیون مین سے ایک بیبی تماضرکلبیہ نے فقط تراسی ہزار درم یا دینار اور دوسری روایت کے موافق ایک لاکھ لینے پر کفایت کی اور اپنے باقی حصے سے دست بردار ہوگئین۔ اور اُنکو چاہیے کیا تھا روپیہ مین صرف آدہ آنہ کیونکہ قاعدہ جب اولاد چھوڑ کے انتقال کرے تو بیبی کو اُسکے کل ترکے کا آٹھوان حصہ ملنا چاہیے اور جسقدر بیبیان ہونگی سب اُسی آٹھوین حصے مین شریک ہون گی حضرت عبدالرحمنؓ صاحب اولاد تھے اور بیبیان چار تھین تو کل بیبیون کو آٹھوان اور تماضرکلبیہ کو آٹھوین کا چوتھائی جو کل کا بتیسوان حصہ ہوا ملنا چاہیے تھا اُنھون نے بتیسوان حصہ بھی پورا نہین لیا صرف تراسی ہزار دینار یا درم یا ایک لاکھ پر قناعت کی اب آپ ہی اندازہ کیجیے اُنکا کل ترکہ کسقدر رہا ہوگا الغرض تیجیے کہ صحابہ بہت مالدار ہوگئے تھے صرف کھجور ہی نہین بلکہ زمین وغیرہ بھی اور وہ بھی صرف مدینے طیبہ مین نہین بلکہ خیبر اور شام وغیرہ مین بھی رکھتے تھے مگر نہ اتراتے نہ خدا کو بھولتے اُسکے حکم سے ایک سر مو تجاوز نہ کرتے۔ اے صاحب آپ بھی کہین گے ہم مسلمان ہین اہل سنت ہین۔ اے صاحب آپ تو اپنے ساتھ بیچارے اور مسلمانونکا بھی ایمان خراب کرنے کے لیے بیڑا اوٹھائے ظاہر مین دوست اور حقیقت مین جان و ایمان کے دشمن بنے اُن کی دین و دُنیا کی تباہی پر کمر کسے بیٹھے ہین ؎

	بصورت دہد نوش و یاری کند	بمعنی زند نیش و خواری کند	

اور اگر خواہی نخواہی آپ اپنی دوستی ہی ثابت کرین گے تو ہم یہ کہکر نجات لین گے کہ آپ نادان دوست ہین آپ کی راے پر عمل کرنا خود اپنے آپ ہی کو ہلاک کرنا ہے اسی وجہ سے کہا گیا ہے۔ "نادان دوست سے دانا دشمن بھلا" یا ہم اسباب کے کہنے پر مجبور ہون گے

	نیش عقرب نہ از پے کین ست	مقتضائے طبیعتش این ست	

اے صاحب اپنے شفیع محشر کے صدقے مین اپنی کمر کھول ڈالیے اپنے مسلمان بھائی

بہنون کو سمجھا بوجھا کر راہ راست پر لائیے اور نہ لا سکیے تو رخنہ اندازی بھی نہ کیجیے

امیدوار بود آدمی بخیر کسان	مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان

ناگوار خاطر ہوا ہو اور یقیناً ہوا ہوگا تو از برائے خدا معاف کیجیے مین آپکا دلی خیر طلب سچا دوست ہون اور اسی دوستی کا حق پورا کرنیکے لئے نیک نیتی سے آپکو سمجھاتا ہون مسلمانو اب تم صحابہ کرام کے بعد زمانے پر نظر ڈالو اور ملاحظہ کرو جب بہت سی صدیون تک تمہارا روز افزون عروج رہا دن دونی رات چوگنی ترقی مین تم خود ہی اپنے نظیر رہے۔ بیواؤن کے حصے مین زرخیز اور بڑی بڑی ریاستون کے ٹکڑے اور ہر ایک نوع کا مال و متاع نکلجانے کے باوجود تمہارے دلمین کسیطرح کا وسوسہ نہ آیا اور نہ تم اُن کے اور اُن کے نکاح کے درمیان مین کبھی رخنہ انداز ہوئے تو اب اے مسلمانو تم مین مالیت کہان رہگئی ہے جو کثیر التعداد نقد وجنس کے نکل جانے کا خوف تمکو ستا رہا ہے۔ تمہاری ثروت اُسی وقت فنا ہوگئی جب کہ تمہاری سلطنت نے تمسے بیوفائی کی اور پھر جون جون زمانہ گذرتا گیا تمہارے سر پر افلاس کا پانی پھرتا گیا۔ سیکڑون برس تک تم تمام دنیا کی قومون پر ممتاز رہے اور اب یہ نوبت پہونچی ہے کہ وہی قومین تمکو حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہین۔ تم مین اب وہ دم خم کہان ہے کہ مرفہ حالی کا لفظ زبان پر لاؤ۔ دکھیا رانڈون پر ظلم کرنے اور انکی ذرا سی جایداد دبوچ بیٹھنے سے ترقی کے زینے پر تم ہرگز نہ چڑھ سکوگے بلکہ اور اُن کے وبال مین نیچا ہی دیکھتے چلے جاوگے۔ اپنی اور اپنی قوم کی رفاہ چاہتے ہو تو کسب حلال کی فکر کرو۔ علم پڑھو صنعت و حرفت سیکھو تجارت کو اُسکے کمال تک پہونچانے مین کامیابی حاصل کرو اور غریب آزاری چھوڑ دو۔ خدا کی ناشکری نکرو اُسنے عورتون کے قضا کرجانے پر اگر صاحب اولاد ہین تو تم مردون کو اُنکے کل ترکے کا چوتھائی اور نہین تو آدھا دلایا ہے اور مابقی مین باقی کل ورثا شریک ہین اور تم مردون کے قضا کرنے پر اگر تم صاحب اولاد ہو تو بیواؤنکو اپنی خفی مصلحت سے فقط آٹھوان اور نہین تو چوتھائی دینے پر کفایت کی ہے اُسکے بھی ہڑپ کرجانے کا خیال دلمین نہ لاؤ دیکھو صرف ہندوستان اور وہ بھی اُسکے ایک حصے کے سوا اور تمام دنیا مین کسی کو اس قسم کی بیہودہ طمع نہین گھیرتی ہے کہ غریب رانڈونکی گردن کاٹین اور اُنکے حق کو پامال کرین۔

ہندوستان کے مسلمانون مین اگر کوئی قوم فی الجملہ ترقی پر ہے تو وہ بھی کے میمن خوجہ ہین چنانچہ قومونکی اعتبار
سے وہ بھی مفلس ہین تاہم اتنے مالدار ہین کہ ہندوستان کی موجودہ مسلمان قومونکو دیکھنا بھی نصیب
نہوا ہوگا - اگرچہ انکو بھی حق شوہری مین زر کثیر بانٹ دینا پڑتا ہے لیکن خوش قسمتی سے اُن کے
ہان بیواؤن کے نکاح کا اب تک رواج قائم ہے اور ایک ہم تنگ قوم ہین جو لالچ مین پڑکر اپنے
جہاز کو (جسپر ہم اور بیوائین دونون سوار ہین) تباہی کے طوفان مین ڈالتے چلے جاتے ہین -
اے صاحبو کیا کوئی قوم آپسمین ایک دوسرے کا حق چھین لینے سے اپنی عزت اور عظمت
دنیا کی قومون سے کرا سکتی ہے نہین نہین ہرگز نہین بلکہ اور چاہ نکبت مین گرتی چلی جائیگی - افسوس
ہماری قوم کی بیخ کنی کے جہان اور اسباب ہین ایک یہ بھی ہے کہ بدقسمت بیواؤن کو طوفان
بلا مین ڈالنے کے لیے تو ہمکو طمع آستاتی ہے اور جب کنواریون کی یا لڑکون کی شادیان کرنے
بیٹھتے ہین نعوذ گھر کو گھر سمجھتے ہین اور نہ ریاست کو ریاست خیال کرتے ہین - قرض اور وہ بھی
سودی لیکر بلکہ زیور اور زمین وغیرہ رہن بیع کرکے اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنے کا دعوٰی
رکھتے ہین - گھر جلے تو جلے مگر اُن کو ایک مرتبہ تماشا دیکھنا فرض ہے - اسی قسم کی حماقت آمیز
باتین ہین جنھون نے مسلمانون کو ستیاناس اور اسلام کو کمزور کر ڈالا ہے -
اگرچہ اس بیان کو ابھی ہم کئی صفحون مین جگہ دے سکتے تھے لیکن ہمکو اپنے معزز ناظرین کے
عزیز وقت کا خیال ہے اسلیے بس کرکے صرف اسقدر عرض کرنے کی اجازت مانگتے ہین کہ
اے مسلمانو تم اور تمہاری بیوائین مفلس کثرت سے ہین اور زردار کہین شاذ و نادر ہین معدوم
کے حکم مین - تمہاری اور تمہاری بیواؤن کی فلاح اسی مین ہے کہ انکو بیاہ دو - تم سبکدوش
ہو جاؤ گے انکا دکھ کٹے - تم اُن کی طرف سے اور وہ اپنے نفس کیطرف سے مطمئن اور فارغ البال
رہین - اور صاحب جائداد بیوہ کا غیر جگہ بیاہ جانا اگر تمکو گوارا نہین ہے تو آپسمین مثلاً اُسکے
خاوند کے بھائی وغیرہ سے اُسکا نکاح کر دو گو اُسکی شادی ہو گئی ہو - مردون کو چار بیبیان تک
جمع رکھنا درست ہے اگر آپسمین کوئی شخص اس لائق نہو یا ہو پر کسی وجہ سے تمکو منظور نہو تو
اب برادری مین بلا تامل کر دو اور چون چرا کو مطلق راہ نہ دو - چھٹنا بہانہ اب بہت جھنجھلا کر ای
صاحب آپ تو ناحق کے لیے ہمارا دماغ کھائے جاتے ہین - ہمکو ہمارے غم مین بھی

نہین چھوڑتے - یا د و لاد لاکے بھولے غم کو تازہ کرتے ہین گویا ہمارے زخم پر نمک چھڑکتے ہین اور وہ بیوہ تو ہین بدنصیب اُن کے نصیب مین ٹُکڑا اور اُن کی آنکہ مین ٹھنڈک بدی ہوتی تو بنی تقدیر کیون بگڑ جاتی جواب اسے صاحب آپ جھنجلایے نہین - مہربانی کیجیے غصہ تھا میے اور بات سنیئے - یہ آپ کا سارا غیظ وغضب اور دماغ چاٹ جانے کی شکایت صرف اسوجہ سے ہے کہ مین نے آپ کو محض نیک نیتی سے آڑے ہاتھون لیا ہے اور آپ کا عیب آپکا قصور آپکو بتا دیا ہے - یہ کچھ آپ ہی پر منحصر نہین ہے عموماً دستور ہے کہ سچی اور بے لاگ نصیحت گو کیسا ہی سودمند کیون نہو سخت ناگوار خاطر ہوا کرتی ہے - یہی وجہ ہے کہ ساڑھے چھ سو برس پہلے ایک روشن ضمیر تجربہ کار شاعر کہہ گیا ہے

نصیحت کہ خالی بود از غرض	چو دار و یے تلخ ست دفع مرض

اسے صاحب جھنجلانا درکنار اگر آپ لاٹھی بھی ماریں تاہم میری خوش نصیبی اسی مین ہوگی کہ خدا کی راہ اور خدا کی مخلوق کی اصلاح مین برداشت کرون اور سمجھون کہ آپ بیواؤن کے نادان دوست ہین جو اُن کے فائدے کی بات آپ کے ذہن مین نہین آتی خیر وہ آپکی سمجھ مین آئے یا نہ آئے مگر مین اپنی والی ضرور سمجھاتا رہونگا ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوے میکنم اگر مایوسی کے عالم مین چپ چاپ ہو کر بیٹھ رہون تو اپنے فرض کا خون کرون اور اللہ والے رسول کے سامنے زرد رو ہون - میرے دوستو ظاہر نظر مین تو مین آپ کے نزدیک شاید مجنون ہون گا اور میری دوٹوک نصیحت ایک مجنونانہ خیال سے زیادہ وقعت نرکھتی ہوگی لیکن تامل کی نگاہ سے دیکھیے تو آب زر سے لکھنے کے لایق ہے - ایسا کو مختصر کرکے مین آپکے اصل جواب کی طرف توجہ کرونگا افسوس کہ یہ اچھی اچھی باتین جو غافلون کو بیدار کرہی ہین اور انصاف پسند حضرات کس شوق سے کان لگائے سُن رہے ہین بجاے اسکے کہ آپکے دماغ کو قوت بخشین روشنی پہونچائین سچ سے دماغ ہی کو کھائے جاتی ہین مگر تعجب کہ لاکھون بیواؤن کے دردناک گریہ وبکا کی چیخین جو زمین آسمان مین گونج رہی ہین اُن کی چوٹ آپ کے دماغ مین نہین پہونچتی ہے بلکہ وہ دردیلی آوازین آپ کو سنائی ہی نہین دیتی ہین اور سنائی دیتی ہین تو ٹھمری اور جھینجھوٹی کا مزہ دیجاتی ہین - ہمکو حیرت ہے کہ یہ عمدہ عمدہ لاجواب نصیحتین جو در حقیقت آپ کا اور آپ سے زیادہ

دکھیہ ہوا اون کا غم غلط کرنے کے لیے ہدایت کر رہی ہین وہ تو برعکس اپنی تاثیر کے آپ سے کے
غم کو تازہ کرین اور اُن بیچاریونکی تباہ حالت اور پریشان صورتین جنکے رونگٹے رونگٹے ہزار زبان
سے نوحہ و زاری کر رہے ہین آپ کے دلپر کچھہ بھی اثر نہ کرین - نہ اُنکی ترسناک حالت پر آپ کو
ترس آئے اور نہ غمناک صورتون پر نظر ڈالنے سے غم یاد آئے - الحضرات آپ مجھے کچھہ
سمجھین مگر مین ہون آپ کا سچا دوست اپنی طاقت بھر تو مین آپ کو غم مین نہ رہنے دونگا
غم کی جگہ خوشی مین دیکھنا پسند کرونگا مگر آپ اتنی مہربانی کیجیے جو مین دین و دنیا کی فلاح کی راہ
بتاؤن اُسپر عمل کیجیے ابھی ابھی سارے غم سے نجات کیجیے - اور مین آپ کے زخم پر نمک نہین
نہین لگا رہا ہون - اگر مرہم پٹی بدلتے وقت کچھہ تکلیف ہو تو یہ تکلیف تکلیف نہین - مرہم رکھہ
دیجیے تکلیف کا خیال نکیجیے - ابھی جنکی بجاتے زخم اچھا ہوا جاتا ہے اور سارا درد کا فور ہوکر اڑا جاتا ہے
آپ اُنکے نصیب کو کیون روتے ہین اور کیون تقدیر کو بدنام کرتے ہین - خدا کی تبائی
تدبیر سے کام لیجیے تقدیر کیون بگڑی تدبیر شرط ہے - اگر ایک خاوند مرگیا ہے تو اسکی جگہ
دوسرا موجود ہے - کچھ خدا کے بندے دنیا سے ناپید تو ہین نہین جس ہڈی اور جس
گوشت پوست کا بنا ہوا پہلا تھا اُسی مٹی اور اُسی گوشت پوست کے بہتیرے ہین بس کیا وجہ ہے
کہ پہلی شادی کی گئی اور اب دوسری مین انکار ہے - کیا کسیکی عقل مین یہ بات آسکتی ہے
کہ کسی کا مکان جسمین اُسکے حوائج ضروریہ کے لیے ہر قسم کے مکانات بنے ہوئے تھے
گرجائے تو اب اس دھن مین وہ اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالے کہ اگر تقدیر مین سکھہ بدا
ہوتا تو بنا بنایا مکان کیون گرجاتا - ساون بھادون کی جھڑی مین دن رات جیٹھان
میدانمین پڑے رہنا چاہیے وجع مفاصل دھرے چاہے موت آجائے ماگہ پوس کی نہایت سرد
ہوا کے تھپیڑے کھانا - برف کی سختیون کا سہنا چاہیے ہاتھہ پانون رہ جائین
چاہے جان بھی نکل جائے اور جیٹھہ بیساکھہ کی دھوپ مین جلنا
سے گرم اور جھلسا دینے والے جھوکون مین خاک سیاہ ہوجانا - خون اور سب اخلاط
نیز جان تک کا جل بھن جانا یہ سب گوارا ہے پر دوسرے مکان مین نجائینگے - نجائینگے
ہرگز نجائینگے - بااسمین کوئی دانائی اور غیرت کی بات ہے کہ جسکا گھر اجیت جائے وہ

ہٹ کرے کہ تقدیر مین کپڑا پہننا اور ستر کا چھپانا برا ہوتا تو پہلا کپڑا کیون پھٹ جاتا - اب ننگا
رہنا منظور ہے پر دوسرا کپڑا پہننے کے لیے غیرت نہین تقاضا کرتی ہے - قربان جائیے
اس سمجھ کے جسکو کپڑا پہنکے تن بدن کے ڈھانکنے مین بے آبروی سجھائی دے اور یون
بے پردہ ننگے رہنے مین نہ شرم آئے نہ حیادامنگیر ہو (ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ جوان بیاہین
نکاح بغیر ننگی مادرزاد ہین) خدا خیر کرے اس اُلٹی سمجھ کا بھی کوئی ٹھکانا ہے - اگر یہی سمجھ ہے
تو کہین ستی ہونے کی نہ سوجھ جائے اور بھائی برادری سب ملکر اشتعال کئے مین - بھڑکتی آگ
پر اور روغن ڈالین سہ ع بریں عقل و دانش بباید گریست - پہلے مجیب الدعوات کی بارگاہ
مین ہم دعا کرتے ہین کہ اے خدا تو ہماری قوم کو عقل سلیم عنایت فرما اور نیک بد مین تمیز
کرنے کی قوت بخش پھر اسکے بعد اسلامی بھائی بہنون کو اس امر کا یقین دلاتے ہین کہ خدا
حکیم دانا ہے وہ جو کام کرتا ہے حکمت اور مصلحت سے کرتا ہے - اگر جوان عورتون کے خاوند قضا
کر جاتے ہین تو اسمین بھی جا ہے ہمکو نہ معلوم ہو اسکے نزدیک کوئی حکمت اور مصلحت ضرور
ہے پس اے مسلمانو تم تدبیر سوچو تقدیر کو نہ کوسو - اگر خدا نے ایک خاوند کو بمصلحت
اُٹھالیا ہے تو اپنی رحمت سے اور ہزارون بتادیے ہین اُن مین سے جسکے ساتھ
چاہو اے رانڈون کے وارثو نکاح کردو اور اے بیواؤ تم اپنا نکاح کرلو - اُس حکیم مطلق
کے انتظام مین جسکے ہاتھ مین زمین و آسمان کا نظام ہے رخنہ ڈالنے کا قصد نہ کرو اسمین گویا
اسکے کہ خدا سے اور خدا کی بنائی تقدیر سے لڑائی لو یا بیکس بیواؤنکی مٹی خراب کرو اور کیا ہے
مسلمانو تم ناحق کی حکومت نہ جتلاؤ ظالمانہ کارروائی چھوڑدو - تمام عمر کی سخت ناگوار قید سے
انکی میٹھی اور پیاری زندگی کو تلخ اور دوبھر نکر رکھو - کیا خاوندونکو انھی کمزور عورتون نے مار ڈالا
ہے یا انکو زہر کا پیالا پلایا ہے - کیا اُن کے مرنیکا جرم انھین ناکردہ گناہون پر قائم ہوا ہے
جسکی سزا مین حبس دائم تجویز ہوا ہے - اگر واقع مین ایسا ہی ہے تو بیواؤن کو سنگسار کرنا چاہیے
کہ اُن کو موت کی سزا نہین دی گئی - مگر ہم دیکھتے ہین کہ یہ دکھیا محض بے جرم ہین - انھون
نے خاوندونکو نہ مارا ہے نہ انکے مارنے مین کسیطرح کی سازش کی ہے بلکہ اپنے مقدور بھر
انکی دوا علاج مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا لیکن جب وہ اپنی حیات کے دن پورے کرچکے تو

کوئی اُن کو کیونکر روک سکتا تھا پس اے صاحبو ان مظلومون کو بری کرو قیدخانے کی پوشاک بدلوشاہانہ جوڑا پنہاؤ شرع اور عقل دونون عدالت کا قطعی حکم مانو ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو	اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

ہان اگر نہ مانوگے تو عدول حکمی کی سخت سزا کے مستحق ہوگے اور مانوگے تو دونون جہان مین جزائے خیر پاؤگے۔ حضرات اب مین آپ سے بصد عجز ونیاز معافی مانگتا ہون۔ للہ آپ مجھسے ناراض نہو جیے۔ مین نے جو کچھ صحیح طور پر اپنی زبان سے نکالا ہے اُسکے عرض کرنے پر قومی ہمدردی اور میرے فرض نے مجکو مجبور کیا ہے۔ ورنہ اسمین میرا کوئی ذاتی فائدہ نہین ہے اور نہ مین آپ سے کچھ اُجرت چاہتا ہون اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ساتوان بہانہ صاحب ہم تسلیم کرتے ہین کہ نکاح بیوگان نہایت عمدہ اور نہایت ضروری چیز ہے اسکا رواج ہو جائے تو اس سے بہتر کیا ہے لیکن پہلے ہم کرین تو ہنسے جائین۔ لوگ طعنے دین ٹھٹھے کہین۔ ہان اگر بڑے بڑے امرا ور وسا کرنا شروع کردین تو اُن کو نہ کوئی کہنے والا ہے نہ سُننے والا۔ پس اگر وہ لوگ اپنی بیوا ونکا نکاح کرنا منظور کرین تو ہم بھی کردین جواب ہمارے مخاطب امیر غریب سب ہین لیکن تم غریب ہرگاہ کہ نکاح بیوگان کا نہایت عمدہ اور نہایت ضروری ہونا خود تسلیم کرتے ہو نیز اسکے رواج پانے کے لیے دعائین مناتے ہو تو اب کسیکے ہنسنے اور ٹھٹھے اُڑانے کا خیال کیسا۔ اچھے لوگ اچھے کام مین کسی کی لعنت ملامت کی پروا نہین کرتے ہین۔ حق سبحانہ وتعالے چھٹے پارے سورے مائدہ کے آٹھوین رکوع مین اُن مسلمانون کی جنکو اللہ دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین تعریف مین فرماتا ہے وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ یعنی وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو نہین ڈرتے ہین اور تمھاری یہ لغو شرط کہ بڑے بڑے رئیس کرین تو تم بھی کرو قابل سماعت نہین ہے جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو	از مکافات عمل غافل مشو

پس امیرون کا فعل امیرون کے ساتھ ہے اور تمہارا تمہارے ساتھ۔ کیا انکا حوالہ دیکر تمکو رہائی ملجائیگی۔ نہین نہین ہرگز نہین۔ بہتیرے امیر ہین جو نماز نہین پڑھتے ہین روزہ

نہیں بنا سکتے ہیں کیا تم بھی اُنکی تقلید میں نماز روزہ چھوڑ دو گے - بہتیرے دولتمند ہیں جو
عیاشی اور شراب خواری میں سرمست رہتے ہیں کیا تم بھی اُنکی دیکھا دیکھی چکلوں اور میخانوں
کی بڑھتی مناؤ گے - اگر وہ اپنے روپیہ اور ریاست کے گھمنڈ میں خالق کا حکم نہیں سنتے ہیں تو
تم کیوں غریب بڑے بنتے ہو - اگر اُن کو اپنی عیش و عشرت میں بیکس بیواؤنکی ہمدردی نہیں یاد
آتی ہے تو انکے ساتھ تم کیوں نادان بنے جاتے ہو بھلا تم تو اپنی غریب بے کسونکی خبر لو اور کیوں نہیں قوم کی اصلاح ہمیشہ
غریب اور اوسط درجے کے لوگ کرتے آئے ہیں جنکی تعداد ہر ملک اور ہر زمانے میں بمقابلہ اُمراء کے بہت زیادہ
ہوتی آئی ہے - اور امراء کو اپنے کھیل تماشے سے کب فرصت ملتی ہے جو اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں ؟

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ اگر اس دور میں تمہارے اہل دول بھائی پیش قدمی کریں تو اُنکے
پیچھے ہو چلنے میں پھر تمکو بھی عذر نہوگا اور بے کُتا ہونکو خلاصی دینے کا رواج بہت جلد تیزی اور
استحکام کے ساتھ حرکت کریگا - اور اسوجہ سے بغیر کچھ تامل کیے اس مشکل کا حل کرنا اُنکا
فرض ہے لیکن ہمارا کام تمہاری طرح اُنکو بھی فقط سمجھا ہی دینے کا ہے - جسطرح تم پر جبر کرنیکا
ہمارا منصب نہیں ہے اسی طرح اُنپر بھی جبر کرنے کا منصب نہیں ہے - ذرا سوچو اگر
اُن آسودہ حالونکو رحم نہیں آتا ہے تو کیا ضرورت ہے کہ تم بھی اپنی بیواؤنکو بیرحمی کی دھار
سے نکالنے کا قصد نکرو - امراء کیطرح تم بھی اپنی نیم جان بیواؤں کی گردن پر ظلم کی چھری پھیرنے
سے باز نہ آؤ اور مظلوموں کے لہو سے اپنے بیدردانہ ہاتھ کو لال کرتے رہو ؎

دنیا میں نہیں زور تو محشر میں ستمگر	اللہ کے آگے تیری فریاد کرینگے

صاحبو غور کا مقام ہے کہ اس کار خیر کے رواج پانے کی آپ تمنا تو کرتے ہیں مگر آپکا برتاو
اسکے خلاف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمنا صرف زبان پر ہے ابھی دل میں نہیں آئی ہے
اگر دل میں ہے تو بسم اللہ آپ خود بلا منت غیرے رواج دے سکتے ہیں - ایک دوسرے
کا رستہ دیکھے بغیر اپنی بیواؤنکی شادیاں کرنی شروع کر دیجیے پھر ملاحظہ فرمائیے خود
بخود رواج قائم ہوا جاتا ہے اگر زور شور کے ساتھ نہیں تو آہستہ آہستہ سہی مگر اس
آہستہ خرامی میں رفتہ رفتہ وہ اتنی قوت پکڑ لے گا کہ بڑے بڑے معاندین کے دانت
کھٹے ہو جائینگے - انجام یہ ہوگا کہ جھک مار کر وہ بھی کرنے لگیں گے - میرے مہربان دوستو

مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ نکاح بیوگان مین میرا کوئی ذاتی فائدہ نہین ہے - فائدہ ہے تو تمہارا ہے اور تمہاری بیواؤنکا ہے ہان مگر خدا کی خوشنودی اور قومی ہمدردی مین بیواؤنکے قابل افسوس حال پر میرا ہی دل بھر آیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بار بار مین آپکی خدمت مین بہزار عجز و نیاز سفارش کرتا ہون - ہر چند مین سمجھتا ہون کہ بہتونکو اور خصوصاً نا سمجھ عورتونکو میری سچی نصیحت نہایت شاق گذریگی جیساکہ جھوٹے بہانے سے ظاہر ہے - لوگ جھنجھلا جھنجھلا کر مجکو سخت سُست کہنے لگین گے اور دانت پیسین گے لیکن مجکو اسکا ڈر نہین ہے بلکہ اسمین مین اپنا فخر سمجھتا ہون - خدا سے دعا ہے کہ قومی خدمت مین خفگیان اور گالیان سہنے کے لیے میرے دلکو مضبوط کردے جو ہمت اُسنے اپنے فضل و کرم سے بخشی ہے اور اُس سے بھی زیادہ عنایت فرمائے - آمین ؎

کجا بودم اکنون فتادم کجا	عنان سخن شد ز چنگم رہا

خیر آمدم بر سر مطلب - اے میرے پیارے غریب اور اوسط درجے کے بھائی بہنو تم ہو خواہ تمہارے دولتمند بھائی ہون مین تم سب کی خاص توجہ اسطرف دلاتا ہون کہ خدا کے لیے خدا کی بیوہ لونڈیون کے نکاح مین دنیا کی جھوٹی شرم کو راہ نہ دو - جاہلون کے کہنے سننے کا خیال نکرو اور یقین مانو کہ بہت جلد بشرطیکہ تمنے پہلو تہی نکی عام رواج قائم ہوجائیگا اور اُسوقت تمام اشخاص متفق اللفظ ہوکر طعن تشنے کے بدلے تمہاری ثنا و صفت کے راگ گا رہے ہون گے اور بالفعل حالت موجودہ مین بھی تمکو دو گروہ دکھائی دینگے - ایک سمجھدار اشخاص کا فرقہ جسکو تم روز افزون ترقی کے میدان مین بازی لے جاتے ہوئے پاؤ گے اور دوسرا ناسمجھ نادانونکا جرگہ جسکا زندہ جو اسوقت ہے وہ شام نہین اور جو شام ہے صبح نہین غرض یون ہی گھٹتا چلا جائیگا - اول الذکر یعنی سمجھ والون کا فرقہ تمکو نہایت تعظیم و توقیر اور احسان مندی کی نظر سے دیکھے گا - تمہارا احسان فقط بیواؤن پر نہین بلکہ ایک عظیم الشان ہمدردی کا رخیر کی بنیاد ڈالنے یا بنیاد کو مستحکم کردینے کے باعث تمام قوم پر مانیگا اور موخر الذکر یعنی نادانون کا جرگہ بے شبہ نادانی سے مغلوب سمجھے گا اور چین بچین ہوگا اور شاید کوئی ایسا بھی گیا گذرا ہو جو بہتان کہنے کی جرأت کرے - گو ظاہر مین یہ حضرات نکاح کرنے والون اور اُنکے نکاح سے ہمدردی کرنے والون پر طعنہ زنی کرین گے مگر باریک نظر سے ملاحظہ کیجیے تو

درحقیقت وہ اپنے آپکو اسکا مستحق بنا رہے ہونگے - اگر کوئی سورج پر دھول اُڑانے کا قصد کرے تو نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ دھول پلٹ کر اُسکے منھہ اور آنکھوں مین آگرے گی - پس اے میرے زیرک دوستو تم ان ناعاقبت اندیشوں کی ہنسی اور قہقہے اُڑانے کو مت ڈرو - یہ نادان ہنسین گے تو ہنس لین تمہارا خدا تو تمپر نہ ہنسے گا - یہ انجان طعن تشنے کرین گے تو کرین تمہارا اللہ تو تمپر طعن تشنے نہ فرمائیگا - جو تمکو برا کہیگا اُسکا آپ برا ہوگا تمہارا کچھ نہین بگڑنے کا - اے میرے ہمقوم مسلمانو باوجود اسکے کہ تم نکاح ثانی کو اچھا سمجھتے ہو اور کیونکر نہ اچھا سمجھو نہ اچھا سمجھو برا سمجھو تو نرے کافر ہی نہو جاو تاہم اگر رسم و رواج کو ڈر کر ہنسی کا خوف کھا کر نہ کروگے تو تمہاری مثال اُن کافرونکی سی ہوگی جو دل سے تو حضرت صلعم کی رسالت کا یقین کرتے پر دنیا کی شرم سے ایمان نہ لاتے اور پھر تمہاری مثال منافقین سے ہوگی کہ جب اُن کی مرضی کے موافق کوئی آیت نازل ہوتی جھٹ مان لیتے اور جب اُن کے رسم و رواج کے خلاف نازل ہوتی دُم دبا کر الگ تھلگ ہو جاتے - اے قرآن و حدیث پر ایمان درست رکھنے والو تم اپنی مثال اُن سچے خالص مسلمانون سے ٹھیک کرو جو اللہ و رسول کی اطاعت کے سامنے دنیا کی رسم و راہ کو ایک چیونٹی کی برابر بھی اپنے دلمین جگہ نہ دیتے تھے - حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ نے اپنے رسالۂ نکاح ثانی مین نکاح بیوگان کی تمہید یون اُٹھائی ہے - اگرچہ امتیاز فیما بین مومنین و منافقین در وقت ورود جمیع احکام شاقہ مثل حکم جہاد و ہجرت و زکوۃ و حج حاصل میشود لیکن در وقت ورود احکامے کہ مخالف رسم و راہ آن زمان باشد فرق مذکور نہایت ظاہر و باہر مے گردد پس از بسکہ مومن مخلص را پاسداری جانب حق جل و علا غالب بر پاسداری اقربا و ہمچشمان خود میباشد و در جنب اطاعت حق جل و علا بسوی کسے از مخلوقات التفات نمے کند بنا بر علیہ آن حکم مخالف رسم را بجان و دل قبول مینماید و طعن و ملامت ہمچشمان خود را بجوے نمے شمارد و از بسکہ منافق خبیث الباطن پاسداری ہمچشمان و اتباع رسوم پیشوایان خود غالب بر جانب حق جل و علا مے انکار و طعن و ملامت ہمچشمان بر خیال او اہم تر از عصیان حق جل و علا مے نماید بنا بر علیہ روسیاہی دارین کہ عبارت از عصیان حق جل و علا و رد حکم او تعالے است بر خود مے پسندد و ہرگز گردن خود را از تقلید

رسوم آبائی بیرون نمی کشد وازلحوق عار گریختہ در قعر نار خود را می اندازد۔ ترجمہ" اگرچہ امتیاز درمیان مومنین اور منافقین کے تمام احکام شاقہ مثل حکم جہاد اور ہجرت اور زکوۃ اور حج کے نازل ہونے کے وقت ہو جاتا ہے (یعنی مومن خوشی سے مان لیتے ہین اور منافقون کو شاق گذرتا ہے) لیکن اُن احکام کے نازل ہونے کے وقت جو اُس زمانے کی رسم و راہ کے خلاف ہوتے ہین فرق مذکور نہایت ظاہر اور روشن ہو جاتا ہے کیونکہ سچے مسلمان کو اپنے نزدیکیون اور ہمچشمون کی پاسداری پر خدا سے بزرگ و برتر کی پاسداری نہایت غالب ہوتی ہے اور حق بزرگ و برتر کی اطاعت کے مقابلے مین کسی مخلوق کیطرف توجہ نہین کرتا ہے۔ اسی بنا پر اُس حکم کو (بھی) جو رواج کے خلاف ہو جان و دل سے قبول کر لیتا ہے اور اپنے ہمجنسون کے طعنے اور ملامت کو ایک جو کی برابر بھی نہین شمار کرتا ہے۔ اور منافق خبیث الباطن ہمجنسون کی پاسداری کو اور اپنے پیشواؤن کے رسوم کی پیروی کو حق بزرگ و برتر کے مقابلے مین نہایت غالب سمجھتا ہے۔ اور اُسکے خیال پر ہمجنسون کی طعنہ زنی اور ملامت حق بزرگ و برتر کی نافرمانی سے زیادہ تر گران گذرتی ہے۔ اور اسی بنا پر دارین کی روسیاہی کو جو حق بزرگ و برتر کی نافرمانی اور اُسکے حکم کو رد کرنے سے عبارت ہے اپنے آپ پر پسند کرتا ہے اور باپ دادے کے رسوم کی تقلید سے اپنی گردن کو ہرگز باہر نہین لاتا ہے اور شرم عارض ہونے کے خوف سے اپنے کو قعر جہنم مین گرا دیتا ہے" میرے دینی بھائی بہنو مین تمکو مکرر یقین دلاتا ہون کہ ہرگاہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ بیواؤن کا نکاح ہونے مین دونون جہان کا فائدہ اور نہونے مین دونون جہان کا نقصان ہے و نیز یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ نکاح ہونے مین پیشوایان اسلام کی اور نہونے مین پیشوایان ہنود کی پیروی ہے تو اب اُنکا نکاح کر دینے پر تمکو اگر کوئی ہنسیگا تو صرف وہی نادان جاہل ہنسینگے جنکی سمجھ کی وقعت ایک دودھ پیتے بچے سے زیادہ نہین ہو سکتی ہے۔ اسے صاحبو جب کسی اچھے کام کو تم اختیار کر دیا اختیار کرنا چاہو تو نا سمجھ اشخاص کی واویلا یا بھلا بُرا کہنے پر ایک لمحے کے لیے بھی دھیان نکرو۔ صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ وہ نادان ہین عقل سے خالی ہین اور ان کے خیال کسی مجنون کے خیال سے کم نہین ہین بلکہ اور اُس سے

بہی بدتر ہین پہرو ہ کیا اور اُنکا ہنسنا ہی کیا۔ اس بات کا سمجھنا بہت مشکل ہے کہ محض اس
خیال سے کہ بیوقوف لوگ برا کہینگے ٹہٹھے اڑائینگے اور نام رکہین گے دین و دنیا کے منافع
کی چیز جسکے بہر نوع ضروری ہونے کا عقل سلیم فیصلہ کر چکی ہے اور اللہ و رسول نے بتاکید ہدایت
فرمائی ہے کیونکر چھوڑی جا سکتی ہے۔ اگر نادانونکی راہ و رسم اور اُن کے طعنے و تشنے
قابل اعتبار ہوتے تو صحابہ کرام جسمانی اور روحانی تکلیفونکو گوارا نفرماتے مگر ایسے اپنے پیارے
وطن اور قدیم معبد کو چھوڑ کر منزلون دور چلے جانے پر مجبور نہوتے اور نہ کفار مکہ کے مقابلے مین
اپنی جان عزیز کو جوکھم مین ڈالدیتے۔ اے میرے غریب بہائی بہنو مین تمکو پھر سمجھاتا ہون
کہ اُمرا کا خیال کرکے گیہون کے ساتھ تم گھن کیون پیستے ہو اگر اُن کو اپنے بہلے برے کا
سوچ نہین ہے تو تم کیون کانٹون مین الجہو۔ تم خدا کے حکم اور اپنے فائدے کی بات مین امرا
اور بہائی برادری کی تقلید مت کرو نہ اُن کے سیندوانے اعتقاد کو اپنے دلمین جگہ دو اور نہ
اُن کے ٹہٹھے اڑانے کا کچھ خوف کرو۔ اگر وہ ہنسین تو ہنسنے دو تمکو نہ ہنسینگے اپنی جہالت
اور بےعقلی کو ہنسین گے۔ اگر ناراض ہون گے اپنے گہر خوش رہینگے بہت کرین گے گال
پہلا لین گے اور اس سے زیادہ کچھ کرین گے تو برادریت کو قطع کر دین گے جسکی ہمکو
اُمید نہین ہے۔ خیر اُن کا یہی حوصلہ ہے تو یہ بہی سہی۔ تم غریبون کا خدا حافظ
ہے۔ وہ چھوڑ دین گے تو چھوڑ دین گے تمہارا پروردگار تو تمکو نہ چھوڑیگا ۵

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد	فدای یک تن بیگانہ کاشنا باشد

خدا خوب جانتا ہے کہ اگر قطع رحم کیا ہے تو انہون نے کیا ہے تم محض بے قصور ہو۔ اسکا
وبال اُنہی پر ہوگا۔ کچھ تمہین نہین ہونے کا باقی رہا دنیا مین شادی بیاہ سو اسکے لیے بہی وہی
خدا مسبب الاسباب ہے۔ کوئی نکوئی صورت بتا ہی دیگا۔ اللہ کے فضل سے ہزارون
بہن بہائی سمجھتے ہین اور سمجھتے جاتے ہین کہ عقد بیوگان مین خدا نے کیا کیا حکمتین رکھی ہین اور قرآن
و حدیث مین کیسی کیسی تاکیدین آئی ہین اور کرنے مین کسطرح حفظ ناموس ہے اور نہ کرنے
مین کیسی بےناموسی ہے۔ غرض دارین کے منافع بیاہ دینے مین اور دارین کے نقصانات
و فضیحت رسوائیان بٹھلا رکھنے مین ہین۔ پس سمجھ والے اشخاص تمہارا ساتھ دینگے اور پھر

ناسمجھ لوگ بھی انجام کار اپنی بیجا دُھن سے باز آئینگے اور کیون نہین کیا فقط ماؤنکا دوسرا نکاح ہونے سے اولاد رذیل ہوگئی۔ کیا ایک نکاح تک عورت شریف رہتی ہے اور دوسرا نکاح ہوتے ہی (حالانکہ یہ عین شرافت کا مقتضا ہے) اُسکی نجابت اُڑ جاتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہمکو تعجب ہے کہ مردون کے دوسرے نکاح سے اُنکی شرافت کیون نہین سلب ہوجاتی ہے بلکہ اس سے زیادہ یہ حیرت ہے کہ مرد لوگ گلی کوچے اور گھرون کو آباد کرتے ہین مگر اُنکی شرافت ایسی پایدار ہے کہ کسی طرح جانے کا نام ہی نہین لیتی۔ نہ اُنکی اولاد سے ترک قرابت کی جاتی ہے اور نہ وہ خود برادری سے اُٹھائے جاتے ہین۔ اگر ہم تسلیم کرلین کہ بیواؤنکے نکاح سے اُنکین اور اُن کی اولاد مین رذالت اور کمینہ پن آجاتا ہے تو اب تمام سادات اور شیوخ کو اُنکی دادیون پردادیون کے بیوہ ہونے کے باعث لازم ہے کہ وہ اپنے کو شرفا کے زمرے مین نہ شمار کرین اور جب کہ وہ خود اگلے زمانے کی بیواؤن کی اولاد مین ہین تو اس زمانے کی بیواؤنکی اولاد سے شادی بیاہ کرنے مین عار کرنی اُنکی سخت حماقت اور نادانی ہے علاوہ اسکے ہر منصف مزاج بہت کم غور کرنے سے تسلیم کر لیگا کہ ایک موہوم خیال پر کہ بیواؤنکی اولاد سے برادری مین قرابت ہوگی یا نہوگی لاکھون جوان بیواؤنکو ایسی سخت خطرناک حالت مین جسمین کہ وہ پڑی ہوئی ہین ڈال رکھنا نہایت سخت جہالت اور بےعقلی ہے اب نہ بھائی بہنونکو ہم ایک سوال کیطرف توجہ دلاتے ہین وہ یہ کہ جب مان شریف ہے باپ شریف ہے تو لڑکا باوجود نکاح سے پیدا ہونے کے کیونکر غیر کفو ہوسکتا ہے۔ ہمکو اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین باوقار یہی جواب دینگے کہ اُسکے غیر کفو ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے۔ کنواری[1] اور بیوہ دونو نکی اولاد برابر ہے۔

یہان سے حیلہ جوئیون کے ایک اور حیلے کا جسکو **آٹھوان بہانہ** کہنا چاہیے **جواب** نکل آیا۔ وہ حیلہ یہ ہے "اگر بیواؤنکا نکاح کیا جاے تو یہ دقت ہے کہ اُنکی اولاد سے برادری مین قرابت نہوگی" حضرات مین پھر تقین دلانے سے باز نہین رہ سکتا کہ جب تم اپنی بیواؤن کی شادیان کردوگے نہ تمکو کوئی کمینہ کہیگا نہ بیواؤنکو کہیگا نہ اُنکی اولاد سے قرابت کرنے مین کچھ تامل ہوگا بلکہ جہان کہین رواج ہوگیا ہے وہان کا تجربہ برابر ہمارے دعوے کی شہادت

[1] کنواری یعنی جو عورت کنوارپن مین بیاہی گئی ہے۔

دے رہا ہے پس تم مسلمانونکو چاہیے کہ حیلے بہانے نکرو۔ بیبس مظلومون کے سر پر مہربانی کا ہاتھ رکھو اور ظلم کا ہاتھ اٹھالو۔ ہمکو مردون کی قوم پر حیرت ہے افسوس آتا ہے کہ ایسین سے بہتونکو نہ خدا ہی کی غیرت رہی نہ دنیا کی رہی۔ خدا کی غیرت نہونا ظاہر ہے۔ دنیا کی غیرت نہونے پر ہم مختصر طریقے پر غور کرین گے حضرات اگر تم مین خدانخواستہ کوئی شخص اپنی عورت کو کسی غیر سے بات چیت کرتا ہوا پائے تو آنکھون مین خون اتر آئے اور غیرت کی رگ پھڑک جوش مارے کہ اُن دونون کی حیات کے دن پورے کردیے بغیر نہ رہ سکے اور اگر قابو نہ پائے یا بہزار ضبط جگر تھام کے رہ جائے تو ابدی مفارقت مین کسی طرح کا شک ہی نہین ہے مگر افسوس کہ انکو خود اپنے آپ کو ایک ایسے قبیح فعل مین مبتلا کرتے ہوے شرم نہین آتی ہے اور نہ اس امر کی غیرت آتی ہے کہ جس عورت کو ایک چمار تک کے پاس جانے مین عار نہین ہے اُس سے بوس و کنار کا بازار گرم کر رہے ہین اس بیحیائی کی بھی کوئی حد ہے کہ شریف رذیل سب اُن کے ناجائز طریقے پر رقیب ہین [له] تیسری خرابی یہ ہو سکتی ہے کہ لاعلمی مین کسی عورت کے پاس اُنکے صاحبزادے صاحب بھی تشریف لیجائین تو اب غور کیجیے کہ وہ سگے پاس گئے اور پھر دوبارہ جب وہ عورت پلٹ کر اُن کے پاس آئی تو پھونکر آئی۔ چوتھی یہ خرابی ہے کہ اگر حمل رہگیا تو دو حال سے خالی نہین بیٹا پیدا ہوگا یا بیٹی اگر بیٹا ہوا تو ممکن ہے کہ وہ طبلہ بجائے اور رقص ساقی کرے۔ اور بیٹی ہوئی تو ممکن ہے کہ چند روز بعد بالغ ہونے پر وہ بیٹی بھی اس باپ سے ہم کنار ہو اور نہ یہ اسکو پہچانتے ہون نہ وہ انکو پہچانتی ہو یا وہ چھوکری ان کے بھائی بیٹون یعنی اپنے چچا اور علاتی بھائیون سے ہم صحبت ہو۔ پانچوین خرابی یہ ہے کہ وہ چھوکری جو انکے نطفے سے پیدا ہے اپنے مادری پیشے پر چلیگی تو سوچنا چاہیے کہ ہندو مسلمانون کی تمام قومین یہانتک کہ موچی اور کلوار بھی جو اُس سے راہ و رسم رکھتے ہونگے انکے کون کہے جائینگے مگر افسوس کہ ان سب فضیحتون مین شرم نہین آتی ہے اور شرم کس مین آتی ہے اللہ و رسول کے حکم پر جسکو اُسکے قانون قدرت نے فقط مستحسن ہی نہین بتایا بلکہ فرض ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے اور جسپر انبیا و صلحا کا عملدرآمد رہا ہے اور جسکو چند ہندو قومون اور انکی پیرو چند مسلمان قومون کے سوا باقی تمام دنیا کے لوگ نہایت تعظیم اور توقیر سے دیکھ رہے ہیں

[له] دو خرابیاں اور بیان ہوئین یعنی ایک خدا کی غیرت نہونا دوسرے دنیا کی غیرت نہونا ۱۲

ہین پس اے میرے ہم قوم مسلمانو تم سوچو سمجھو اور اپنی نالایق ہٹ سے توبہ کرنے کا موقع ہاتھ سے مت جانے دو نوان بہانہ عالم فاضل لوگ تو کرتے ہی نہین ہین جنکے چار آنکھین ہین وہ کرین تو تمام لوگ کرین اور ہم بھی کرین - جواب اے صاحب یہ آپکا گمان کل عالمو کی نسبت ہے یا بعض کی نسبت اگر کل عالمون کی نسبت ہے تو غلط ہے حضرت شاہ سید احمد قدس اللہ سرہ بریلی نے جو حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث قدس اللہ سرہ کے ارشد خلیفہ تھے" اپنی بیوہ بہاوج کا نکاح خود اپنے ساتھ کیا - مولانا محمد اسمعیل شہید قدس سرہ نے اپنی بیوہ بہن کا نکاح مولانا عبد الحی قدس سرہ سے اور مولوی نواب وزیر محمد خان مرحوم والی ٹونک نے اپنی بیوہ بہو کا نکاح اپنے دوسرے صاحبزادے مولوی نواب محمد علیخانصاحب سے اور مولانا محمد قاسم قدس اللہ سرہ سہارنپوری نانوتوی نے اپنی بیوہ بہن کا نکاح جب کہ انکے بال سفید ہو چلے تھے اور انکی عمر غالبا چالیس برس کو پہونچ چکی تھی اُن کے دیور شیخ نہال احمد صاحب سے کردیا - مولانا محمد قاسم ممدوح اور مولانا محمد یعقوب مرحوم سہارنپوری نے اپنے اپنے نکاح بھی رانڈون سے کیے مولوی نواب سید صدیق حسنخان صاحب نے اپنا ایک نکاح منشی جمال الدین مدار المہام بھوپال کی مہربانی سے انکی بیوہ بیٹی کے ساتھ کیا اور دوسرا نکاح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سے کیا جو اگرچہ بیوہ ہو چکین تھین - لکھنؤ مین حضرت مولانا شاہ سعید اللہ قدس اللہ سرہ کی بیوہ بیٹی نے جو خود بھی بہرہ علم مین اپنا نکاح مدنی صاحب سے کیا دیوبند مین مولوی محمد عبد الخالق صاحب کی بیوہ برادر زادی یعنی مولوی عبد الحق صاحب کی صاحبزادی کا نکاح محمد صاحب سے ہوا غرض اسیطرح بغیر محدود عالمو نے اسمین کامیابی حاصل کی ہی اور کرتے جاتے ہین او وہ عالم جو کسی قابل تھے بیوہ سے ولی نہین ہین آپ ہی بتایئے وہ آپ کو دکھانے کے لیے کسکو بیاہ دین - اور اگر آپکا گمان بعض عالمونکی نسبت ہے تو نہایت شرم آمیز افسوس کے ساتھ ہمکو تسلیم کرنا پڑیگا مگر ایسے نام کے عالم پر خدا اور خدا کے بندونکے بھی لمبے چوڑے اعتراضات ہونگے جو عوام الناس پر ہو رہے ہین بلکہ عوام الناس سے بھی زیادہ تر گہرے الزامات کے مستحق ہونگے پس دُنیا مین جہان کہین ایسا عالم ملے وا اپنی جوان رانڈ بہن بیٹی کا نکاح کرنے مین تامل کرتا ہو اُسکی نسبت مین کچھ زیادہ بحث کرنا نہین چاہتا ہون صرف اسقدر عرض کرنا کافی سمجھتا ہون کہ وہ اپنی اس چال مین محمدی

طریقے پر نہین ہی۔ کیا یہ بات کسی طرح سے عقل مین سما سکتی ہی کہ جو عالم خدا اور خدا کے رسول سے
خلاف ورزی کرتا ہو اُسکی تقلید اور پیروی کیونکر جائز ہو سکتی ہی ع آن خویشتن گم ست کرا رہبری کند
حضرات علما کو واجب التعظیم کسنے بنایا۔ اُن کے علم نے۔ مگر جب عالم پر عمل بھی ہو عمل نہین ہی تو
وہ عالم بدتر از جاہل ہی کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؎ نہ محقق بود نہ دانشمند ٭ چار پائے
بروکتابے چند ٭ پس اے مسلمانو تم ایسے عالم کے فعل نہین ہان اگر قرآن و حدیث کے موافق رستہ
بتلائے تو اُسکے قول پر ضرور عمل کرو۔ وگر بفرض محال وہ تمکو بھی اپنا سا بنانا چاہے اور ؎
قاضی ار با ما نشیند بر فشاند دست را ٭ محتسب گر میخورد معذور دارد مست را ٭ پر عمل کرکے نکاح
بیوگان کا حکم نہ کرے تو خبردار اس دھوکے مین ہرگز نہ آئیو۔ ان عالمون کی شرافت ونجابت
کچھ اشرف المخلوقات۔ اللہ کے پیارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ نہین ہی۔ کیا انکی
ناجائز تقلید مین جب کہ وہ خود بہکے ہوئے ہین حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت صحابہ کرام کی
سنت اور اہل بیت اطہر کی سنت چھوڑ دیجیے گا۔ نہین نہین ہرگز نہین۔ کیا اگر کوئی عالم خدانخواستہ
نماز نہ پڑھے روزہ نہ رکھے تو خدا نہ کرے کیا آپ بھی چھوڑ بیٹھیے گا۔ نہین نہین خدا ما صفا دع ما کدر
ہی میرے لائق فائق دوستو علما کچھ معصوم تو ہین نہین۔ نہ پیغمبر ہین نہ فرشتے ہین۔ خود علماء کا اتفاق ہی
کہ انکا فعل حجت نہین ہی۔ پس جو اچھی بات دیکھو لے لو اور بُری پاؤ چھوڑ دو۔ یہ تمھارے لغو عذر
کل قیامت کے دن نہ سنے جائینگے نہ عالمون کی چار آنکھ بتاکر چھٹکارا پاجاؤ گے۔ ذرا نظر اُٹھاکے
ملاحظہ کرو دنیا کے تمام کونون مین خدا کا دین پھیل گیا ہے۔ اور آفتاب نصف النہار
سے زیادہ چمک رہا ہے یہ آپ کا جہل اور انجان بننا معتبر نہین ہے
جو مسئلہ معلوم نہو اُسکا سیکھنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کا فرض ہی۔ اور پھر تم مین وہ کون مسلمان مرد
یا عورت ہی جسکو نکاح بیوگان کے مشروع ہونے کی خبر نہین پونہچی ہی سب جانتے ہین کہ بیواؤن کا نکاح
شرع مین درست ہی۔ قرآن و حدیث مین حکم ہی۔ فرق یہ ہی کہ عوام کا علم اجمالی ہی اور خواص کا تفصیلی
مگر نفس جاننے مین عالم اور جاہل دونون برابر ہین۔ حساب کے روز جب آفتاب سر پر آئے گا
زمین تڑپ کر مثل اُس لوہے کے جو ابھی لوہار کی بھٹی سے نکالا گیا ہو لال بھبوکا ہو رہی
ہوگی اور دوزخ جس جوش خروش سے میدان حشر مین آئیگی وہ اس امر سے ظاہر ہوتا ہی کہ اُسکے

ستر ہزار باگین ہونگی اور ہر باگ کو ستر ستر ہزار فرشتے تھامے ہونگے اور شاہنشاہ ذوالجلال عدالت
پر ہوگا - اولیأ و نیز انبیا دہشت سے کانپ رہے ہونگے ایسے سخت ہولناک دن مین جو ٹھیک ٹھیک
یوم الجزا ہوگا - خدا کی بتائی راہ پر چلنے والون کے لیے جنت اور اُسکی راہ سے مُنہ موڑنے والون کے لیے
دوزخ ہوگی تو آپ ہی بتائیے خدا کی راہ سے مُنہ موڑ شیطان کی راہ پر جا پڑنے والونکا کیسا بُرا حال ہوگا
ہمکو حیرت ہی کہ یہ لوگ اُس شاہنشاہ عادل کو اپنے مظالم کا جو اُسکی بیزبان لونڈیون پر کر رہے ہین
کیا جواب دینگے - کیا اس گھمنڈ مین ہین کہ عالمونکا حوالہ دیکر بچ جائینگے - اور یہ ممکن نہین ہی قبل اسکے
کہ قیامت قائم ہو اور قبل اسکے کہ موت کا پیغام آئے انسان کو تمام نیک و بد پر غور کرنا چاہیے اور
سوچنا چاہیے کہ عالمون کا فعل عالمون کے ساتھ ہی - اُسنے انسان کو آنکھ دی ہی کان دیے ہین
اور عقل عنایت فرمائی ہی اب اگر کوئی خدا کی ان دی ہوئی چیزون سے کام نہ لے اور کسیکا بہانہ کر کے
(گو بے عمل عالم ہی کی نظیر کیون نہین سہی) بری الذمہ ہونا چاہے تو ہوا مین قلعہ بنانے کے سوا
اور کیا ہے - اُف اُف یہ جھوٹے بہانے سُن سُن کے دل بے اختیار ہو گیا -
کلیجہ مُنہ کو آتا ہی اور پتّا پانی ہوا جاتا ہی - ہاے یہ لوگونکو کیا ہو گیا - یہ خدا کے حکم سے کیونکر جی چُرا گئے
شرع کا نام زبان سے نکلا تھا کہ طیش مین آ گئے جامے سے باہر ہوئے جاتے ہین حسن و قبح کا
کچھ خیال نہین جا بیجا جو مُنہ مین آیا کہہ بھاگے اب یہانتک نوبت پہنچی کہ خالق کے حکم پر مخلوق
کے عمل کو ترجیح دینے لگے — ہمکو اس جگہ غور کرنیکا موقع ہی کہ یہ مسلمانون کا تباہ کرنے والا اور اسلام
کا بدنام کرنے والا کمبخت رواج جس سے مسلمانون کو قطعی نفرت ہونی چاہیے مسلمان تو مسلمان
وہ اُن کے بعض پیشواؤن سے کیونکر ہمراز ہو گیا - واضح ہو کہ اس باب مین کوئی تاریخ منضبط
نہین ہی جو اطمینان کے ساتھ بیان کرنے پر جرأت کی جا سکے لیکن صحیح طور پر قیاس کرنے سے
امید ہوتی ہی کہ شاید میرا یہ خیال سچائی سے دور نہو گا کہ ابتدا مین اس منحوس رواج کا تخم نومسلم
عورتون سے پیدا ہوا اور ہندو مسلمانون کی عورتون کے ایک جگہ بیٹھنے اُٹھنے اور ایک کوین کا پانی
پینے سے اُس تخم کو تری پہونچتی رہی وہ اُگا اور اُسمین سے پودے نکلے جو ہندو مسلمانون کے
روز افزون میل میل کے پانی سے شاداب ہو کر بڑھتے اور پھیلتے رہے شدہ شدہ اُنکی جھاڑین
عالمون کی چہار دیواریون مین بھی اُنکی عورتون کی ناقص عقلی سے جھانک تاک کرنے لگین -

علما کو دن رات اپنے درس و تدریس اور خدا کی عبادت مین ہمہ تن مصروف رہنے کے باعث
و نیز اُسوقت اُن جھاڑون کے نہایت کمزور دکھائی دینے کے سبب توجہ نہوئی۔ وہ سمجھے
دو ایک بیوہ نے اگر کسی خاص وجہ سے نہ نکاح کیا تو کچھ ہرج نہین۔ وہ کیا جانتے تھے کہ یہی
کمزور جھاڑ بڑھتے بڑھتے اُنکے جانشینون کے لیے سارے ہندوستان کو کجلی کا جنگل بنائینگی
جسمین نقصانات کے ریچھ۔ بھیڑیے۔ تیندوے۔ اور شیر ببر ڈکار رہے ہونگے اور پھر اُس
خوفناک جنگل کو کاٹنے اور صاف کرنے کے لیے اُنکی اولاد کو پوری طاقت سے کام لینا پڑیگا۔
خدا کا شکر ہی کہ حضرت شاہ ولی اللہ رح نے اُن موذی ضرر رسان مردم خور چھپے ہوئے درندون کو
دیکھ لیا وہ بھانپ گئے کہ نکاح بیوگان کے متروک ہو جانے مین کیسے کیسے ظلم اور کیسی کیسی
خرابیان ہو رہی ہین۔ اُنکا نکاح متروک ہوتے مین نہ فقط قرآن و حدیث کی خلاف ورزی ہی
بلکہ قرآن و حدیث پر چلنے مین عار سمجھی جاتی ہی جسمین اُن کے ایمان کے لیے سخت نقصان ہی
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی وصیت پر عمل کرکے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رح
مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح نے عقد بیوگان مین علیحدہ علیحدہ مستقل رسالے لکھے
ہر ایک نے بہت زور کے ساتھ مدلل لکھا ہی۔ قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہی اور بیوہ کا
نکاح نکرنے والون پر بڑی ملامت و نفرین کی ہی۔ یہ دونون رسالے بہت ہی دلچسپ اور پُر جوش ہین
ہماری دانست مین یہ مولانا کا فیضان تھا جو اُن کے خلیفہ شاہ سید احمد صاحب شہید نے
اپنا نکاح اپنی بیوہ بھاوج سے کیا اور مولانا کے بھتیجے مولانا محمد اسمٰعیل رح شہید نے اپنی بیوہ
بہن کا نکاح مولانا عبد الحی رح سے کر دیا۔ اور مولوی نواب وزیر محمد خان نے اپنی رانڈ بہو کا
نکاح اپنے دوسرے بیٹے سے کیا اور پھر اتنے نکاح ہوئے کہ ہمارے شمار سے خارج ہین مثال
کے لیے چند نظائر انشاء اللہ آیندہ باب مین ہم عرض کرینگے۔ پھر مولانا احمد علی محدث قدس اللہ
سرہ نے ایک استفتے کے جواب مین اپنا فرض ادا کیا۔ اِس استفتے پر علماء دہلی علماء فرنگی محل اور علماء
رامپور کی پینتالیس مہرین اور دستخط ہین۔ مولانا محمد قاسم نے جو سعی مشکور فرمائی اُسکا نتیجہ

سلہ مولانا شاہ رفیع الدین رح کے رسالے سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلے بھی علما کوشش کرتے رہے ہین پس ہمارے لکھنے کا یہ مطلب ہوگا
کہ حضرت شاہ ولی اللہ رح نے زیادہ توجہ فرمائی جیسا کہ انکے وصیت نامے کی ساتوین وصیت سے ظاہر ہی ۱۲ منہ سلہ یہان مولانا سے حضرت عبد العزیز مراد ہین ۱۲ منہ

نتیجہ ہوا کہ سہارنپور اور اُسکے اطراف مین زیادہ تر رواج ہوگیا مولانا علی محمد قدس سرہ
فرنگی محلی نے اپنے رسالے ہدایت النسوان مین دلچسپ بحث لکھی - اب خوش قسمتی سے ہم
اور علما کو بھی اسطرف توجہ فرماتے ہوئے پارہے ہین اُنکی آوازین سُنائی دیتی ہین اور
تحریرین دکھائی دیتی ہین - ہمکو امید ہی کہ حضرات علما مین سے جنھون نے کوشش فرمائی ہی
وہ اور زیادہ مستعدی سے اپنی سعی کو مشکور بنائینگے اور جو صاحب ابھی تک سکوت مین ہین
(سکوت سے یہ مطلب نہین ہی کہ وہ دل سے سالت ہین - توبہ توبہ وہ کون عالم ہوگا جو دل سے
نہ چاہتا ہو بلکہ سکوت سے یہ مطلب ہی کہ ابھی تک اُنکو کوشش کرنیکا اتفاق نہین ہوا) اُن سے
امید ہی کہ وہ بھی اُٹھ کھڑے ہونگے اور تمام علما بالاتفاق نیابت رسول صلی اللہ علیہ سلم کا حق پورا کرنے
کے لیے ہمت کی کمر مضبوط باندھینگے - اس جگہ ہمکو یہ بھی عرض کرنا چاہیے کہ ہمارے حضرت
مولانا محمد عبدالحی صاحب قدس اللہ سرہ کو بھی نکاح بیوگان سے ہمدردی تھی - اور اُنھون نے
کوشش بھی فرمائی تھی - حضرت ممدوح نے ایک مرتبہ میرے ایک سوال کے جواب مین فرمایا
کہ اب تک تو جو ہوا سو ہوا مگر اب ہم چاہتے ہین کہ فرنگی محل مین رواج ہو جائے چنانچہ فلان
صاحب کو جنکی لڑکی کم سنی مین بیوہ ہوگئی ہی ہمنے فہمایش کی ہی - اور وہ نیم راضی بھی ہو چکے ہین مگر
افسوس ہنوز ہمین کامیابی ہونے پائی تھی کہ حضرت مولانا رہ گرای فردوس برین ہوئے
ہین اس جگہ خاص کرکے حضرات علمائے فرنگی محل کو اس مشکل کے حل کرنے کے لیے توجہ دلاتا ہون اور یہ
دو وجہ سے اول یہ کہ مجکو اس بزرگ خاندان کی کفش برداری کی عزت حاصل ہی - دوسرے
یہ کہ اس خاندان کی توجہ ابھی اسطرف کم پائی جاتی ہی پ شعر مشکل نہ توجہ تو آسان ٭
آسان ز تغافل تو مشکل ٭ عرض کرکے پھر مین اپنے بہانہ کرنے والے بھائی بہنون کی طرف
مُنھ کرتا ہون یہ آپ لوگ بہانہ بازیان نہ کیجیے - قرآن و حدیث پر عمل کیجیے اُن عالمون کی
پیروی کیجیے جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چل رہے ہین اور چلا رہے ہین
جن مین سے بعض علما کا ذکر خیر ہم تیمناً و تبرکاً اوپر عرض کر آئے ہین - واضح ہو کہ عوام کو
عالمون کی بنسبت دھوکا کھانے کے اور بھی وجوہ ہین مثلاً کسی عالم کی برادری مین کوئی عورت
بیوہ ہوگئی عوام بیچارے کیا جانین کہ عالم فقط سمجھا سکتا ہی مگر بانتا نہ ماننا بیوہ کے ولی کے

اختیار رہین ہی یا یہ کہ خود عالم نے وفات پائی اور اُسکی بی بی بیوہ رہگئی اب حیلہ بازون کو طعن کا موقع ہاتھ آیا
کہنے لگے فلان عالم کی بیوہ کا نکاح کیون نہین ہوا وہ تو بڑے زبردست عالم تھے مگر افسوس کہ یہ
کوتہ اندیش اتنا سوچ نہین کرتے کہ ہرگاہ اُس عالم نے وفات پائی تو اب بیوہ کا نکاح کرنے کے لیے
دنیا مین کیونکر آسکتا ہی۔ اسمین غلطی ہی تو وارثون کی ہی یا خود بیوہ کی ہی اُس مرحوم کی غلطی نہین ہی
چونکہ اِس قسم کے واقعات عالم کے ہون یا غیر عالم کے اکثر وقوع مین آیا کرتے ہین یعنی اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ جو لوگ اپنی زندگی مین عقد بیوگان کے لیے کوشش کرتے ہوئے نظر آتے تھے
اُنکے بعد اُنکی بیوائین بھی عام بیواؤن کی طرح رنڈاپے مین پڑی رہجاتی ہین اسلیے اسکی بھی تدبیر
سوچنی ضرور ہی۔ ہمارے ذہن مین لوٹی پھوٹی جو تدبیر گذری ہی ہم اُسکو اپنے دل مین ودیعت
رکھتے ہین انشاءاللہ چوتھے باب مین عرض کرینگے۔

دسوان بہانہ صاحب ہم کیا کرین ہمارا اختیار چلتا ہی نہین۔ ہمارے خاندان اور برادری
کی عورتین مانتی ہی نہین ہم لاکھ چاہین پر جب عورتین منظور کرین آپ جانتے ہین عورتونکی
کتابین جدی ہین اُن کے مسئلے نرالے ہین **جواب** ہماری گذارش صرف مرد ہی نہین بلکہ
عورت مرد سب کی خدمت مین ہی مگر آپ مرد لوگ برائے خدا یہ فرمائیے کہ آپ عورتون کی پابندی
کیون کرتے ہین۔ کیا وہ مصلحت کے امور مردون سے زیادہ سمجھ سکتی ہین یا اُن کے خیالات مردون
سے زیادہ شایستہ ہوگئے ہین۔ نہین نہین اُن کے خیالات مردون سے بہت زیادہ ناقص ہین
کچھ تو نقصان ہی اُنکی عقل کا اور بہت ہمنے وحشی بنا رکھا ہی جو اُنکی تعلیم کی فکر نہین کرتے جسکے
سبب اُن کے اخلاق اور اُن کے خیالات روز بروز بگڑتے جاتے ہین۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے
چڑھا نیم وہ نہین جانتی ہین کہ مصلحت کس چڑیا کا نام ہی اور ہمدردی کس جانور کو کہتے ہین
وہ کب سمجھتی ہین کہ بیوہ بھی جاندار ہی۔ وہ کب سوچ کرتی ہین کہ ہماری سی خواہش بیوہ بھی
رکھتی ہی۔ ہندی مثل ہی جسکے پانوٗن نجائے بنوائی وہ کیا جانے پیر پرائی

آسودہ دلا حال من آن زار چہ دانی بیداری این دیدۂ بیمار چہ دانی	خونخواری عشاق جگرخوار چہ دانی اے فاختہ پرواز کنان بر سر سروے	شب تا بسحر خفتہ بجلوہ گہ نازی درد دل مرغان گرفتار چہ دانی

سچ ہی قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔ ہم کو سخت حیرت ہوتی ہی جب ہم سوچتے ہین

کہ اور سب در کنار یہ مائین اور بہنین کیونکر اپنے دل مین پتھر دے لیتی ہین یہ کم سنی کا رنڈاپا اُنسے کیونکر دیکھا جاتا ہی - یہ دردناک دُکھ دیکھنے کے لیے وہ کس طرح بیدرد ہو جاتی ہین - انپر کسنے جادو کر دیا جو مادری اور خواہری محبت سب ایک دم سے اُڑ گئی - آپ تو چین سے بسر کرتی ہین مگر اِس بیچاری کا غمخوار جز ذات خدا کوئی نہین - بہنون کا تو کیا ذکر ہی - ہمنے بعض بعض مائین بھی اس قسم کی دیکھی ہین جنکی نوجوان لڑکیان بیوہ بیٹھی ہین اور وہ اپنے خاوندون کے ساتھ مزے اڑا رہی ہین اور لڑکے پیدا ہوتے جاتے ہین - ای میرے اللہ دنیا مین ایسی بھی عورتین ہین جو پیاری بیٹی کو رنڈاپے کی زنجیر مین جکڑ کے خود آپ عیش و آرام سے ہمکنار ہو رہی ہین - اُسکو گریہ وزاری اور غم واندوہ کی قید مین دیکر آپ سوہاگین اور آزادی کے لطف اُٹھا رہی ہین صاحبو ہمارا اعتراض انکے عیش و آرام پر نہین بلکہ خستہ جگر اولاد سے بے پروائی کرنے پر ہی اُنکو اُنکا سہاگین مبارک رہے کلام اسمین ہی کہ ان بیکنا ہون کی بھی خبر لین - اور یہ اعتراض صرف مان ہی پر نہین بلکہ باپ پر بھی ہی - مان سے زیادہ باپ پر اور باپ سے زیادہ مان پر - مان باپ پر لازم تھا کہ اپنا سا دل لو کہ اور اپنا سا جوش طبیعت اُسکا بھی سمجھتے - نہین نہین ہمنے غلط کہا - اپنے سے زیادہ مانتے اور سوچتے کہ ہم بڈھے ہو گئے اور وہ نام خدا جوان ہی - ابھی اُسکی عمر کیا ہی - جمعہ جمعہ آٹھ دن - ہمارا وہ شوق نہین رہا وہ اُمنگ نہین رہی اور وہ جوانی مین چور ہی - یہ ہوائے نفسانی وہ بلا کی آفت - آفت کی پرکالہ ہی کہ جب ہیجان مین آجاتی ہی ہم بڈھون مین ہل چل ڈالدیتی ہی اور اُس نوجوان پر تو خدا جانے کیا ستم ڈھا رہی ہوگی - آہ - بیوہ اپنے کو نوحے و بکا مین اور مان باپ کو کامرانی و شادمانی مین پاکر دل ہی دل مین پیچ و تاب کھا کر رہ جاتی ہوگی آہ اپنے شوق کے سامنے دنیا بھر کے غم واندوہ بھول جاتی ہین - سچ ہی خواہش نفسانی کا جوش وہ زبردست حاکم ہی جو غم واندوہ سے بہتیرے ڈاکوون کو دم کے دم مین قلع و قمع کرکے نکال باہر کر دیتا ہی اور خود تسلط کرکے بڑی طاقت کے ساتھ حکومت کرتا ہی -

وائے ہی اُس شخص پر جسکے تن بدن کے نازک شہر پر جو ابھی نو تعمیر اور جسکا نیا ڈھنگ ہو - جسکی شہرپناہ اور مکانات کی استرکاری بیل بوٹے اور رنگ آمیزی تازہ بتازہ نو بنو رنگ برنگ ہو - جسکے نئے نئے بازار طرحدار اور بازارون مین قسم قسم کے اسباب خوش اسلوب

اور انواع الواع کے زیور مطلا اور مرصع سے عقل دنگ ہو۔ جو اپنے اچھے باشندون اور کثرت مال سے مالامال اور سب طرح کے زیب و زینت سے مزین ہوکر نیا نیرنگ ہو۔ جو چمن چمن بوٹے پھولن طرح طرح کے پھولون سے گلزار ہو جسکی ہر روش پر قمری خوش الحان اور بلبل ہزار دستان نغمہ گو ہوا یسے پرفضا شہر پر ہولے نفسانی سا ظالم بادشاہ اور غم واندوہ سے سرکش لٹیرے حملہ آور ہون اور جنگ آزمائی کرین۔ لپنے اپنے زبردست دھاوون سے تمام شہر کو تہ وبالا کر چھوڑین کبھی تو باغی لوگ حملہ کرکے اُسکے تمام زیب و زینت مال و اسباب کو غارت کرین۔ اُسکے ہرے بھرے باغ کو جلا کر خاک سیاہ کردین۔ ساعت کی ساعت مین سارے عروج کو ذلت کے حضیض مین لا ڈالین اور کبھی جوش نفسانی کا ظالم اظلم بادشاہ غالب آکر باغیون کو نکال باہر کرے مگر شہر کی تباہی مین کوئی دقیقہ وہ بھی نہ اُٹھا رکھے پہلے قتل عام کا حکم سنائے اور اُسکے پیچھے اپنا سکہ جمائے بڑی ڈانٹ ڈپٹ سے خراج مانگے جب نہ پائے تو اُس اُجڑے شہر کی تباہی پر تو خیال نہ کرے گھر بار پر پیچ در و دیوار کھود کھنکر اپنا مطلب نکالے سے چو از چنگال گرگم در ربودے ؛ چو دیدم عاقبت خود گرگ بودے ؛ قصہ کوتاہ لٹیرے اور ظالم بادشاہ ایک باری باری اپنا اپنا وار کرین کمزور کو زور دکھائین جسکا نتیجہ ہو کہ ماہرویان حور وش کی جگہ غول بیابانی اور گل و بلبل کی جگہ گھوسٹ کا سایہ ہو۔ یہان سے ایک اور بھی بہانے کا جواب نکل آیا جسکو گیارھوان بہانہ کہنا چاہیے اور وہ بہانہ یہ ہے "جو بیوائین صاحب اولاد نہین ہین اُنکا نکاح ہونا چاہیے لیکن جنکے دو ایک لڑکے ہین اُنکی تشفی اور دلجمعی اُنکی اولاد سے ہو سکتی ہے"

صاحبو یہ سنگدل سیاہ قلب لٹیرے اور بیدرد خبیث الباطن بادشاہ کب ایسے نیک بخت ہین جنکو ننھے ننھے بچون پر رحم آجائے اور ترس کھاکے چھوڑ دین بلکہ بعضے وقت مان سی مہربان مادر کی محبت بھی لوٹ لیتے ہین اُس بیچارے شیرخوارہ ناکردہ گناہ کے حق مین جانی دشمن بنا دیتے ہین سچ ہے عورت کیسی ہی پارسا اور اولاد والی کیون نہو جوانی کی اُمنگ ضرور ہوتی ہے۔ اولاد ایک نہین دس ہون یہ قدرتی جوش نکاح بغیر کیسے جاسکتا ہے۔ علاوہ برین دوسرے نکاح مین یہ فائدہ ہے کہ اور زیادہ اولاد بڑھے گی جسقدر اولاد بڑھیگی بیوہ کی نسل بڑھیگی مسلمانون کی قوم بڑھیگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت بڑھیگی اور خدا کی مخلوق بڑھیگی اور وہ فائدے حاصل ہونگے

جنکو عقلی دلائل کے باب مین ہم عرض کر آئے ہین اور اُن خرابیون اُن بیماریون سے نجات ملیگی
جنکا ذکر متعدد بابون مین ہوچکا ہی۔ غرض اولاد موجود بھی ہو تا ہم دوسرے نکاح کی ضرورتین کہین
نہین جا سکتی ہین۔ حضرت ہم کہان تھے اور کہان ہو رہے۔ لیجیے یہ معذرت کرکے کہ کہین بیموقع نہین گئے تھے
پھر بر سر مطلب آتے ہین۔ المختصر عورتون کی کم عقلی (ذاتی ہو یا ہماری بنائی) زبان زد خاص و عام ہی
کیا خوب کہا ہے ؎ چو بر جائے بودے ہمہ کار زن ٭ زنان را مزن نام بودی نہ زن ٭ ہندی مثل ہی
عورت کے ناک نہو تو گو کھائے۔ عورتین تو عورتین ہم تو روتے ہین مردون کی سمجھ پر وہ مردی کا
دعوی کرکے عورتون کی پیروی کیون کرتے ہین۔ اچھی بھلی کتاب ربانی قرآن کو چھوڑ کر انکی
بوچ کتاب پر ایمان کیون لاتے ہین۔ قرآن و حدیث کے مسائے پیچھے پھینک کر انکے تجر مسئلے کیون
مانتے ہین۔ کیا یہ لوگ اللہ کے نہین عورتون کے بندے ہین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین
عورتون کی امت ہین۔ کیا ان لوگون نے عورتون کو اپنا حاکم بنا لیا ہی اور قرآن کو پلٹ دیا۔
اللہ تعالی تو پانچوین پارے سورۂ نساء کی پانچوین رکوع مین فرماتا ہی اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ
عَلَی النِّسَاءِ **ترجمہ** مرد لوگ عورتون پر حاکم ہین۔ اور یہان قضیہ برعکس ہو گیا۔ عورتین حاکم بن
بیٹھین۔ اب مردون کو چوڑیان پہننی پڑین۔ خبردار ای مردان جامۂ زنان نپوشید۔ افسوس
غیرت نہین آتی۔ غیرت چہ کیست کہ پیش مردان بیاید۔ لاحول ولا قوۃ۔ توبہ کیجیے۔ حضرت
عورتین ہین کیا چیز۔ بہت کرینگی غل غپاڑا کرلینگی واویلا کرلینگی اور کیا کر سکتی ہین۔ انکو مصلحت
کے امور مین کیا دخل ہی۔ وہ اپنے پیٹ کی پیدا کی لڑکی پر تو ولی بن نہین سکتین پھر کسی دوسرے پر
کیونکر بنینگی۔ فرض کیجیے باپ دادا نہون تو لڑکی کا ولی اور اُسکے نکاح کرنے کا مجاز بھائی ہی اور
بھائی کے بعد بھتیجا اور اُسکے بعد چچا اور چچا کے بعد چچیرا بھائی اور ماں نہ ولی ہی نہ اُسکے کرنے سے
نکاح ہو سکتا ہی۔ اگر بھائی چچا کی اجازت بغیر اُسنے نابالغہ کا نکاح کر بھی دیا تو ناجائز ہی۔
غور کرنے کا مقام ہی جب عورتون کی عقل اور سمجھ کا یہ حال ہو تو ایسے بڑے اہم مسئلے مین اُنکی
رائے پر عملدرآمد کیون ہی۔ اُنکے فیصلے پر بیگناہ بیواؤ نکا حق پامال کرنا کیون ہی۔ صاحب
عورتون کو بکنے دیجیے۔ بسم اللہ کیجیے اور مظلوم بیواؤن کے نکاح کر دیجیے۔ عورتین ناراض ہوکر
کچھ بنا بگاڑ نہ سکینگی۔ نہ گھر سے نکال باہر کرینگی نہ توپ پر باندھ کے اُڑا دینگی۔ آپ اپنا کام کیے جائیے

اور یقین کر لیجیے کہ وہ ناقصات عقل ہین اپنی الٹی سمجھ سے مجبور ہین ۔ وہ نادان دوست ہین
اور نادان دوست سے دانا دشمن بھلا **بارھوان بہانہ** ہم کیا کرین بیوہ خود آپ نہین کرتی ہین ۔
جواب ناحق کے لیے یہ واہی تباہی بہانے کیون ہین یہ سب بہانہ بازیان جسوجہ سے ہورہے ہین
ہم خوب سمجھتے ہین ۔ بہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش ÷ من انداز قدت را می شناسم ÷ جب حیلہ
جویون کی کچھ نہ بن پڑی انکا خزانہ عامرہ خالی ہو گیا اُن کے پاس کوئی بہانہ باقی نہ رہا تو سارا
الزام بیواؤن کے سر لا جھوکا ۔ حیرت کی بات ہے جسکی ناحق گردن کاٹی جائے اُلٹے اُسی کے سر الزام
منڈھا جائے ۔ اپنے ظلم کا تو خیال نہین اور نہ مظلومون کی رستگاری کی کچھ فکر ہے ۔ خوشی ہین
آگئے کہنے لگے بیوہ خود آپ نہین کرتی ہین اور یہ نہین سوچتے ہینے اُنکا مُنہ سی دیا ہے اور زبان
کاٹ لی ہے وہ کہین تو کیونکر کہین ۔ حضرت ۔ ہم کیونکر مانین کہ دل سے بیواؤن کو اپنی شادی منظور
نہین ہے ۔ بھلا یہ بات کسی طرح سے عقل مین سما سکتی ہے کہ جوانی مین سرشار ہونے کے باوجود
بیوہ بیٹھی رہے اور نکاح کے لیے اُسکا جی نہ چاہے ۔ کیا وجہ ہے کہ اور تمام ملکون کی بیوائین نکاح
کر لیتی ہین ۔ کیا سبب ہے کہ ہندوستان مین بھی جن قومون مین رواج ہے (پہلے سے ہو
یا خوش قسمتی سے اب ہو گیا ہو) اُنکی بیوائین مان لیتی ہین اور آپ کی بیواؤن نے نہین کے سوا
ہان کا انجھر ہی نہین پڑھا ۔ اگلے باب مین ہم بتائینگے صدہا لائق شریفون نے اپنی بیواؤن کے
نکاح کر دیے ہین ۔ خدا کے لیے ذرا سوچیے اُن بیواؤن نے کیونکر کر لیا ۔ حضرت اللہ کا نام لیکے
آپ بھی مستعد ہو جائیے پھر دیکھیے کیونکر نہین مانتی ہین ۔ صاحب آپ ہین کہان وہ تو کرین خوشی
سے پر جب کرنے بھی پائین ۔ ذرا زبان ہلائین جان بچانی مشکل پڑے ۔ عورت مرد سب چڑھ دوڑین
اور زخم پر نمک لگائین ۔ طعنون کی بوچھار کرین ۔ زجر و توبیخ کی بھرمار کرین ۔ تن بدن سے لیکر
دل و جان تک چھلنی کر دین ۔ بس چلے تو جان لے کے چھوڑین ۔ اب آپ ہی انصاف کیجیے اس خطرناک
حالت مین وہ بیچاریان دل کی بھی دم تو مار نہین سکتی ہین بلکہ اوپر کے دل سے بناوٹ کرنے کے
اسباب کے کہنے پر دو کہ ہم نکر ینگے ہمارا جی نہین چاہتا ہے ۔ کئی وجہ سے مجبور ہو جاتی ہین ۔ اول یہ
وہ دکھیا زبردست قید مین گرفتار ہین ظالم جیلر یعنی وارثون کا ڈر دلون مین سمایا ہوا اور رنڈاپے کی
بلا ہے کیا کرین ایک تجربہ کار شاعر کو اپنا ہادی بنا رکھا ہے اُسی روشن ضمیر کی ہدایت پر چل رہی ہے

اگر شہ روز را گوید شب ست این ﴿ ببا ید گفت کہ اینک ماہ و پروین ﴿ دوسرے رواج کی بیخ۔ تیسرے چھینا
چوتھے لعن طعن کا کھٹکا۔ پانچوین ابدی مایوسی۔ وہ خوب سمجھتے ہین کہ ہمارے کہے سننے سے کچھ نہین
ہوسکتا۔ ہمارا قول محض بیکار ہوگا رائگان جائیگا۔ ہم لاکھ کہین منت کرین مگر ہمارے سنگدل
وارثون کا وہ دل نہین ہی جو نرم ہوجائے اور پسیج اُٹھے کیا اُنکو نہین معلوم ہی۔ کیا وہ ایسے
بھولے ہین یا انجان ہین کیا ہم اپنے مُنہ سے کہین تب وہ سمجھین۔ اگر ہم نہین تو ہماری تباہ حالت
سو زبان سے عرض کر رہی ہی اور ہمارے دل کا سارا پریشان حال ہمارا کمھلایا ہوا چہرہ جو
دلکا آئینہ ہی دکھلا رہا ہی۔ ہم لاکھ پوشیدہ کرین کرو رچھپائین مگر ہمارا جانگداز سوز اور عشق
وہ نہین ہی جو دل اور جگر کے جلانے پر کفایت کرے۔ پوست استخوان تک کی خبر لیے بغیر دم لے
اور سارے عالم مین رسوا نہ کرے ﴿ میتوان داشتن نہان عشق زمردم لیکن ﴿ زردی رنگ
رخ و خشکی لب را چہ علاج ﴿ الغرض ہر طرح سے نا امید ہو کر زبان جلانے کے لیے کہتی ہین
"ہم نہ کرینگے ہمارا جی نہین چاہتا ہی" اُن کے اِس قول کی وقعت اُس لونبڑی کے قول سے ہرگز
زیادہ نہین ہی جو انگور کے لالچ مین انگور کی ٹٹیون پر اُچکتے اُچکتے تھک گئی جب انگور نہ ملے
عاجز آکے پیٹھ پھیر کے چلی اور کہنے لگی "یہ انگور کھٹے ہین اور کھٹے انگور مین کہاتی نہین" حضرت
زبان سے چاہے جو کہ لین لیکن حقیقت مین وہ اپنی جوانی کو رو رہی ہین نالۂ نیم شبی سے
آسمان کو ہلا رہی ہین کچھ پوچھیے نہین ایک عجیب امید و بیم کے خلط مبحث مین پڑی تڑپ رہی ہین۔ ادھر نکاح کی امید
اُدھر ظالمو نکا ڈر۔ ادھر خاوند کی چاہ اُدھر رواج کا کھٹکا۔ ادھر قدرتی جوش کا ولولہ اُدھر لعن طعن کا ڈر کا
کہنے کا یارہ ہی نہ صبر کرنیکا زہرہ ہی۔ بس دن رات یہی وظیفہ ہی ﴿ مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ﴿
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ﴿ گل پژمردہ کے مانند جھکائے سر ہون ﴿
شکل نرگس کے مین حیران ہون اور ششدر ہون ﴿ آشنا کوئی نہ غمخوار ہی اسوقت میرا ﴿
کون جز ذات خدا یار ہی اسوقت میرا ﴿ قصہ مختصر وہ کچھ کہین یا نہ کہین مگر اُن کے دل مین
اتنی وسعت نہین ہی جسمین نکاح کے سوا اور کوئی چیز جگہ کر سکے۔ دیکھیے جن ملکون اور جن
قومون مین دستور ہی اُنکی بیوائین دین و دنیا کی سعادت سمجھکر کیسی خوشی سے کر لیا کرتی ہین
اور ظاہری چون و چرا کو پاس نہین آنے دیتین جھوٹے انکار کو پھٹکنے نہین دیتین بلکہ بعضی بعضی

شریف بیوائین یہان بھی ڈرتے ڈرتے چوری چھپے گھر بھاگتی ہین مگر افسوس کہ اُنکو اتنی ہمت نہین
کہ اعلان کے ساتھ کہین اور نہ یہ جرأت ہی کہ مخفی ہی طور پر اپنی ولی کو پیغام دین اور پھر اُسپر
مستقل رہین چنانچہ ہم اِسکی نظیر مین ایک دردناک حکایت جس سے ہمکو واقفیت ہی ہدیۂ ناظرین
کرتے ہین **حکایت** ضلع الہ آباد کے ایک معزز قصبے مین ایک نوجوان عورت جسکے صرف
ایک ہی اولاد ہونے پائی تھی کہ بیوہ ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اُسکے دلپر جوش اور
وحشت کے جو گردباد گذر رہے تھے وہ اُسکے اضطراب اور بیقراری سے ظاہر تھے۔ کئی برس تک
عام بیواؤن کی طرح بیہودہ شرم مین گرفتار رہی آخر نہ ضبط ہو سکا تو نکاح کا کلمہ زبان پر لائی۔
نکاح کا لفظ زبان پر آنا تھا کہ آفت آگئی خدا جانے نکاح مین کیا کفر ہی کہ وارث لوگ جامے سے
باہر ہوگئے غضب ڈھادیا جسکو لکھتے ہوئے کلیجہ مُنہ کو آرہا ہی اور قلم ہاتھ سے چھوٹا جاتا ہی ۔
افسوس اِس دردانگیز برتاؤ کی خبر ہم اپنے ناظرین کو کسطرح دین اس واقعۂ ہوش ربا کا صدمہ
برداشت کرنے کے لیے اُن کے دلون کو کیونکر مضبوط کرین۔ اسکی نظیر تو بڑے بڑے ستمگر ظالم
بادشاہون کے واقعات مین بھی ڈھونڈھے نہ ملیگی جسکو یاد دلاکر اُنکی تشفی کی جائے۔ ہمارے
ناظرین کو چاہیے کہ تھوڑی دیر کے لیے نہین بلکہ جب تک نکاح بیوگان کا رواج قائم ہوجانے
سے اِس واقعے کی تلافی نہولے اِسی قسم کے اور واقعات سُننے کے لیے اپنے جگر پر پتھر کی
سل رکھ لین۔ آخر بیدرد وارثون نے کیا کیا۔ اُنھون نے یہ نہین کیا کہ اُسکو توپ پر اُڑا دیتے
یا ایک وار تلوار سے اُسکا کام تمام کر دیتے۔ ایسا کرتے تو اُسکے ناقابل برداشت تکلیف کا زمانہ
بہت جلد گذر جاتا۔ اُن خبیث الباطن ظالمون نے یہ کیا کہ اُس مظلوم کو ننگ و عار دلانے لگے
اور لعنت ملامت کی بوچھارین شروع کر دین۔ جو اپنے تھے بیگانے بن گئے اور جو دوست تھے
دشمن نظر آئے ع جنکو سمجھے تھے مسیما وہ ہلاکو نکلے ٭ روز روشن اُسپر شب دیجور سے زیادہ
سیاہ ہوگیا۔ زمین باوجود اِس وسعت اور فراخی کے اُسکو سینۂ عاشق یا گور کافر کی طرح تنگ
دکھائی دی۔ اقارب گویا عقارب کے زہریلے نیش سے تلملا کر بھوت چکے ہوگئے پھر اُسکے مُنہ سے
"دہان" نہ نکلی۔ "دہان" کی جگہہ "نہین" کی آواز سنائی دینے لگی۔ قہر درویش برجان درویش پر
عمل کرکے پھر سابق کی طرح اپنی جان پر کھیلنے اور دل ہی دل مین جل جل خاک سیاہ ہونے لگی۔

قلبی حسرتوں کا یہانتک خون ہوا کہ سچ مچ کا لہو تھوکنے لگی اور پھیپھڑے مین داغ پڑ گیا۔ دلی تمناؤن کی ڈاہ مین یہانتک نوبت پونہچی کہ سارا تن بدن جل جل کر گھلنے لگا اور رطوبت غریزیہ فنا ہونے لگی۔ ہمارے ناظرین غالبًا سمجھ گئے ہونگے اور نہ سمجھے ہون تو اب سمجھ لین کہ دوسری شادی کے نہونے کے غم اور رہم مین اُسکو مشہور بیماری سل اور تپ دق نے دھر لیا۔ انجام یہ ہوا کہ دوہرے مرض کی چپیٹ مین سسکتے سسکتے رمضان مبارک سن تیرہ سو پانچ ہجری مین دنیا سے چل بسی۔ اور دلی ارمانون کا ذخیرہ ساتھ لیگئی ؎ تمنائے دل کچھ نہ حاصل ہوئی بملکِ عدم جان واصل ہوئی ؛ اس وحشت انگیز حکایت سے ہمارے ناظرین کو یقینًا معلوم ہو گیا ہوگا کہ مظلوم بیوائین کس بیکسی مین مبتلا ہین اور کسوجہ سے نکاح کا نام سنتے ہی لرز جاتی ہین جیسے گائے قصائی کا نام سُننے سے تھرانے لگے۔ نہین۔ معاف کیجیے مین نے غلط مثال دی۔ گائے غیر ذی عقل چیز ہی اُسکو اتنی سمجھ اور اتنا ڈر کہان ہی جو بیکس رانڈون کے ذہن مین اُن کے عزیز اقارب (عقارب) کا خوف سما گیا ہی۔ حضرت۔ غور کیجیے یہ بے بسی کا شعر نہ تڑپنے کی اجازت ہی نہ فریاد کی ہی ؛ گھُٹ کے مرجاؤن یہ مرضی مرے صیاد کی ہی ؛ بے بس رانڈون پر کیسا ٹھیک اُتر گیا گویا شاعر نے اُنھین کے مُنہ سے کہا ہی کاش وارث لوگ اُسکا نکاح کر دیتے تو صرف اُسی کی گلو خلاصی نہوتی بلکہ اور بیواؤن کی بھی ہمت پڑتی۔ دوسرے بیواؤن کے وارث بھی اپنی بیواؤن کے نکاح کرنے لگتے آپ بھی ہم اپنے دینی بھائی بہنون کی توجہ اسطرف مائل کرتے ہین کہ اس حسرتناک حکایت پر غور کرین اور عبرت لین۔ قبل اسکے کہ بیوہ لپنے نکاح کا آپ پیغام دے اُسکا نکاح کردین کاش وہ بیوہ ہی اپنے قول پر مضبوط رہتی۔ طعنے تشنے سنا گوارا کر لیتی اور جو تکالیف پونہچائے جاتے وہ بھی سہ لیتی پر انکار کا لفظ زبان پر نہ لاتی۔ آخر کار وارث لوگ جھک مارتے اور اُسکو نکاح کر دینا پڑتا۔ اور یہ کیا اچھی بات تھی کہ وہ اپنی قومی بہنون کے لیے ایک دلچسپ نظیر چھوڑ گئی ہوتی مگر انصاف کرنا چاہیے کہ اُس غریب نے بنیاد تو ڈالی تھی گو ناکام رہی ہو۔ اب جو بیوائین زندہ موجود ہین اُنپر لازم ہی کہ اُس بنیاد کو مضبوط کرین اور کامیابی حاصل کرین۔ ہان دیکھیے اچھا یاد آیا اس قسم کی بھی سچی عورتین موجود ہین جو بناوٹ سے نفرت اور

اپنی لاکھون سے زیادہ آبرو پر شفقت کرکے علانیہ کہنے مین بھی باک نہین کرتی ہین۔ صاف اور بیلاگ کہہ دیتی ہین اور منزل مقصود تک پونہچے بغیر ہمت نہین ہارتی ہین **حکایت**[1]
ہمارے ایک دوست نے ہمکو صحیح طور پر خبر دی ہو کہ بربانہ ضلع مظفر نگر کی ایک شریف خاندان عورت بیوہ ہوگئی چند برس تک تو بہزار ضبط اُسنے سکوت کیا نہ ضبط ہوسکا تو نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ ہم ہر چند غور کرتے ہین مگر کچھ سمجھ مین نہین آتا ہو کہ نکاح مین کیا جادو ہی۔ جو سنتا ہو بھڑک اُٹھتا ہو اور از خود رفتہ ہوجاتا ہو۔ اب وارثون کو دیکھیے تو ہوش مین نہین۔ آگ بگولا ہوگئے۔ اُنکے پرجوش وحشت آمیز غیظ وغضب کو اُن کا ظالمانہ برتاؤ ظاہر کرتا تھا۔ کچھ پوچھیے نہین اُس بیچارے کا کیسا بُرا حال قابل افسوس تھا۔ خود اُسکی گریہ وزاری کو اُسپر رحم آتا تھا۔ تمام دنیا مانتی ہو اور ہم بھی اقرار کرتے ہین کہ ماں سے زیادہ سچی محبت کسی فرد بشر کو نہین ہوسکتی ہی مگر وہ کچھ ایسی بد نصیب تھی جسپر ماں کو بھی ترس نہ آیا۔ اُسکی دل آزاری کے لیے جسمانی اور روحانی تکلیف پونہچانے مین ماں نے بھی کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا۔ ہر چند وہ بیوہ اپنے دل کو تشفی اور ڈھارس دیتی تھی پر وہ وحشی کب کا قابو مین آنے والا تھا۔ بہتیرا چھپاتی تھی مگر جب رنگ کی زردی جسم کی لاغری اور شبانہ روز کی اشک ریزی بھی چھپنے دے۔ گو اُسکے سر پر صدہا تکالیف کے طوفان گذر رہے تھے مگر وہ اُسی طرح ثابت قدم اور تازہ دم تھی۔ ہمارے پاس اتنے الفاظ نہین ہین جو اُسکی مردون سے زیادہ ہمت اور صبر و استقلال کی ثنا وصفت لکھ سکین سچ ہی ؎

نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد ؛ خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد ؛ ایسے وقت مین جبکہ ماں باپ عزیز اقارب سبکے سب جانی دشمن تھے۔ خدا اُسکا یاور تھا۔ وہی ہو غریبونکی سُننے والا۔ سن لیا اور رحمت کا دریا اُمنڈ آیا۔ وارثون نے دیکھا کہ اسپر کوئی افسون چلتا ہی نہین نہ نصیحت کارگر ہوتی ہی نہ زجر و توبیخ اثر کرتی ہی نہ قید کی

[1] یہ حکایت ہمارے ایک دوست نے چشم دید بیان کی ہو۔ اس عورت کا پہلا خاوند بھوپال مین کسی معزز جگہ پر تھا۔ ماں باپ بھی بھوپال مین تھے۔ وہین بیوہ ہوئی اور بیوہ ہونے کے بعد مدت تک ماں باپ کے پاس رہی۔ اور وہین اُسنے اپنے نکاح کی درخواست کی ۱۲ منشہ

اُسکو پروا ہی نہ مار پیٹ کا ڈر ہی - اپنے ساتھ اُنکی زندگی بھی برسون سے تلخ کر رہی ہی آخر ماجرا آئے ایک رشتہ وار سے نکاح کر دیا سے | ہرچہ دانا کند کند نادان | لیک بعد از خرابی بسیار | اتنے روز بعد اُسکا نصیب جاگا - یہ بھی غنیمت ہی - ہم اُسکی بلند ہمتی پر آفرین اور اُسکی کامیابی پر سچے دل سے مبارکباد دیتے ہین مسلمانو آو ہم تم سب ایک زبان ہو کے کہین بَارَكَ اللهُ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي خَيْرٍ

حکایت ہمکو اپنے ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک معزز رئیس کی چھوکری بیوہ ہو گئی گرچہ عمر مین بہت کم تھی مگر جودت اور دانائی مین وہ اپنی آپ ہی نظیر تھی جو بات اُسکو سوجھتی تھی اُسکی تیزی عقل پر عمدہ ثبوت دیتی تھی - کچھ الہام غیبی اور تائید ربانی ہوئی تو اُسنے سوچا کہ اس بچپنے کے رنڈاپے کو پاکدامنی کے ساتھ پار لگانا سخت مشکل ہی -

بھائی سے اپنے کہنے لگی میرا جی گھبرایا کرتا ہی تھوڑی سی تکلیف کر کے مجھکو پڑھا دیا کرو تو شاید دل پھیر مین پڑے - غرض - اُسنے پڑھنا شروع کیا اور چند روز کے بعد لکھنے کی درخواست کی جب لکھ پڑھ لینے لگی برادری کے ایک دوسرے رئیس کو جو اتفاق سے اُنھین دنون رنڈوا ہو گئے تھے نیک نیتی سے خط لکھا "شرع مین شرم نہین - نکاح بغیر کم سن بیوہ کو زندگی کے دن پورے کرنے آسان نہین - اور یہ ضروری بات ہی کہ آپ کو بھی شادی کرنے سے چارہ نہین - پس اگر ہمدردی سے آپ قبول فرمائیے تو خدا کی عین خوشنودی کا باعث ہوگا"، وہ رئیس بھی نیک دل خجستہ خصلت تھے جواب اُس کے حسب دلخواہ لکھا - اسی خط و کتابت مین دونون مین سے ایک کا خط وارثون کے ہاتھ لگ گیا راز کا کھلنا تھا کہ قیامت کا برپا ہونا - قصہ مختصر وہ ناکردہ گناہ ایک کوٹھری مین نظربند رکھی گئی جب کھانا لایا گیا اُسنے نہ کھایا - اور کہا تم سب کو معلوم ہی مین اپنے ہاتھ سے پکاتی اور کھاتی ہون خوف تھا کوئی زہر نہ دے دے اُسنے پیش بندی کر کے پہلے ہی سے اپنے نازک ہاتھون سے پکانے اور کھانے کی عادت ڈالی تھی - اتنے روز کی جفاکشی نے آج پھل دیا کہ اپنے ہاتھ پکا کھانے کی اجازت ملی - اس قید مین اُسکو انواع انواع کی مصیبتون سے مقابلہ کرنا پڑا مگر واہ ری عورت جسنے بھلی عورت کی طرح بڑے بڑے اُلوالعزمون سے زیادہ بڑھکر اپنا صبر و استقلال ثابت کر دیا خدا کی ذات پر اُسکا بھروسہ تھا - مقصود مین دیر ہونے سے اُکتاتی نہ تھی نہ ہراس اور ناامیدی کے آثار چہرے پر نمایان ہونے دیتی تھی نہ کسی کی لعنت کا خوف کرتی تھی نہ ملامت کو

ڈرتی تھی اُسکے نزدیک اللہ کی شرم دنیا کی شرم پر مقدم تھی اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ
کو دل مین جمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ صادق آیا لَا تَیْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ پر یقین درست کیا
اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پھل پایا لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ
پر عمل کیا اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کا مزہ چکھا۔ جب تک خدا کو منظور تھا
حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح قید مین رہی۔ آخر اُسکی دور اندیش عقل کی رہنموئی سے
اور در حقیقت فضل ربانی سے اُسکی رہائی اور پھلنے پھولنے کا زمانہ قریب آیا۔ وہ کڑوا صبر جو
زہر اُگل رہا تھا اب قند گھولا چاہتا ہی۔ وہ نصیب کا ستارہ جو حضیض نکبت وادبار مین پڑا ہوا تھا
اب بلند ہوتا ہی اور کس شان و شوکت سے کامیابی کے اوج پر چمکتا دمکتا نظر آتا ہی۔ اِس اجمال
کی تفصیل یون ہی کہ مدتون بعد اُس معزز رئیس کو اِس مظلومہ کے پاس خط بھیجنے مین کامیابی ہوئی۔
خط مین لکھا تھا کچھ کامیابی کی تدبیر بتاؤ۔

بیوہ لڑکی نے جواب لکھا تعجب کہ تم باوجود مرد ہونے کے مجھ عورت سے چارہ جوئی کرتے ہو۔
اچھا مین بتاتی ہون تم یہ کرو کہ تمام خاص و عام مین مشہور کردو کہ فلان کی بیوہ بیٹی سے فلان
تاریخ ہمارا نکاح ہی و نیز حکام سے ملکے علی سبیل التذکرہ اُن کے بھی گوش گذار کر رکھو
تاریخ معینہ پر بچت و نیز کرو اور دوست احباب عزیز اقارب کو بلاؤ اُنکی دعوتین کرو۔ پھر اسکے
بعد میرے باپ کو پیغام دو کہ آپ نے نکاح کردیا ہی تو اب رخصت بھی کردیجیے۔ جب وہ انکار کرین
اور ضرور انکار کرینگے تو تم برات لے کے آجاؤ تب بھی نہ مانین تو رخصت کرا پائی کا دعوی کردو۔
مین نکاح کا اقبال کرونگی اور گواہیان بھی گذر جائینگی۔ پہلے سے حکام کے گوش گذار ہو رہنے
اور بچت و نیز و دعوت وغیرہ کر رکھنے سے اور بھی قوت پونہچیگی بالیقین ہمکو ڈگری ملے گی۔
جسوقت مین تمھارے ہان آجاؤنگی نکاح ہو جائیگا۔ (ہمکو افسوس ہی کہ حضرات وارثین کی بدولت
وہ جھوٹی کارروائی بتانے پر مجبور ہوئی مگر شاید اسنے دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز پر

سلہ خدا سے مدد مانگو ساتھ صبر اور نماز کے ۱۲ منہ ٢ اللہ صبر کرنیوالون کے ساتھ ہی ۱۲ منہ ٣ خدا کی رحمت سے
مت ناامید ہو ۱۲ منہ ٤ یہ لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہین اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہین ۱۲ منہ
٥ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو نہین ڈرتے ہین ۱۲ منہ ٦ آگاہ ہو خدا کے دوستون پر نہ کچھ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہونگے ۱۲ منہ

عمل کیا)۔ غرض اُس رئیس نے اُسکی رائے کو دل وجان سے قبول کیا اُسی کی ہدایت کے موافق تمام کارروائی کی۔ جب برات دُلھن کے دروازے آن پونہچی دُلھن کے ماں باپ اور عزیزون مین صلاح مشورے ہونے لگے۔ آخر قرار پایا کہ اب مصلحت اسی مین ہی کہ بیاہ دیجیے۔ غرض کہ بیاہ دیا
للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست ۞ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید ۞ سچ ہی "من طلب وجد" "السعی منی والاتمام من اللہ"۔ ہر کاریکہ ہمت بستہ گردد ۞ اگر خارے بود گلدستہ گردد ۞ **حکایت** حضرت مولوی شاہ سعید اللہ صاحب قدس اللہ سرہ کی صاحبزادی جو بہت ذی علم اور شرع شریف کی پابند نہایت مقدس عورت تھین بیوہ ہوگئین۔ چونکہ اُسوقت اُن کے والد بزرگوار وفات پاچکے تھے اور دلی موجود کی نسبت انکو بجاے شک کے یقین تھا کہ وہ مانع ہونگے اسلیے اُنھون نے کسی سے پوچھے بغیر اپنا نکاح آپ کرلیا۔
حکایت سراے غنی محلہ کوٹ پٹی ضلع الہ آباد مین ملک اصغر علی کی بیٹی تخمیناً پندرہ سولہ برس کی عمر مین بیوہ ہوگئی ایک مرتبہ اُسکی زبان سے نکلا "دو دیکھیے یہ عمر کیونکر پار لگتی ہی" وارث لوگ سمجھ گئے آپس مین مشورہ کرکے اُسکا نکاح ملک ہاشم علی سے جنکی عمر بیس بائیس برس کی ہوگی کردیا۔ ہمنے خوشی سے سنا ہی کہ خدا نے ایک لڑکا بھی دیا۔ بیواؤن کے نادان دوستو تم کہان ہو اور تمھاری سمجھ کہان ہی۔ کیا تمھاری عقل پر پتھر پڑے ہین کیا تمنے (معاذ اللہ) اپنی جہالت سے قسم کھائی ہی (ناراض نہو جیے گا زبان حال ایسا ہی کہہ رہی ہی) کہ جب تک یہ جوان جوان پُرجوش بیوائین بیحیائی نہ کرلینگی۔ لاکھون سے زیادہ اپنی اور وارثون کی عزت کی بربادی نہ کرلینگی تب تک اُن کے نکاح نہ کیے جائینگے۔ کیا یہ حضرات بڑی امید سے انتظار کررہے ہین کہ جب بیوائین (خدا نہ کرے) آوارگی مین پختہ ہوجائین اور اُس سیاہی سے جسکا داغ قیامت تک نجا سکے مُنہ کالا کرکے انکو دکھا دین اُسوقت انکے جی کے ارمان نکلین دل کے پھپھولے پھوٹین اور کانٹے جو انکی آنکھون مین چبھ رہے ہین نکلجائین اور تارہ سی آنکھین کھل جائین تب جاکے وہ اپنی منتین پوری کرین ساری رات گا بجا کے صبح کو مسجدون مین گل گلے چڑھائین گھی کے چراغ جلائین اور سب کے پیچھے بیحیا بننے کے بعد شرما شرمی نکاح کی فکر کرین اس سے زیادہ قابل افسوس یہ ہی کہ بعض نالائق بیواؤن نے گو ہزارون مین ایک سہی اہل الغرض مضمون پر عمل کرکے ان

بوالہوسون کی منتین بھی پوری کر دین حیا اور عصمت کا برقع اُتار آوارگی اور نابکاری کی پشواز پہن
رسوائی کا ناچ بھی دکھا دیا تاہم انکو غیرت نہین آتی اور اپنی بیہودہ ہٹ سے باز آنیکا نام نہین لیتے اچھا بھلا
دین و دنیا کا بنانے والا اچھے دلونکا بھایا اللہ و رسول کا بتایا نکاح نہین کرتے۔صاحبو ان نادانونکی سمجھ اور
بیوقوفی کی حرکتون پر سوچ سمجھ والے لہو کے آنسو رو رہے ہین اور گھبرا گھبرا کے اپنی جان عزیز کا گریبان
چاک کرنے لگتے ہین۔ ولے ہو اُس سمجھ پر جسکو نکاح مین ذلت اور نکاح بغیر عزت سوجھائی دے۔دیکھئے اللہ اب
کیا ہونے والا ہی اور غضب کے آسمان سے کیا برسنے والا ہی اور تباہی کی کڑک سے کونسی بجلی کا کوڑا لگنے والا ہی
صاحبو کانون مین انگلیان دیکے اُس عذاب کے مینہ سے جسمین غایت درجے کی تاریکیان اور کڑکتا رعد اور جلا کے
خاک سیاہ کر دینے والی بجلیان ہین بچ رہو گے مسلمانو خدا کے واسطے اپنے ہوش کی دوا کرو اپنی جانونپر رحم کرو
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ نہ بنجاؤ۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ اللہ نے کافرون کے حق مین فرمایا ہے تم اپنے اوپر نہ سچ کر لو

تیسرا باب ہندوستان کے شریف مسلمانون مین بھی بیواؤنکا نکاح ہو چلنے اور انکے نکاح کے نظائر مین جسمین ہندوون کی قابل قدر کوشش و نیز انکی رانڈونکے بھی نظائر ہین

ای میرے بھائی بہنو تم اپنے دل کو چھوٹا نہونے دو تشفی کرو اور ڈھارس دو۔ دیکھو ہندوستان مین ایک
وہ بھی زمانہ گذر گیا ہی کہ رانڈون کے نکاح کا نام لینے والے کا منہ نوچ لیا جاتا بلکہ سر قلم ہو جانا بھی کچھ بڑے
تعجب کی بات نہ تھی اور اب خوش قسمتی سے وہ زمانہ آگیا ہی کہ سر جھکا کر سنتے اور اپنے قصور کا اعتراف
کرنے لگے ہین۔ بلکہ معقول پسند حضرات جو درحقیقت اپنی اور اپنی بیوہ کی خیر منانے والے ہین نکاح بھی
کر دینے لگے ہین۔ تھوڑے تھوڑے کرکے اسقدر ہو گئے ہین کہ اگر لکھے جائین کئی جلدون مین آسکتے ہین چند محدود نظائر
خوش نیتی سے ہم اپنے بھائی بہنون کا حوصلہ بڑھانے کے لیے درج کتاب کرتے ہین جنکے نام نامی صفحۂ تاریخ پر
ہمیشہ زندہ رہینگے۔ ہماری قوم پر لازم ہی کہ اِن حضرات کا شکریہ ادا کرے اور انکی پیروی کرنے مین اپنا فخر سمجھے

لہ یہ اُس آیۂ کریمہ کی طرف اشارہ ہو جو پہلے پارے کے دوسرے رکوع مین حق تعالیٰ فرماتا ہے اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ
وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۝ بہرے ہین گونگے ہین اندھے ہین پس وہ (اچھی بات کی طرف) نہین پھرتے ہین ۝ اللہ نے
مہر کر دی اُن کے دلون پر اور اُنکے کانو پر اور اُنکی آنکھو نپر پردے ہین اور اُنکے لیے بڑا عذاب ہی ۱۲ منہ

نمبر شمار	مقام	ضلع	بیوہ	جس سے دوسرا نکاح ہوا
۱	رائے بریلی	رائے بریلی	سید ابو اللیث صاحب کی بیٹی سید محمد اسحاق صاحب کی بیوہ	سید محمد اسحاق صاحب کے چھوٹے بھائی حضرت شاہ سید احمد صاحب شہید رح
۲	ٹونک		نواب مولوی وزیر محمد خانصاحب بہادر والی ٹونک کی بہو	نواب مولوی محمد علیخانصاحب بہادر سابق والی ٹونک نواب وزیر محمد خانصاحب بہادر کے دوسرے بیٹے
۳	دھلی	دھلی	مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کی بہن	مولانا محمد عبد الحی صاحب
۴	نانوتہ	سہارنپور	مولانا محمد قاسم صاحب کی بہن ۵۱	شیخ نہال احمد صاحب
۵	بھوپال		عالیجناب نواب سکندر جہان بیگم صاحبہ سابق والیہ بھوپال	منشی جمال الدین صاحب مدار المہام
۶	〃		منشی جمال الدین صاحب مدار المہام کی بیوہ بیٹی ۵۲	مولوی نواب صدیق حسن خانصاحب
۷	〃		عالیجناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ ۵۳ بھوپال مد اللہ عمرہا و ادام اللہ ملکہا ۵۳	مولوی نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم
۸	〃		سید حامد حسین صاحب کا مدار کی بھانجی سید علی حسن صاحب کی بیٹی ۵۴	مولوی محمد یونس صاحب
۹	دیوبند	سہارنپور	مولوی عبد الخالق صاحب کی بھتیجی	محمد اسماعیل صاحب
۱۰	〃		منیر علی صاحب کی بیٹی	ظہور احمد صاحب

۵۱ سنا ہی جس روز مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم نے اپنی بیوہ بہن کا نکاح کیا ہی اُس روز وہاں ایک شب مین چودہ بیواؤن کے عقد ہوئے اور اسی وقت سے دیوبند سہارنپور وغیرہ مین عام رواج ہوگیا ۵۲ انکے پہلے خاوند سے چار بیٹے موجود تھے۔ ۵۳ جب سے یہ مبارک عقد ہوا ہی بھوپال مین عقد ثانی کا عموماً رواج ہوگیا۔ اس عقد ثانی کی برکت سے جناب سرکار عالیہ نے حدیث پڑھی اور غبے پردگی کو جو کئی پشتون سے چلی آتی تھی رفع فرمایا۔ بہ دہ نشینی اختیار کی۔ ۵۴ یہ بہت عالی خاندان ہین ہے مولوی محمد یونس صاحب کی پہلی شادی مولانا محمد یعقوب صاحب کی نواسی مولوی عبد القیوم صاحب کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ مولانا محمد یعقوب صاحب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے نواسے ہین ۱۲ منہ

نمبر شمار	مقام	ضلع	بیوہ	جس سے دوسرا نکاح ہوا
۱	رائے بریلی	رائے بریلی	سید ابو اللیث صاحب کی بیٹی سید محمد اسحاق صاحب کی بیوہ	سید محمد اسحاق صاحب کے چھوٹے بھائی حضرت شاہ سید احمد صاحب شہید رح
۲	ٹونک		نواب مولوی وزیر محمد خانصاحب بہادر والی ٹونک کی بہو	نواب مولوی محمد علی خانصاحب بہادر سابق والی ٹونک نواب نے پر محمد خانصاحب بہادر کے دوسرے بیٹے
۳	دھلی	دھلی	مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کی بہن	مولانا محمد عبد الحی صاحب
۴	نانوتہ	سہارنپور	مولانا محمد قاسم صاحب کی بہن ۵۱	شیخ نہال احمد صاحب
۵	بھوپال		عالیجناب نواب سکندر جہان بیگم صاحبہ سابق والیہ بھوپال ۵۲	منشی جمال الدین صاحب مدار المہام
۶	″		منشی جمال الدین صاحب مدار المہام کی بیوہ بیٹی	مولوی نواب صدیق حسن خانصاحب
۷	″		عالیجناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ بھوپال مد اللہ عمرہا و ادام اللہ ملکہا ۵۳	مولوی نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم
۸	″		سید حامد حسین صاحب کا مدار کی بھانجی سید علی حسن صاحب کی بیٹی ۵۴	مولوی محمد یونس صاحب
۹	دیوبند	سہارنپور	مولوی عبد الخالق صاحب کی بھتیجی	محمد اسماعیل صاحب
۱۰	″		منیر علی صاحب کی بیٹی	ظہور احمد صاحب

۵۱ سنا ہی جس روز مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم نے اپنی بیوہ بہن کا نکاح کیا ہی اُس روز وہاں ایک شب مین چودہ بیواؤن کے عقد ہوئے اور اُسی وقت سے دیوبند سہارنپور وغیرہ مین عام رواج ہوگیا ۵۲ انکے پہلے خاوند سے چار بیٹے موجود تھے۔ ۵۳ جب سے یہ مبارک عقد ہوا ہی بھوپال مین عقد ثانی کا عموماً رواج ہوگیا۔ اس عقد ثانی کی برکت سے جناب سرکار عالیہ نے حدیث پڑھی اور غیبی پردگی کو جو کئی پشتون سے چلی آتی تھی رفع فرمایا۔ بعدہ گوشہ نشینی اختیار کی۔ ۵۴ یہ بہت عالی خاندان ہین جسے مولوی محمد یونس صاحب کی پہلی شادی مولانا محمد یعقوب صاحب کی نواسی مولوی عبد القیوم صاحب کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ مولانا محمد یعقوب صاحب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے نواسے ہین ۱۲ منہ

نمبر شمار	مقام	ضلع	بیوه	جس سے دوسرا نکاح ہوا
۲۹	موہان	اُناؤ	مولوی حکیم سید الطاف حسین صاحب کی بیٹی	بیوہ کے دیور مولوی سید شریف الحسن صاحب جسٹس ہائی کورٹ حیدرآباد
۳۰	"	"	سید یوسف حسن خان صاحب ڈپٹی کلکٹر کی بھتیجی	سید حبیب الدین صاحب بن یوسف حسن خان صاحب بیوہ
۳۱	"	"	شیخ مظفر علی صاحب کی بیٹی	شیخ مجتبیٰ علی صاحب
۳۲	بلگرام	ہردوئی	سید محمد فاضل صاحب کی بیوہ	میاں سید فضل احمد صاحب سجادہ نشین حضرت سید اسمٰعیل صاحب مسولی
۳۳	سہالی	بارہ بنکی	چودھری امام الدین صاحب کی بیٹی	ہادی علی یار خاں صاحب انسپکٹر
۳۴	بھٹولی	"	شیخ کرم احمد صاحب کی بیٹی	شیخ عبد الغفور صاحب
۳۵	گدیہ	"		
۳۶	قنتور	"	راجہ امداد علی خان کی بھاوج	راجہ امداد علی خان بہادر
۳۷	نصیرآباد	رائے بریلی	سید احمد علی صاحب کی بیٹی	سید محمد عادل صاحب
۳۸	"	"	سید محمد باقر صاحب کی بیٹی	سید عبد الرزاق صاحب
۳۹	"	"	سید محمد نعیم صاحب کی بیوہ	سید علی محمد صاحب
۴۰	مؤائمہ	الٰہ آباد پرگنہ سورام	شیخ عبد الشکور صاحب عرف جوڑا میاں کی بیٹی	
۴۱	سرائے غنی	"	ملک رجب علی صاحب کی بیٹی	ملک بھولی صاحب
۴۲	"	"	ملک اصغر علی صاحب کی بیٹی	ملک ہاشم علی صاحب
۴۳	جلھری	"	شیخ حسین بخش صاحب کی بیٹی	ہیلا میاں
۴۴	"	"	شیخ رمضان علی صاحب کی بیٹی	شیخ صفدر علی صاحب کا بیٹا
۴۵	"	"	شیخ اسمٰعیل صاحب کی بہو	شیخ اسماعیل صاحب کا دوسرا بیٹا
۴۶	چھیتے مئو	"	شیخ بدھ صفی کی بیٹی	شیخ جلال الدین صاحب
۴۷	"	"	شیخ محمد مخدوم صاحب کی بیٹی	شیخ محمد نواز صاحب

سلے ایک لڑکا بھی خدا نے دیا۔

نمبر شمار	مقام	ضلع	بیوہ	جس سے دوسرا نکاح ہوا
۴۸	مالی	الہ آباد پرگنہ سکندرام	شیخ قادر بخش کی بیٹی	شیخ شبیر صاحب قصبہ مؤ آئمہ
۴۹	قصبہ مہرونڈھ	″	شیخ قدرت علی صاحب کی بیٹی	شیخ خیرات علی صاحب
۵۰	وجھنی	″	شیخ علی اکبر کی ماموزاد بہن	شیخ علی اکبر صاحب
۵۱	بنارس		منشی غلام غوث صاحب بیخبر معروف کشمیری سابق میر منشی لفٹنٹ گورنر بہادر کی ممانی	منشی غلام غوث صاحب موصوف
۵۲	داودون	علیگڈھ	محمد خانصاحب شروانی کی بیٹی	دھلی کو بیاہی گئین
۵۳	بوڈھ گاؤن	″	محمد خانصاحب شروانی کی بیٹی	محمد اسمعیل خانصاحب شروانی
۵۴	بھیکن پور	″	حاجی غلام احمد خانصاحب شروانی کی بیٹی	محمد یوسف خانصاحب شروانی
۵۵	ٹنڈولی	″	بخش الدین خانصاحب شروانی کی بیٹی	احمد علی خانصاحب شروانی
۵۶	کناوہ	ایٹہ	سرمست خانصاحب شروانی کی بیٹی	محمد اسمعیل خانصاحب شروانی
۵۷	کھنونہ	″	شہباز خانصاحب شروانی کی بیٹی	دوست محمد خانصاحب شروانی
۵۸	بھامون	ایٹہ	شمس الدین خانصاحب شروانی کی بیٹی	عبد العزیز خانصاحب شروانی
۵۹	اسولی	سلطان پور	اشرف علی خانصاحب کی بیٹی	ہبۃ اللہ صاحب
۶۰	″	″	میر باقر علی صاحب کی بیٹی	دوسرا میر اعظم علی صاحب سے اور تیسرا قاضی بہا حسین صاحب سے بنگلہ ضلع فیض آباد سے

ضلع علی گڈھ کے مفصلہ ذیل مقامات مین نکاح بیوگان عام طور پر جاری ہی بہرام پور برلا کہرسا دھناری بوڈھ گاؤن کنوبی سنہرا سرائے بھیکن پور چھرہ بلونہ نوشہ دتاولی بھموری داودون حسن پور ضلع ایٹہ کے مفصلہ ذیل مقامات مین عموماً جاری ہی عنایتی ڈھولنہ کناوہ طبال پور برھرنہ بھامون بھرسولی

سلہ بفضلہ تعالی ایک بیٹا بھی پیدا ہوا ۱۲ منہ سنہ ۵۲ تیسرے نکاح کی برکت سے اولاد بھی ہوئی ۱۲ منہ

غرض خوش قسمتی سے رانڈوں کے نکاح اس کثرت سے ہوئے اور ہوتے جاتے ہین کہ اُنکا دریافت کرنا اور لکھنا بغیر اسکے کہ مردم شماری کے طریقے پر جانچ کرنیسے مدد لیجائے غیر ممکن ہی بلکہ جہانتک ہم نج کے طور پر فقط خط کتابت سے دریافت کرسکتے ہین اور دریافت کیا ہو اُنکے قلم بند کرنے کے لیے بھی افسوس کہ اس مختصر مین جگہ نہین ہی بااین ہمہ جب ناکام بیواؤن سے مقابلہ کیجئیگا تو آپ کی ساری خوشی جو کامیاب بیواؤن پر نظر جا پڑنے سے پیدا ہوگئی ہی ناگوار تلخی سے بدل جائیگی اور کلیجا کا لفظ جو چند بیواؤن کو سوہاگن بنتے ہوئے دیکھکر بول اُٹھنے کا جی چاہتا تھا لاکھون حرمان نصیب نیم جانون کی دردناک آواز سنائی دینے سے منہ مین آیا ہوا پلٹ جائیگا اور کیا دکھائی دیگا کہ ایک دریاے ذخار ناپیدا کنار ہین لاکھون جہاز پڑے ہوئے پلٹے کھارہے ہین۔

ظلم اور تعدی کی آفت ڈھانے والی موجین قیامت برپا کیے دیتی ہین۔ کہین دو چار آدمی تو سسکتے ہوئے پار لگتے نظر آتے ہین باقی اور سب (اگر ایک ہی جز و زمانے پر لحاظ کیجیے تو لاکھون اور کچھ گذشتہ زمانے کو ملا لیجیے تو کرورون۔ نہین خدا جانے کتنی جانین) قعر دریا مین تہ نشین ہوتی چلی جاتی ہین اور کسیکا پتا نہین لگتا یا ایسا معلوم ہوگا کہ کسی لق و دق۔ آتش فشان ریگستان ہین لاکھون کرورون اور مختصر لفظ مین یون کہیے کہ بیشمار مخلوق ماہی بی آب کی طرح تڑپ رہی ہی۔ جل بھن کے خاک کا تودہ ہوتی چلی جاتی ہی۔ اگر دو چار آدمی گرتے پڑتے اپنے بخت کی یاوری سے سایۂ عافیت مین پہونچ بھی گئے تو بے انتہا جانون کی تلافی کے لیے کافی نہین ہین۔ جب نجات پانے والون پر نظر ڈالتے ہین خوشیان مناتے ہین اور صدق دل سے جناب باری کا شکر بجالا کے کہتے ہین اَللّٰھُمَّ بَارِکْ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ اور جب گھرے دریا کے منجدھار مین ڈوبنے والے یا آتشی ریگستان مین خاک سیاہ ہوکر فنا ہوجانے والے ہماری آنکھ کے سامنے سے گذرنے لگتے ہین بے اختیار آنسو بھر آتے ہین دل کباب ہوتا ہی اور کلیجہ منہ کو آتا ہی۔ کیا کیجیے بس نہین چلتا۔ چار ناچار کف افسوس ملکر رہ جانا پڑتا ہی ہان مگر بلبلا کے گڑگڑاتے ہوئے بارگاہ مجیب الدعوات مین دعائین کرنے لگتے ہین۔ یا رب یار دل سے یہی نکلتا ہی اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ہمکو امید ہی کہ ہمارا خدا ہم عاجزون کی دعا قبول فرمائیگا مگر اس مسئلہ کو سمجھنا چاہیے کہ دنیا کا انتظام حق تعالیٰ نے صرف دعا پر منحصر نہین فرمایا ہی بلکہ کمال حکمت آمیز مہربانی سے تدبیر بتائی ہی لہذا ہم نہایت ادب سے اپنے دینی بھائی بہنون اور خصوصًا علماء

رانڈوون کے دلی وارثون کی توجہ اسطرف مائل کرتے ہین کہ خدا کی دی عقل اور اسی کی بتائی تدبیر سے کام لینے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دین۔

مسلمانو یہان تک تو تمھاری حالت پہونچ گئی ہی کہ غیر قومون سے بلکہ جس قوم سے تم یہ وحشیانہ طریقہ لے اُڑے ہو خود اُسی سے اب تمکو سبق لینے کی ضرورت ہی۔ ہندوونکو دیکھیے اُنکے مذہب مین ناجائز یا مختلف فیہ ہونے کے باوجود اُنھون نے فقط عقلی دلائل پر چھان بین کرکے کسقدر سرگرمی ظاہر کی ہی اُنکی مستعدی اور جانفشانی زیادہ تر قابل قدر ہونے کے علاوہ مسلمانون سے بڑھ بھی گئی ہی اُنھون نے اِس کار خیر کے رواج دینے کے لیے کمیٹیان قائم کین وہ چاہتے ہین کہ سرکاری قانون بنایا جائے جسکی روسے بیوہ بٹھلا رکھنے والے ہندوون سے بازپرس کی جائے۔ وہ کہتے ہین کہ بدوا (یعنی رانڈ) کا نکاح دھرم شاستر مین درست ہی سن اٹھارہ سو چھیاسی عیسوی مین اخبار مین دیکھا گیا کہ مدراس مین بیواؤن کی شادی کے لیے جلسے پر جلسے اور کمیٹیون پر کمیٹیان ہوئین آخر یہ قرار پایا کہ سرکار سے درخواست کی جائے کہ وہ ہندوون کی دھرم شاستر سے دریافت کرے کہ رانڈون کا نکاح درست ہی اور دوسرے پرچے مین یہ بھی نظر سے گذرا کہ مدراس مین چار سو پینتالیس ممبر ہین جو رانڈون کے نکاح مین کوشش کر رہے ہین پھر چند ہی روز بعد ہمکو اس خبر کے دیکھنے سے خوشی ہوئی کہ مدراس مین دو بیوہ برہمنیان بیاہ دی گئین۔ یہ کمیٹی بیواؤن کی مراد بر لاتے مین کامیابی کے ساتھ کوشش کر رہی ہے۔

مجھے ایک واقعہ نگار کا قول یاد ہی جسکو کئی برس گذرے کہ بمبئی مین ایک اٹھارہ برس والی برہمنی کی شادی ایک چوبیس برس کے معزز ہندو سے ہوئی۔ اس تقریب مین بہت سے معزز ہندو شریک تھے پھر ایک اخبار مین نظر آیا کہ فلان[1] مقام پر ایک برہمنی کی شادی ہوئی جسمین عورت مرد سب لوگون نے شرکت کی۔ عورتون نے گیت گائے شادی کے رسوم ادا کیے۔

گجرات کی رانڈون نے اپنی شادی کے لیے ایک گجراتی اخبار مین چھپوا دیا۔ لائق اڈیٹر نے سفارش کی گجراتی زبان مین غیرت انگیز اشعار لکھے۔ بہت زمانہ نہین گذرنے پایا تھا کہ ۱۱ بیوہ برہمنیون کے عقد ہوگئے ابھی چند روز گذرے ایک اخبار نے خبر دی کہ پنجاب مین ایک برہمنی سوہاگن بنائی گئی

[1] اُس جگہ کا نام اخبار مین لکھا تھا مگر مصنف کو یاد نہین رہا ۱۲ منہ

انکے علاوہ اور بہت سی بیہودہ برہمنیون کی شادیان اخبارون مین دیکھی اور راویونکی زبانی سنی گئین مجکو امید ہیکہ میرے قول کی تصدیق وہ حضرات کرسکینگے جو جام جہان نما (یعنی اخبارات) کے ملاحظہ کرنیکا ہمیشہ مذاق رکھتے ہین۔

ہاے کتنی بڑی غیرت کی بات ہیکہ ہندو لوگ تو سنبھل چلین اپنے اخلاق درست کرنیکی تدبیر کرین ہمدردی سے قومی اصلاح پر کمر باندھین اور صاف الفاظ مین یون کہیے کہ مہربانی سے رانڈون کے نکاح کرین یون نہ کرسکین تو کمیٹیان قائم کرین جسکا اچھا نتیجہ ہو کہ بیوائین جھوٹی شرم کو بالاے طاق رکھکے اپنے نکاح کے لیے آپ درخواست کرین جو ہر پاک دامن و اپنی عزت و آبرو پر شفقت کرنیوالی عورت کو کرنا چاہیے اور ہملوگ جو اسلام مین انکے شاگرد ہین قرآن و حدیث پر ایمان لانے کے باوجود اُسی بیہودہ اور نالائق دُھن مین پڑے رہین۔ اُلٹی سیدھی ایک نہ مانین لکیر کے فقیر بنے رہین۔ کوئی ہزار سمجھائے لاکھ سمجھائے نفع بتائے ضرر سوجھائے مگر جب ہم سمجھنے اور دیکھنے کا قصد ہی نہین کرتے تو کوئی کیا کریگا۔ قصد کرنا کیسا ہماری تو یہ کیفیت ہیکہ نکاح کا نام سنا اور چڑھ گئے آنکھ بھون سکوڑکے کالے کوسون بھاگ نکلے۔

ہاے افسوس گرو لوگ تو اپنی غلطی پر نادم ہوکے اپنی ہٹ دھرمی سے باز آئین مگر ہم چیلے یا چیلے کب کے گئے گذرے ہین جو گروجی کا دقیانوسی خیال چھوڑکے الگ تھلگ ہو رہین۔ گرو نے چھوڑ دیا تو غلطی کی اُنکے ساتھ ہم کیون دھوکا کھائین۔ نہین نہین ہرگز نہین آپ دھوکا کھائیگا تو مدعی سُست اور گواہ چست یا پیران نمی پرند مریدان می پرانند کا مضمون کیونکر صادق آئیگا اور گنوار و مثل ”جھکا بیل ہروہ تو کہے کو چرپڑوسی کہین ہرائی ہرائی چلت ہی“ سچ کرکے کون دکھائیگا۔ حیف ہی ہمپر اور ہماری ٹیڑھی سمجھ پر۔ ہاے ہم جھل ہرکب مین پڑ گئے بھلے کو برا اور برے کو بھلا سمجھے۔ دل تو ہمارے سیاہ ہو رہے ہین آنکھو نپر پردے پڑے ہین اور کان بہرے ہین۔ نکاح نہ کرنیکی خرابیان ہمارے دل پر گذر ہی نہین کرتین اور نہ آنکھ کو سوجھائی دیتی ہین۔ اگر کوئی ہمدردی سے بتائے بھی تو کان سننے سے بیزار ہین۔ جبراً و قہراً ہزار خرابی سنا بھی تو بجاے اسکے کہ سمجھتے اور قدر کرتے ایک کان سے سنا اور دوسرے سے اُڑا دیا۔ دل مین رتی بھر بھی اثر باقی نہ رہا۔ اچھا۔ اثر نہ ہے یا نہ رہے کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو اپنی والی ضرور کہے جائینگے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ۔

چوتھا باب ہر فرقے کو مخاطب کرکے اُسکے منصب کے موافق اُس سے کلام کرتی ہین

حضرات علماء ورثۃ الانبیاکی خدمت مین مؤدبانہ گذارش ہی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین دین متین کے حامی اور خلق خدا کے راعی ہین۔ آپ ہین تہذیب کے سکھانے والے بگڑے اخلاق کے بنانے والے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے معصیت سے بچانے مین کوشش کرنی گناہ کی علت دریافت کرکے اُسکے دفعیہ کی تدبیر کرنی آپ کا فرض منصبی ہی۔ ماشاءاللہ آپ مین ہادیت و مہدیت کی دونون صفتین ہین۔ آپ کی شان مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کی فضیلت تارون پر ہی"۔ نیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین "عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ تر شاق ہی" حضرت کہانتک عرض کیا جائے مختصر یہ کہ رسول علیہ السلام نے آپ کی بہت کچھ تعریف کی ہو اور خود اللہ پاک نے اپنے کلام پاک مین ثنا و صفت فرمائی ہی۔

طول کا خوف جسکے لکھنے کی اجازت ہی نہین دیتا للہ آپ ہی اجازت دیجیے تو کچھ مطلب کی کہون۔ اے حضرات علماء۔ یہ بے دست و پا رانڈون کی تباہ حالت اور بری گت جس سے صرف اُنکی دنیا ہی نہین بلکہ عاقبت بھی بگڑ رہی ہی اور جسکا سنبھالنا آپ کا فرض ہی وہ آپ کے ملاحظے مین گذر رہی ہی اور بہر استصواب بڑے گریہ وزاری سے فریاد کر رہی ہی جسکی آہ آسمان پر چڑھ رہی ہی مرافعہ کے لیے عدالت عالیہ کی طرف بڑھ رہی ہی۔ حضرات۔ از برائے خدا انکی فریادرسی اور سماعت کیجیے ترس کھائیے رحم فرمائیے بیکس مظلومون کی گوہار پہونچیے اُنکے نکاح مین یا یون کہیے کہ خدا کی راہ مین کچھ مشقت گوارا کیجیے۔ اُنکے عزیز اقارب والے وارثون کو سمجھائیے بوجھائیے وعظ کہیے نصیحت فرمائیے گھر بیٹھے غازی بنیے جہاد کا ثواب لوٹیے یہ سب کیجیے اور ایک بات نہ کیجیے یعنی ہمت نہ ہاریے۔ آپ تو نام خدا عالم ہین آپ کو اُسکی ذات پر ہمیشہ بھروسہ رکھنا چاہیے اور نا اُمیدی کے آثار ظاہر کرنے نچاہیے اُسکی رحمت نہایت وسیع ہی وہ مشکل سے مشکل مسئلے کو اسطرح چٹکی بجاتے حل کر دیتا ہی کہ بڑے بڑے عقلاء بجز عقل کو بڑا ماننا اور بڑا گھمنڈ ہی حیرت مین اُنکے سکوت کے عالم مین ششدر رہ جاتے ہین۔

حضرات۔ جب دل و جان سے ہمہ تن مستعد ہو جائیگا اپنے علم پر عمل اور خدا کے فضل پر یقین کرکے اُسکی مظلوم لونڈیون کی رہائی کے لیے یا یون سمجھیے کہ رفاہ عام کے لیے کمر باندھ بیٹھیگا تو کیونکر نہین

کروہ آپ کی مدد نفرمائیگا اور آپ کی ساری محنت کا وخود ہو جائیگی - ہمکو تو اُسکے سچے اور لاریب
کلام پر اعتبار ہے وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ - اللہ کا انتظام ہمیشہ سے یون جاری ہے
کہ جب کبھی کوئی بڑی خرابی ظہور مین آئی کوئی نہ کوئی اُسکا بندہ اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے خالق ہادی
مطلق سے لو لگا کے اصلاح اور رہنمائی کرنے لگا خوب کوشش کی جانفشانی کی اور اپنی اچھی دھن سے
باز نہ آیا آخر اللہ نے اُسکی نیت پوری کردی نتیجہ خاطر خواہ دکھا دیا اور اُسکو اپنا مقبول بندہ بنالیا -
وہ دنیا مین قوم کا مصلح حامی السنۃ قامع البدعۃ یا مجدد بھی کہلایا اور آخرت مین اَلَا اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ
لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ کے تحت مین داخل ہوا -

ای حضرات ورثۃ الانبیا گو قوی یا ضعیف اس بات کا خیال ضرور ہے کہ ابتدا تو (جیسا کہ ایک اچھا کام
شروع کرتے وقت ہمیشہ سے دستور چلا آیا ہے) ایک نہین بہتونکو ناگوار ہوا اچھے مصلح بُرے بنین لوگ
اُنکے نام رکھین آوازے کسین اور پھبتیان کہین مگر جب آپکا عمل ودرآمد قرآن کے موافق حدیث کے
مطابق ہے تو کسی کے کہنے سننے کی کیا پرواہ ہے - کوئی ہزار کہے لاکھ کہے تمھارا خالق تو تمکو پیار کی
نگاہ سے دیکھیگا اور اجر جزیل عنایت فرمائیگا اگر کوئی چاہے کہ مطبوع خلائق ہو جائے اور عام خاص
بھلے بُرے سب اُسکی مدح اور ستایش کے راگ گائین تو ممکن نہین ہوگا کہ لوگون نے اللہ کو نہین
چھوڑا نہ اُسکے پیارے سے پیارے رسولؐ کو چھوڑا اللہ کے سوا اور ہزارون معبود ماننے اور اُسکے
بیٹا قرار دینے مین باک نہوئی نہ اُسکے رسول صلعم کو ساحر اور کاہن کے لقب سے پکارتے مین کچھ اندیشہ
ہوا تو کسی اور کی کیا حقیقت ہے پس ای اُسکے رسول صلی اللہ کے نائبو اگر عوام الناس اپنی جہالت کے جذبے مین
آپکی خدمت مین بھی گستاخی کرکے اپنے دل کے بخارات نکال لینگے تو یقیناً وہ اپنی ہی عاقبت کے دشمن بننے کے
سوا آپکا کیا کرینگے - اور پھر اس خدمت کے ساتھ اُمید بھی تمام ہے کہ کسیقدر تکلیف سہنے اور بُرے بھلے سننے کے
بعد منہ مانگی مراد بھی ہاتھ آجائیگی کتاب کے سامنے آکھڑی ہوگی - یہی لوگ جو ابھی [illegible] کام سے بھڑک اُٹھتے ہین سمجھتے
بوجھتے سمجھ جائینگے اور گرتے سنبھلتے سنبھل جائینگے یہی ہمارے انجان بھائی جس جنکو اُنہی نام رکھتے اور
بھلی بُری سناتے سنا اور کچھ نہ سمجھا دیکھا انجام کار شکرگذار اور احسان مندی کی حالت مین دکھائی
دینگے - آپ عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے - اور بفضل جلال و اب بھی سمجھ لیجیے گرے ہوئے کہ
کبھی سنبھلنے کا نام ہی نہین تو فرمائیے آپکا کیا نقصان ہوا کچھ بھی نہین - آپ کا ثواب تو کہین نہین گیا

اور یہ کیا کم ہی کہ آپ اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے - کل قیامت کے دن وہ سب جتھا باندھ کے
آپ کا دامن پکڑکے یہ تو کہینگے، کیون صاحب اللہ نے آپ کو بتایا تھا تو پھر آپ نے ہمکو کیون نہ بتایا
اگر ہم اندھے تھے تو پھر آپ نے کیون نہ سوجھا دیا، ای حضرات کچھا اللہ کے خوف سے کچھ قومی ہمدردی
قومی حمیت اور کچھ دنیا کی شرم سے بھلا اب تو اُٹھ کھڑے ہو جیے اور اپنی جان سے زیادہ پیارے
پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی مو ئی سنت جلانے کا فخر حاصل کیجیے اگر آپ ہادی اور خدا کے بنائے
پیشوا ہین تو بسم اللہ آگے چلیے راہ دکھائیے - اچھا نا اگر بعضے خواص ہونیکا دعوی کرنے کے باوجود
عوام کی طرح بغلین جھانک رہے ہون تو انکو سمجھا بجھا کے غیرت دلا دلا کے جہل مرکب سے نکال کے
خدا کی راہ پر چلنے کے لیے مجبور کرنے کی سخت ضرورت ہی - آپ لوگون مین اگر کوئی صاحب کسی
قابل نکاح بیوہ کے ولی کہلاتے ہون تو فوراً بلا تامل بے چون وچرا اُسکو سہاگن بنا دینے اور
رنڈاپے کی نا قابل برداشت جابرانہ قید کے حکم کو منسوخ کر دینے سے دارین کی سرخروئی حاصل
فرمائین اور یون اپنے آپ کو اپنی بیوہ کے بلکہ مقتدی ہونے کی حیثیت سے تمام جہان کی بیوائون کے
وبال سے اور اللہ واللہ کے رسول کے غضب سے بچانے مین کامیاب ہون - لیت ولعل مین
ڈال کے اُسکی جوانی یا زندگی ہی کو نہ غارت کر دین ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست
حضرات علما مین سے جو صاحب اپنی بیوہ کا نکاح کر دینگے وہ چند ثواب پائینگے اور جو صاحب
بیوہ ہو کر آپ تو جوان ہونے کے باوجود بٹھلا رکھنیکی جرأت فرمائینگے وہ دو چند گناہ کے مستحق ٹھیرینگے
اور أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ کے مخاطب بنینگے - گستاخی معاف ع
جو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی　اگر بمقتضاے بشریت کوئی کلمہ خاطر انور پر ناگوار گذرا ہو تو
خلق محمدی سے عفو تقصیر فرمائیے ع گر رہا نے تو بار اگر گستاخ　فقیر نے جو کچھ عرض کیا ہی یا آیندہ
عرض کریگا انصاف کی آنکھ سے ملاحظہ فرمائیگا تو اُسکی بنا آپ کو نیک نیتی کے اصول پر ملیگی
اپنی دانست مین اسمین کوئی بات بدنیتی سے نہین عرض کی ہی اور نہ آیندہ اُسکا ارادہ ہی
پھر بھی اپنی خطا اور گستاخی کا جو مجبور ہو کے ناظرین سے کسیقدر کرنی پڑی ہی معترف
ہون اور اُسکی سزا یہ ہی کہ مین خود اپنے آپکی ملامت کرتا ہون - لیجیے اب پھر اصل مطلب
کی طرف رجوع کرنے کی اجازت مانگتا ہون حضرت کیا بات کچھ کم غیرت سے قابل ہی

کہ انگریزی کتابون کے ورق اُلٹنے والے نئی روشنی کے چلنے والے تو نکاح بیوگان کو عزت سے دیکھین اور اُسکے رواج مین دلچسپی اور ہمدردی ظاہر کرین مگر قرآن کے سمجھنے والے حدیث کے پرکھنے والے بڑے بڑے پیچیدہ اور اُلجھے مسائل کے سُلجھانے والے ذرا ذرا سے شک کے لیے نقد حدیث اور تفاسیر کے کھنگال ڈالنے والے حضرات کو خدا جانے کیا ہوگیا کہ وہ اپنی چال چھوڑکے ہندوانی روش کے شیدا ہورہے ہین - جس قوم کو وہ کافر اور مشرک تسلیم کرتے ہین اُسی بت پرست قوم نے جانے کس بلا کا جادو کردیا ہی کہ اُنکو حق باطل مین تمیز کرنیکی مطلق پروا نہی - اُسی کافر اور مشرک قوم کے رسم و رواج کی صورت عجب معشوقانہ لباس زیب تن کرکے اللہ اعلم کس دلکش نا ہد فریب جوبن کا روپ بھرکے کس ناز و انداز سے اُنکی آنکھون مین سماگئی ہی کہ اُسکے جلوس کے لیے اُنھون نے اپنے تخت دل کو خوشی سے نذر کردیا ہی - وہ اُسکی ایک ایک ادا کے عاشق زار ہین اور اُسکے ایک ادنی سے ادنی کرشمے پر ایک نہین ہزار جان ہون تب بھی نثار کرنے کو تیار ہین - ہاے دنیاوی انگریزی تعلیم تو بھانپ جائے اور اُسکی قلعی کھول دے اُسکے زور کے ہفت رنگ پردے مین جو سانپ بچھو شیر گینڈے اور خدا جانے کون کون لاگن درندے گھات لگائے بیٹھے ہین دکھا دے - دکھا دینے پر کفایت نہ کرے بلکہ اُنکے قلع قمع کرنے مین دلچسپی اور بعض بعض اشخاص مین تو پرلے سرے کی دُھن اور مستعدی پیدا کردے اور ہمارا دینی علم ہمکو کچھ نہ بتا سکے - توبہ توبہ سخت غلطی ہوئی اِس غلطی پر ہمکو اپنے رحیم رب سے معافی مانگنی چاہیے مگر ہمارے ناظرین خوب سمجھتے ہونگے کہ یہ کلمہ تہ دل سے نہین فقط اوپرکے دل سے اور وہ بھی محض الزام دینے کے لیے زبان پر آگیا ہی ورنہ وہ کون ہی جو نہایت مضبوطی کے ساتھ اس بات کا اقرار اور یقین کرنے مین کچھ بھی تامل کریگا کہ ہمارا علم ہمکو سب کچھ بتا رہا ہی کہ لَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ وہ کونسا مسئلہ ہی جسے قرآن حدیث نے صراحتہً یا کنایتہً ہمکو نہ سکھا دیا ہو - ہمارے مقدس علم نے کیسے کیسے باریک مسائل کس خوبصورتی سے حل کردیے ہین اور کیسی کیسی قیمتی موشگافیان کس بے انتہا فیاضی سے ہمکو سوجھا دی ہین کہ اُنکا لاکھواں کروڑواں حصہ بھی کسی دوسرے ایک مذہب کی بھی پوری پوری قدر کرنے سے ہم اپنے ضعف مکے معترف ہین - ہمارے کامل مکمل دین مین وہ کونسا نقص باقی رہ گیا ہی جسکے جبر نقصان

کے لیے ہم ادیان باطلہ اور ادیان منسوخہ کی کتابین ٹٹولنے کے محتاج ہون جس مسئلے مین
ہم مجبور ہو کے سرگرمی سے بحث کر رہے ہین صرف آئمین غور سے ملاحظہ کر لینا ہمارے سچے
دعوے کی شہادت کے لیے کافی ہوگا - آپ کی خدمت مین تو عرض کرنا گویا لقمان کو حکمت سکھانی ہے
مگر قرآن مین جیسی جیسی تاکیدین حدیث مین جیسی جیسی ہدایتین پائی گئی ہین اُنکا نمونہ
ہم اپنے پیارے ناظرین کو اوپر دکھا آئے ہین - وہ بلند اور خوشنوا آوازین موثر لہجے مین
ہمکو جگا رہی ہین - بار بار ہمارے سوتے دلون کو کس پیار سے اور کبھی زجر و توبیخ سے
بھی ٹھوکر دیدیتی ہین - بااین ہمہ اگر ہم نہ جاگین یا بے اختیار چونک تو پڑین مگر سر گرد کر
اپنے آپ کو پھر سوتا بنا ڈالین غرض کسی طرح اُٹھنے کا نام ہی نہ لین تو فرمائیے - حضرت -
انصاف بھری مبارک زبان سے فرمائیے آئین ہمارے سچے علم کی ہرگز نہین ہمیشہ ہماری ہی
خطا ہے - یہ ہمارا وہی علم ہی جسکو سلف سے لیکر خلف تک - ایک زمانہ مان گیا اور تمام قومون کو
ہماری شاگردی اور ذلہ ربائی پر فخر تھا مگر افسوس کہ اب ہمنے اپنی غلطی اور کاہلی سے ناسمجھ
و متعصب اشخاص کی نظر مین کسقدر اپنے برحق دین کی توقیر کم کردی اور غیر قومون کو نکتہ چینی
کرنیکا (گو غلط طریقے پر کیون نہو سہی) موقع دیدیا - یہ سچ ہی کہ ہمارے عمل نہ کرنے سے نہ ہمارے
بے نقص علم مین دھبہ لگ سکتا ہی نہ ہمارے سچے دین پر اعتراض جمانے کی کسیکو طاقت ہی
مگر کیا ہمین خود اپنے کو سنبھالنا اپنے علم سے نفع اُٹھانا اپنے دین کو جو دھوپ نیمروز کی طرح
چمک دمک رہا ہی جہالت کے گرد و غبار اور بے عملی کی گھنگھور گھٹا سے بچانا یہ سب ہمارا
فرض نہین ہی - نہین - ہی اور ضرور ہی - اگرچہ اس بات پر ہمکو حق الیقین اور عین الیقین کا
مرتبہ حاصل ہی کہ گرد غبار ہزار چڑھے اور دل بادل لاکھ بڑھے لیکن اگر چاہے کہ آفتاب
کی بے عیب ذات مین کچھ جرم لگا سکے یا اُسکی لازوال روشنی کا کوئی حصہ کم کر دینے کی
جرأت کرے تو اُسکے امکان سے خارج ہی لیکن کیا یہ بھی خوف نہین ہی کہ وہ آفتاب
عالمتاب ہماری نظر سے حجاب مین آجائیگا اُسکا تو کوئی نقصان نہو گا الآن کما کان
مگر ہم چکر لگا لگا کے بھٹکتے - اور ٹھوکرین کھاتے پھرینگے اگر کچھ شبہہ ہو تو مسلمانون کی گذشتہ
ترقی اور حال کی بے رونقی کا موازنہ کیجیے اور ہر ایک کے سبب پر علیحدہ علیحدہ غور فرمائیے

ہمارا دعویٰ خود بخود ثابت ہو جائیگا۔

حضرات علما۔ ورثۃ الانبیا کی خدمت مین ایک اور امر گذارش طلب ہی جسکے عرض کیے بغیر ہم انکی سمع خراشی سے باز نہین رہ سکتے وہ یہ کہ آپ اس منجدھار پڑی امت کے نوح اور بھنور پڑے جہاز کے ناخدا ہین۔ ذرا سوچیے تو سہی اس ڈگمگاتے اور ڈوبنے کے قریب آپونہچے جہاز کے پار لگانے مین آپ ہی ہمدردی نکھینچینگا تو پھر طوفان بلا سے بچا کے کون پار لگائیگا۔ خدا نخواستہ اگر آپ نے چندے اور توجہ نکی تھوڑی سی مشقت جسکی اسوقت بڑی ضرورت ہی گوارا نفرمائی تو سچ کیے جہاز ڈوبا کہ رہا میری دانست مین تو بن آب مین پونہچے یا دریا کے چھپے پہاڑون سے ٹکرا کے ریزہ ریزہ ہوئے بغیر نہین رہ سکتا ہی۔ گو حق سبحانہ تعالیٰ کے دست قدرت مین سب طرح کے اختیارات ہین۔ وہ کسی واسطے کے بغیر بیڑہ پار لگا سکتا ہی مگر اُسنے اپنی عادت یون جاری نہین رکھی ہی بلکہ انتظام کے لیے قاعدے جو نہایت درجے کی حکمت مصلحت اور باریک بینی پر مبنی ہین بتا دیے ہین جنکے برتاؤ مین نجات اور ترک مین تباہی ہی۔

اب اخیر مین ہمکو نہایت احسانمندی کے ساتھ اُن رحم دل علما کا شکریہ ادا کرنا ضرور ہی جنھون نے رانڈون کی ہمدردی مین دلچسپی سے کمر باندھی ہی اور جن مین سے بہتون کو خوش قسمتی سے کامیابی بھی حاصل ہوگئی ہی کسیکو کم کسیکو زیادہ۔ ہمکو ان حضرات سے اُمید ہی کہ وہ اُسی سرگرمی سے بلکہ اور اُس سے بھی زیادہ مستعدی سے اپنے پاک ارادے پر مستقل رہینگے کیونکہ ابھی کر کھول کے بیٹھ جانیکا وقت نہین آیا ہی اور جو حضرات اب تلک عالم سکوت مین ہین اُنسے بہزار عجز و نیاز اُمید ہی کہ بسم اللہ کر کے وہ بھی اُٹھ کھڑے ہونگے اور اُسوقت ہمارا بلکہ تمام دانشمند خلق اللہ کا اور خاص کر کے لاکھون بیوا و بیچارون کا احسان مانیگا اور دعائین دیگا۔ یہ سچ ہی کہ وہ ہمارے شکریے کے محتاج نہونگے انکی اصلی غرض قومی ہمدردی اور خدا کی خوشنودی ہوگی مگر بمقتضای فطرت ہمارے اور تمام انصاف پسند حضرات کے اور انجام کار غالباً کل خلائق کے ممنون و مشکور دل خود بخود جوش مین آ کے شکر گذاری اور ثنا و صفت کے ترانے کس تعظیم و تکریم سے بھر رہے ہونگے کیا آپ کی کریم النفسی اور فیاض دلی مجکو ڈھارس نہین دیتی ہی کہ آپ میری بے ادبی معاف کیجیگا اور اصل مضمون پر جو نہایت سچائی سے عرض کیا گیا ہی غور فرمائیگا۔

حضرات صوفیہ صافیہ کی خدمت مین

اے حضرات آپ خدا کے مقبول بندے ہین آپ اپنے قیمتی وقت کو اُسکی اور اُسکے پیارے حبیب کی رضا جوئی مین نثار کرنا فرض مان چکے ہین اور کوئی شک نہین ہی کہ اُسکی کمزور لونڈیون کو سخت معیوب ناقابل برداشت قید سے نجات دینی انکی گلو خلاصی مین دلسوزی سے ہمدردی کرنی خدا اور خدا کے مقدس حبیب کی مین خوشنودی ہی۔ بس مؤدبانہ مین آپ کی خدمت مین گذارش کرنے کی جرات کرتا ہون کہ للہ آپ بیکس بیزبانون کی حالت زار پر ترس کھائیے رحم فرمائیے۔ مریدین اور معتقدین کو خواہ مرد ہون یا عورت، سمجھا بجھا کے راہ راست پر لائیے۔ نکاح کرنے کی بھلائیان اور نہ کرنے کی بُرائیان اپنے مقدور کے موافق اُن کے دل مین ڈال دیجیے۔ کبھی بیاہ دینے پر ثنا و صفت کیجیے شاباشین دیجیے۔ کبھی بیٹھلا رکھنے پر ملامت آمیز چشم نمائی اور جھڑکی دھمکی سے کام نکالیے۔ اگر مین غلطی پر نہین ہون اور مجکو کامل امید ہی کہ مین غلطی نہین کرتا ہون تو آپ کا ارشاد آپ کے جان باز مریدون کے دلپر حضرات علما کے وعظ و پند سے کہین زیادہ اثر ڈال سکتا ہی۔ اگر مین کسیقدر مبالغہ روا رکھتا تو کہہ سکتا تھا کہ آپکا فرمان آپ کے سچے معتقدون مین قریب قریب ویساہی واجب التعظیم اور واجب العمل ہی جیسا کہ آپ کے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان صحابہ کرام کے حق مین تھا۔ سخت حسرت اور بڑے تاسف کی بات ہوگی اگر خدا نخواستہ آپ اپنی زبان فیض ترجمان کو بند کر لیجیئگا یا لاکھون سینہ فگارون کی دلی امید کے برخلاف کوئی کلمہ منھ سے نکالنے کا قصد کیجیئگا مگر آپ کی کریم النفسی و نیک طینت پر جب نظر جا پڑتی ہی تو یہ ضعیف وہم جو بغیر ارادے کے دل مین چبھنے لگا ہی۔ حرف غلط کی طرح اُڑ جاتا ہی۔

مین اپنے آپ کو شکر گذارون کے زمرے مین شمار کرنے کے قابل نہ سمجھونگا اگر تہ دل سے اُن حضرات کا شکریہ نہ ادا کرون جنھون نے اپنی راست بازی اور فیاض دلی سے اپنے مرید مردون اور اعتقاد مند عورتون کو سمجھا بجھا کے بلکہ بیواؤن پر بھی مناسب طریقے مین دباؤ ڈال کے نکاح کرا دیا۔ نکاح کیا کرایا مردہ سنت کو زندہ کر دکھایا۔

ہان مگر افسوس کے ساتھ تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ اِس قسم کی نظیرین کم ملی ہین۔ اے حضرات زہاد و عباد آپ کی سمع خراشی مین اِس امید پر ختم کرونگا کہ تلقین اور نصیحت کے علاوہ آپ اپنے خاص

اوقات مین خصوصاً پانچوقت نماز کے بعد اور دعائے سحری و دعای نیم شبی مین کریم کارساز سے عرض بھی کرتے رہیے کیونکہ عام اشخاص کی نسبت آپ کی دعا مستجاب ہونے کی زیادہ امید ہی۔

حضرات اطباء کی خدمت مین

اے حضرات آپ حکیم کا خطاب رکھتے ہون یا ڈاکٹر کے لقب سے یاد فرمائے جاتے ہون مین آپ سب صاحبون کی خدمت مین ادب کے ساتھ گذارش کرنے کی اجازت مانگتا ہون - یہ مہلک سے مہلک عارضون کا طوفانی سیلاب جو بیدستہ و پا بیواؤن کے سر سے گذر رہا ہی جسکو انکی بیکسی و مظلومی پر کبھی ترس نہین آتا انکی برسون کی دلی تمناؤن پر پانی پھیرتا چلا جاتا ہی وہ آپکی نظرون کے سامنے ہی - آپ کو صرف اُسکے جزرومد ہی کے دریافت کرنے پر اکتفا نہین ہی بلکہ یہ بھی ٹوہ ہی کہ اس ستمگر طوفان کی غالم موجین کسوجہ سے آپ کی لاکھون قومی بہنون کا صفایا کرتی چلی جاتی ہین۔

اُف اُف دل قابو مین نہین آتا کلیجہ دھک دھک کر رہا ہی - اور آنکھون مین خون کے آنسو ڈبڈبا رہے ہین مگر افسوس کہ بہت لوگ ایسے بھی ہین جنکے کان پر جون نہین رینگتی - ہائے یہ بیکس بیگناہون کے خون کی ندی نالے آپ سے کیونکر دیکھے جاتے ہین - ہائے ان بیچاریون کی جان بری کی قیمتی تدبیر جسمین ذرا سی زبان ہلا دینے کے سوا نہ کچھ دردسری ہی نہ کچھ گرہ سے کھل جانیکا کھٹکا ہی اُسکے بتلا دینے مین آپ سے اتنا اگر پچھڑ کیونکر کیا جاتا ہی کاش آے دن ایسے قابل رحم موقع پر آپ اپنی فیاض زبان سے کام لیتے انصاف پسندی حق بیانی کے مرہم سے اُنکے زخم دل کو مندمل کرتے آپکا کچھ نقصان نھوتا اور اُنکی امید بر آتی وہ جانی دشمن بڈہی دل بیمار یونکے لٹیرے ڈاکوون سے بچ نکلتین۔

کیا دو ٹوک سچی بات کہدینے سے کسی خونی بلا کا روکدینا یا اُسکے روکنے مین شریک ہوجانا آپکا فرض نہین ہی نہین - ہی اور ضرور ہی - کیا کسی سسکتے ہوئے جان بلب مریض کے کٹھن مرض کا حکمی علاج بتا دینے مین کچھ گناہ لازم آتا ہی - نہین نہین ہرگز نہین اور آپکا تو عین فرض منصبی ہی - خداوند عالم نے صحت اور مرض کی دنیا کا ظاہری انتظام آپکے ہاتون رکھا ہی - اسیوجہ سے جس مریض پہ آپ نے ہاتھ ڈالا قانون فطرت نے اُسکی گئی صحت کے پھر واپس لانے اور موجودہ صحت کے قائم رکھنے کی واقعی تدبیر آپ کے قلم اور زبان دونون پر لازم کردی - یاد رکھیے اگر اُسکی اصلاح سے چشم پوشی کیجیگا تو اُسکے حق اور اپنے فرض کی گردن پر چھری پھیری ہوگی اور بڑے حکیم شاہنشاہ کے مجرم بننے کی

جرأت فرمائی ہوگی۔ ذوالجلال حکیم علی الاطلاق کے دربار مین سرخرو ہونے کی امید آپ اسی وقت کر سکینگے جب اُنکی لونڈی غلامونکا علاج دیانت داری کے ساتھ کرنے کی عزت حاصل فرمائینگے۔ اور دوا وہ بتائینگے کہ پھر اُس دغاباز مرض کے لوٹ پڑنیکا اندیشہ نرہے بلکہ جڑ بنیاد سے کھو جائے اگر غور اور فکر کا حق پورا کرنے مین آپ نے کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اور اتفاق سے تشخیص نے غلطی کی تو وہ غفار عالم الغیب معاف کرنیوالا ہی مگر جب جان بوجھ کے اصلی دوا کا نام لینے سے ہم منہ چورا رہے ہین تو وہ کون سا گیا گذرا منصف ہوگا جو ہمپر فرد قرار داد جرم لگا دینے مین ایک لمحے کے لیے بھی تاخیر روا رکھیگا۔ ای حضرات مین ڈرتا ہون کہ ان مظلوم سوگوارون کے ستم ڈھانے والے سرپرستون کے کڑھ جانیکا کھٹکا آپ کو آپ کے پاک ارادے سے روکیگا اور اصلی دوا کی ہدایت کرنے سے آپکو دور رکھنا چاہیگا۔ مگر عالی ہمتی و دانشمندی کے قانون نے فیصلہ کر دیا ہی کہ خالق کی رضا جوئی کے مقابلے مین مخلوق کی بیہودہ ناراضی کو پاسنگ کے برابر بھی اپنے دل مین جگہ نہ دیجیے پھر اِس فیصلے کو ود لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ نے اور بھی زیادہ ناطق کر دیا ہی۔ پس ای حضرات آپ اپنے خالق کا خوف مانئے اور اپنے ایسے انسان کے بگڑ جانیکا دھیان نہ کیجیے۔ آپ نے اُنکے ساتھ کوئی بُرائی تو کی نہین۔ بلکہ نہایت نیک نیتی اور فیاض دلی سے دین دنیا کے فائدے کی بات اُنکو سوجھا دی۔ اب اگر وہ بجائے اسکے کہ آپ کے شکرگذار ہوتے اور اُلٹے بگڑینگے تو اپنے گھر خوش رہینگے۔ آپ اپنے حق سے سبکدوش ہوگئے۔ وہ اگر اپنی نادانی سے چڑھتے اور دوا رہن کی فلاح پر غور کرنے سے بیزار رہوتے ہین تو یہ اُنھی کی غلطی ہی۔ معقول پسند حضرات سے تو امید کامل ہی کہ وہ آپ کا احسان مانینگے اور آپ کی بےلوث نصیحت کو تعظیم کے ساتھ اپنے دل پر نقش کالحجر کرلینگے ہان مگر نا سمجھ بھائی بہنون کے بگڑ بیٹھنے کا خطرہ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ضرور ہی سو آپ اس سے بھی اطمینان رکھیے وہ آپ کا ایک بال تک بیکا نہ کر سکینگے۔ غایت درجہ یہ ہی کہ پھر آپ کے پاس تشریف لاتے ہوئے ایک قدم آگے رکھینگے تو دوسرے سے اُلٹے پاؤن پیچھے پھرینگے۔ خیر کیا پرواہ ہی کچھ مضائقہ نہین۔ یہی نا کہ نہ آئینگے۔ اچھا نہ آئین۔ خدا رزاق ہی۔ ایک وہ نہین تو خدا اُنکے بہتیرے بھائیون کو اپنے فضل و کرم سے بھیجدیگا۔

اور پھر یہ کیا کم ہی کہ آپ کا پروردگار آپ سے خوش ہوگا یہان وہان دونون جہان مین جزای خیر باغ باغ کردیگا اور بہشت کے باغون مین تو وہ قیمتی قیمتی نعمتین عنایت فرمائیگا جو کبھی خواب کی دنیا مین بھی نہ دکھائی دی ہونگی - نہ ہمارے قلم مین طاقت ہی نہ ہماری زبان مین گویائی ہی نہ ہمارے پاس اتنے الفاظ ہین اور صاف تو یہ ہی کہ ہمکو اور نہ کسی دوسرے فرد بشر کو اتنا علم ہی جو اُن نعمتون کے اوصاف بیان کرنے مین سو ہزار حصون مین سے ایک حصے کے بھی پورا کرنے کی ہمت کرسکین - ہمارے دعوے کی شہادت کے لیے "مَا لَا عَیۡنٌ رَأَتۡ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتۡ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلۡبِ بَشَرٍ" کافی ہی مجکو اب اپنی گستاخی پر معافی مانگ لینے کے بعد بصد اُمید اور بہزار تمنا صاف صاف گذارش کرنی چاہیے کہ ازبرائے خدا جب کبھی آپ کسی رانڈ بیوہ کو اُسکے رنڈاپے کے باعث کابوس - وسواس - خفقان - مرگی - غشی - سکتہ - جنون - مالیخولیا - اختناق رحم وغیرہ وغیرہ مین مبتلا پایا کرین تو آزادی کے ساتھ نکاح کرنے کی ہدایت فرمادیا کرین

حضرات اڈیٹر

افسوس ہی پچھلی کئی صدیون سے ہماری جہالت - وحشت اور ناعاقبت اندیشی کے پتھر - ہماری قومی ہمدردی - قومی حمیت کی ہڈیون کو برابر توڑتے چلے آئے ہین اور اب اُنھون نے یہانتک چورہ کردیا ہی کہ کسیقدر سسکتی ہوئی جان باقی ہی - یون تو جب تک اسلامی دنیا ہی اسلامی ہمدردی اسلامی حمیت کی بوباس قیامت تک نہین معدوم ہونے کی - مگر افسوس کہ وہ پاکیزہ خوشبو مسلمانون کے دماغ کو بہت کم نفع پونہچا سکتی ہی - یا تو اسوجہ سے کہ جون ہی جوش فطرت نے اُسکا نشوونما ہوا وہین بیدردی - اور بیغیرتی اور ناعاقبت اندیشی کے بگولون نے اُسکو کالے کوسون اُڑادیا - دم کے دم مین جانے کہان سے کہان جا پونہچا یا - اوریا اسوجہ سے کہ کاہلی خودغرضی وحشت - اور جہالت کی پلید ہواے اُسکو گھیر لیا اور نہ پھیلا اثر اپنی طرح اُسمین بھی پیدا کردیے بغیر نچھوڑا - خیر - اب زیادہ بحث کرکے ہم خارج از بحث کا الزام نہین لیا چاہتے ہین - ہان مگر نہایت ادب سے اِس امر کی گذارش ضرور ہی کہ اُس خاص حمیت اور خاص ہمدردی مین وہ جسکو وحشیانہ طریقے مین ہم اپنی بہنون اور بیٹیون کے حق مین برتتے رہتے ہین " کسیقدر غور کرنیکی اجازت دیجیے - پنجاب مین شرفاء ہند کی بدقسمت بیوائون کے حق مین ہم ہی کے معنی

یہ سمجھے گئے ہین کہ زبانی افسوس اور ریائی چیخون سے راہ چلنے والون کے دل ہلا دیے جائین -
پچھاڑین کھا کے ڈھپار مارکے بیان نکھان کر کے خود رودین اور بیواؤن کو رولا دین -
انکو گریہ و زاری کے عذاب سے دو چار تک روتے روتے انکی ہچکیان نہ بندھ جائین دم لینے نہ دین
اور یہ تو بالکل ادنی مرتبے مین ہے کہ انکی آنکھین ڈبڈبا آئین اور انکی آنکھ سے آٹھ آٹھ آنسو
ٹپ ٹپ گر پڑین اور رومال پر رومال بھیگ جائین - یہ تھوڑی دیر کے لیے مگر وہ بھولی چڑیان
جب تک انکی ٹیڑھی سمجھ پر صدقے نہو جائین - اور اپنی پیاری جان نہ گنوا دین مرغ قبلہ نما کی طرح
تڑپتی رہین - او خدا یہ کیا ہوا - انکو سچی ہمدردی سے کیونکر نفرت ہو گئی - اسی ہمدردی سے جسکو
اُنھون نے اپنے اسلامی رہبر سے سیکھا تھا - اور وہ انکو ابھی تک (اگرچہ یہ اُسکی طرف رخ بھی
نکرتے ہون) اُسی پیار سے سمجھا رہی ہے کہ تمکو اپنے مقدس پیشوا کی طرح اُس قابل قدر برتاؤ کی
ضرورت ہے جس سے اُن بیچاریون کا کا ڑھا دکھ کٹے - انکی اُجڑی جوانی پھر سے بسے -
آنسوون کے تار ٹوٹین - کمھلائے چہرے دھک دھک دمکنے لگین - جان مین جان پڑجائے
اور گیا دل پھر ہاتھ آئے - اس کمبخت رنڈاپے کا ستیاناس ہو - سدا سہاگن رہنا مبارک ہو -
دن عید ہو تو رات شب برات ہو - زندگی کے ملک مین جب تک رہین خوش رہین آباد رہین -
پھلین پھولین - اور شیطانی وسوسون سے امن و امان مین رہین -
حمیت کا کایا پلٹا گیا تو اُسمین بھی اُنھی مظلومون کے سر پر ستم ڈھا دیا گیا - حمیت کا مقتضا تھا کہ
اپنی اور اپنی بیواؤن کی آبرو دنیا مین رکھنے والی چیز پر غور کرتے - اُنکے پانون ڈگ جانے یا اُنکے
دل مین دوسری طرح کے خیالات پیدا ہونے کے خوف سے بے روک ٹوک اُنکا نکاح کر دینے کی
عزت حاصل کر لیا کرتے جو ہمارے باپ آدم علیہ السلام سے آج تک تمام شریعتون مین چلا آیا ہے
اور جسپر ہندوستان کی چند قومون کے سوا تمام ملکون کی تمام قومون کا اتفاق ہے -
مگر یہان حمیت کے معنی کچھ اور ہی تراش لیے گئے ہین - ہم نا فہم نا عاقبت اندیش عقل کے پیچھے
لٹھ لیے پھرنے والون کی ہٹ گڑھی اصطلاح مین حمیت کے یہ معنی ٹھیرے ہین کہ جوان جہان بیوائین
رنڈاپے کی کال کوٹھری مین دائم الحبس کر دی جائین - ابدی سوگ کی زنجیرون مین سر سے
پانون تک جکڑی ہوئی غش مین پڑی رہین - جب کبھی ہوش آجائے تو ٹھنڈی آہین

بھر کے دھیمی دھیمی کراہنے کی تانین سُنا دیا کرین۔ یاس کی ہتکڑیون نا اسیدی کی بیڑیون سے
اُنکو کبھی نجات نہ دیجاسے۔ اُنکے دلی ارمانون کے سینہ پر دائمی مایوسی کی چکی کو دون دلتی رہے
وہ تڑپتے تڑپتے زمین کی پیوند ہو جائین تو کچھ پروا نہین۔ مگر کیا مجال جو سہاگن بننے کا حوصلہ
بھی دل مین لا سکین۔ اُنکے دلون کو شیاطین تھپیڑے دیتے دیتے ڈاوان ڈول کر دین تو کچھ
مضایقہ نہین۔ مگر خبردار نکاح کی بھنک کان مین نہ آنے پائے۔ شدہ شدہ انکے اطوار بگڑ جائین
سات پشت کی ناک کٹ جائے تو بلا سے مگر حمیت کے یہ معنی ہین کہ حکم خدا اور سنت انبیاء کی
سُن گُن ہرگز نہ سننے مین آئے۔ حضرات اس بات پر آپ کو سخت ناگوار قلق ہو گا کہ رانڈ و نکا
نکاح نہونے سے صرف انھی پر نہین تباہی کا مینہ برس رہا ہی بلکہ خانہ برانداز سیلاب قوم کے سر پہ
بانسون ہار رہا ہی اور قوم اپنے مٹ جانے سے پہلے اُنکو آب حیات کا لقب دے رہی ہی۔
قوم کی بعینہ وہی مثال ہے کہ ایک دیوانہ عقل سے بالکل خالی۔ حواس خمسہ سے گیا گذرا۔
بادۂ جنون مین غرق آب دریا مین غوطے کھا رہا ہو اور اُسکو یہ تمیز نہو دکہ مین کہان ہون اور
کس حال مین ہون،، کیا بیس لاکھ قابل نکاح رانڈون کی بربادی بعینہ مسلمانون کی بربادی
نہین ہی۔ کیا بیس لاکھ عورتون کو تناسل و رتوالد سے محروم کردینا بعینہ مسلمانون کی ترقی
کی جڑ کاٹ دینا نہین ہی۔ اور اگر (خدا نکرے) کہین اُنکے چال چلن مین فرق آگیا تو کیا قوم کے
بے عیب رخسارے مین بدنما سا پیدا ہو کے سارے حسن و جمال کو خاک مین نہ ملا دیگا۔ ای خدا
ایسے وقت کون نہ کہیگا کہ قوم کو کروٹ پلٹنے کی ضرورت ہی ہر گروہ نہین بلکہ ہر ہر مرد ہر ہر عورت پر
ہمدردی سے متوجہ ہونا لازم ہی۔ بیشبہہ اسلام آجکل جسطرح اپنے فیاض طبع عام مسلمانون
کی سچی ہمدردی اور دلی اتفاق کا۔ حضرات امرا و روسائی عظام کی خاص توجہ اور سرپرستی کا
اور حضرات علمای باعمل کے پرجوش بیان اور وعظ و نصیحت کا محتاج ہی اسی طرح ای حضرات اڈیٹران
آنپ جیسے قوم کے جان نثارون اور آپ کے لائق نامہ نگارون کے پرزور قلم اور دل مین سما جانیوالی
تحریر کی بھی اسکو سخت حاجت ہی۔ کیا خوب ہو کہ علمای کی زبان اور آپ کا قلم دونون اتفاق کر لین
جو زبان سے نکلے وہی قلم لکھے یعنی آپ اور وہ دونون ملکے اپنی شکستہ دل بیوہ بہنون کی
تلافی کی راہ نکالین۔ علمای کی خدمت مین تو ہم پہلے عرض کر آچکے ہین اور ہمکو اُنکے تقدس و انکی

معقول پسند طبیعت سے امید ہی کہ وہ گرمجوشی سے قبول فرمائینگے اور خدا کی باندیون اپنی خستہ جگر دینی بہنون کو نفع پونہچانے مین جو وہ پونہچا سکتے ہین،، بخالت نہ روا رکھینگے۔ اور آپ جیسے حامیان قوم کی خدمت مین جنکے دل پہلے ہی سے فطرتی ہمدردی مین اُمنڈ رہے ہین اور بیدردنیم وحشیونکی قدیم نگردل سے بھولی بسری ہمدردی مین روح پھونک رہے ہین،، غالباً زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہ پڑیگی۔ آپکا فرض امید دلاتا ہی کہ تمام اخبار جو دنیا کے ملک مین قوم کو نفع پونہچانے اور ضرر سے بچانے کے لیے آئے ہین،، آزادی اور راست بازی سے قوم کو سمجھانے کے لیے اُٹھ کھڑے ہونگے۔ اپنے پراثر مضامین اور دردانگیز حملون سے بیدرد اور سوتے دلونکو ہلا دینگے۔ دنیا کی تمام مہذب قومین متفق الراے ہین کہ اخبار قوم کے مصلح اور خیالات درست کرنے کے آلے ہین۔ بیشبہہ اخبارون سے بڑے بڑے مراحل طے ہو جاتے ہین اور کیسی کیسی پیچیدہ گتھیان سلجھ جاتی ہین اور وہ عجیب غریب خلاف توقع کارنمایان ہوتے ہین جو کسی زمانے مین عرب کی مؤثر فصیح وبلیغ شاعری کے حصے مین تھے۔ نہایت تاسف اور سخت حسرت کی بات ہوگی اگر کوئی اڈیٹر اپنے فرائض منصبی کے دریافت کرنے یا اُن کے پورا کرنے مین غفلت یا بے پروائی یا خودغرضی سے کام لیگا۔ اگرچہ بدقسمتی سے تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ وہ اخبار جنکو غریب بیواؤن کے نکاح مین خاص توجہ ہو بہت کم دکھائی دیتے ہین۔ تاہم مین اس بات پر خوش ہون کہ دلچسپی کی بو غالباً تمام اخبارون سے اُٹھ اُٹھ کے ہمدردی کے دماغ کو معطر کر رہی ہی جسکے صلے مین مین نہین سمجھ سکتا ہون کہ قوم اُنکے شکریے کے فرض سے کیونکر سبکدوش ہوسکتی ہی اور زیادہ تر شکریے کے مستحق وہ جوانمرد اخبار ہونگے جنھون نے مستعدی کے ساتھ اپنا حق ادا کیا ہی یا ادا کر رہے ہین۔ مین ہرگز نہین تمنا کرتا ہون کہ حضرات اڈیٹر اپنے تمام فرائض چھوڑ کے صرف ایک ہی فرض پر قناعت کرلین البتہ میری یہ درخواست ہی کہ منجملہ تمام معظم فرائض کے اسکو بھی سمجھین۔ اپنے قیمتی وقت اور قیمتی صفحونکا کچھ حصہ اپنے بائین ہاتھ یعنی مصیبت زدہ بیواؤن کے لیے بھی وقف کردین۔

حضرات امرا اور رؤسا کی خدمت مین

اے حضرات میری گذارش کرنے کی حاجت نہین۔ آپ خود ہی ملاحظہ فرماتے ہین کہ اسلام کس درجے تک ضعیف ہوگیا ہی اور ہوتا جاتا ہی۔ اسلام اپنی بیوہ ستم رسیدہ بیٹیونپر کسقدر زار زار

رو رہا ہی مگر افسوس نہ بیدرد ظالمون کو کچھ رحم آتا ہی جو اپنی جفا کاری سے باز آئین نہ کسی اور ہی کے دل پر
چوٹ لگتی ہی جو سیج اُٹھے اور فریاد پہونچنے کی سوچے۔ اللہ اکبر اسلام کو اپنے ہونہار بچون کی کسقدر
تمنا ہی مگر حیف صد حیف کہ رانڈ ونکا نکاح نہ کرنے کی بدولت ہمنے اُسکی اِس تمنا کو بھی خاک مین ملادیا
اے حضرت امرا اور روسا۔ اسلام جسقدر آپ کی دستگیری کا اب محتاج ہو اسکے پہلے اتنا کبھی نہ تھا۔
اگلے زمانے مین ہر ہر مسلمان کے دل مین حمیت کا دریا اُمنڈ رہا تھا اور اب اُسی حمیت کے ایک ایک
بوند کا قحط پڑا ہی۔ کبھی وہ زمانہ تھا کہ مسلمان اپنے اسلام پر عاشق تھے۔ اُنکو ہرگز پروانہ تھی کہ کوئی آگے
بڑھنے والا ہے تب وہ اُسکے پیچھے قدم اُٹھائین بلکہ ہر ایک کے دل مین مستعدی اور سبقت کی آگ
بھڑک رہی تھی اور اب افسوس کے ساتھ ہمکو یہ زمانہ دیکھنا پڑا کہ اُس سچے جوش خروش کا کہین نام
ونشان تک نہ باقی رہ گیا۔ اب تو یہ کیفیت ہی کہ جب اُنکو کسی اچھے کام مثلاً رانڈون کے نکاح،
کی طرف بلائیے بغلین جھانکنے لگتے ہین۔ ایک دوسرے پر ٹالدینا اُنکا مہمل شکا ہو گیا ہی۔ اول تو
سنتے ہی نہین اور سنا بھی تو کہنے لگے۔ اُس جگہہ کے سربرآوردہ حضرات کا نام لیکے (فلان فلان صاحب
اپنی بیواؤن کا نکاح کردین تو پھر ہمکو بھی کچھ عذر نہوگا۔ ہم پہلے کرین تو نکو نہین اور بڑون کی بات
بڑی ہوتی ہی۔ اُنکو کوئی کہنے والا ہے نہ سُننے والا۔ ہائے اگر اسلامی چراغ کی روشنی ہماری آنکھون ہی
تو یہ ٹیڑھی راہ چلنا اور کانٹون مین اُلجھنا کیون ہی۔ اگر اسلام کو سچا مانتے ہین تو پھر اُسکی سیدھی
سڑک پر چلنے مین کسیکا انتظار کیون ہی۔ اگر اسلام کی طرف بلانے والے کو برحق مانتے ہین تو پھر
اُسکی آواز پر لبیک کہنے مین کسیکا ڈر کیا ہی اور اُسکے حکم کی تعمیل کرنے مین کسیکے کہنے سننے
اور نکتہ چینی کی پروا کیا ہی۔ افسوس اگر ہم جہالت اور وحشت کی زنجیرون مین نہ جکڑے ہوتے
تو پیارے اسلام کا ساتھ کیون چھوڑتے۔ امرا اور روسا اپنی جگہہ سے جنبش کرتے یا نکرتے مگر ہم تو
اسلام کی روشنی مین بھلا ندمار کے لمبے ڈگ بھر کے دونون جہان کے سردار کے پیچھے ضرور ہو لیتے۔
بہرحال عوام کا یہ عذر محض پوچ ہی جسکے سر ہی نہ پانون۔ جسکو فقط اسی جگہہ پر نہین بلکہ ساتوین
بہانے کے جواب مین ہم باطل کر آئے ہین اور عنقریب پھر اُسکی لغویت ثابت کرنے کے لیے قلم
ہمارے ہاتھ مین ہی۔ مگر اے حضرات امرا ہر گاہ کہ عام بیواؤن کی کامیابی اور ناکامی کا فیصلہ
(گو نا سمجھی سے کیون نہو) آپ پر منحصر کر دیا گیا ہی تو کیا آپ کی کریم النفسی۔ رحم دلی اور نیک نیتی سے

ہمکو امید نہین ہو کہ آپ عدل ورانصاف کی راہ سے اُن ناکردہ گناہ مظلومون کی رہائی کا حکم دیجئیگا جو ہمیشہ کے لیے رنڈاپے کی ناگوار قید مین محض بے قصور ڈال دی گئی ہین - آپ کی فیاضی اور آپ کی شرافت سے ہم اپنی دینی بہنون کو ڈھارس دے سکتے ہین کہ آپ اُنکے حق ہین وہ فیصلہ کیجئیگا جسمین غریب حقدار اپنے حق کو پہونچ جائین - اور یہ فیصلہ بھی کیسا فیصلہ ہو جسکا نفاذ اور استحکام فقط آپ اپنے عمل سے کرسکتے ہین - اور کچھ نہین صرف اتنا کیجیے کہ اپنی واجب الرحم سوگوارون کو سوہاگن بنا دیجیے اُنکا حق اُنکو دیدیجیے پھر ملاحظہ فرمائیے کہ کامرانی اور مقصد رسی کی ہوا کس تیزی سے حرکت کرتی ہو اور کسطرح تمام نیم جان بیواؤن کے ڈھانچے مین روح پھونکتی چلی جاتی ہو - اگر بدقسمتی سے کوئی سنگدل اپنی بیوہ کے حال پر اب بھی نہ ترس کھائے تو اپنے کیئے کی سزا آپ پائیگا اگرچہ ہم اور تمام عقلا تسلیم کرتے ہین کہ اچھی بات کے اختیار کرنے اور بُری بات کے چھوڑ دینے مین کسیکو کسیکا راستہ دیکھنا کیا ہو خدا اور خدا کی دی عقل سے لڑائی لینی ہو " مثلاً اگر آپ (خدا نکرے) اپنی بیکس بیواؤن پر مہربانی کی نظر نہ ڈالین تب بھی اور تمام لوگون پر لازم ہو کہ اپنی اپنی بیوہ کا نکاح کردین نہ کہ آپ کے انتظار مین بیٹھے رہین "، ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہین کہ آپ کے نکاح کردینے سے نہ اور لوگ مجبور ہوسکتے ہین نہ آپ کو کسی پر جبر کرنیکا منصب ہی - ہان مگر آپ ایسے معزز اشخاص کے آگے بڑھنے سے عام لوگون مین ایک طرحکا جوش پیدا ہوجائیگا - یہ بے عیب کا عیب سمجھا جاتا رہیگا - آپ کے پیچھے چلنے مین وہ اپنا فخر سمجھینگے - بہت دن نہ گذرنے پائینگے کہ رانڈون کے نکاح کی سچی تعظیم اور توقیر خود بخود اُنکے دل مین جگہ کریگی تجربہ و نیز تاریخی واقعات شہادت دے رہے ہین کہ غالب کا اثر بھلا ہو یا بُرا مغلوب پر بہت جلد اپنا قبضہ کرلیتا ہو - بسا اوقات مغلوب کی آنکھ مین کچھ ایسا چکاچوند پڑجاتا ہو کہ نیک و بد مین مطلق امتیاز نہین رہتا ہو اور نہ امتیاز کرنیکی پروا رہتی ہو - اسکو وہی بھاتا ہو جو اپنے آپ سے معزز کو کرتے ہوئے دیکھتا ہو - یہی وجہ ہو کہ عوام الناس آپ ہی کی طرف ڈھل رہے ہین - اگر آپ اپنی رانڈون کے نکاح کرنا شروع کردین تو پھر وہ بھی ڈھٹیارے ہوجائین - نکاح کے فوائد جو اُنکی نظر سے چھپ گئے ہین سوجھائی دینے لگین تمام رؤسا و امرا اور اپنی قوم اور اپنی جوار اور اپنی بستی کے سربرآوردہ حضرات کا دو وجہ سے فرض ہو کہ اپنی خستہ جگر رانڈون کے تباہ حال پر رحم فرمائین اور اُنکو بیاہ دین - اول وجہ تو

وہی عام وجہ ہی یعنی شرعی - عرفی - طبی اور فطرتی سب طرح کی ضرورتین جو تمام بیواؤن کے لیے
تسلیم کرلی گئی ہین بلکہ ہم جرءت کرکے کہہ سکتے ہین کہ امرا کی بیواؤن کو جو عمدہ عمدہ غذا اور نفیس
نفیس پوشاک کا استعمال فرماتی ہین اور بھی زیادہ نکاح کی ضرورت ہوتی ہوگی - ایسے وقت مین
بلبل شیراز کا قول وہ "آنانکہ غنی ترند محتاج ترند" ہمارے ولپر حلکر لگا لگا کے بتا جاتا ہی کہ جنکو
زیادہ اطمینان ہی وہ نکاح کی زیادہ محتاج ہین - دوسری وجہ وہ وجہ ہی جسکے لکھنے سے ابھی
ہمارے قلم کی روشنائی بھی نہین خشک ہوئی یعنی غالب کا اثر مغلوب پر بہت پڑتا ہی اور امرا کی
پیش قدمی مین عام بیواؤن کی مشکل آسان ہوجائیگی توی امید ہی - ای حضرات امرا اگر آپ
ہمت کیجئیگا تو اور لوگون کو بھی حوصلہ پڑیگا اور انکے دل مین طاقت آجائیگی - اگر آپ اپنی
بیواؤن کے نکاح کردیجئیگا دوہرا ثواب پائیگا ورنہ کیجئیگا تو دوہرے عذاب کے بھی مستحق
ہوجائیگا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرقل بادشاہ روم کو جیسا کہ صحیح بخاری باب بدء الوحی
مین ہی تحریر فرماتے ہین اَسْلِمْ تَسْلَمْ یُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ
اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ **ترجمہ** "تو اسلام قبول کر نجات پائیگا - خدا تجکو دوہرا ثواب دیگا -
اور اگر تو پیٹھ پھیریگا (یعنی ایمان نہ لائیگا) تو بیشبہہ تجہ پر رعایا کا (بھی) گناہ ہوگا "
اگر ہرقل مسلمان ہوجاتا تو کچھ یہ بات نہ تھی کہ وہ زبردستی کسیکو مسلمان بنا سکتا البتہ یہ ضرور
ہوتا کہ اسکی دیکھا دیکھی اسکے نوکر چاکر اور اسکی رعایا فوج کی فوج گروہ کے گروہ اسلام کی
دولت سے مشرف ہوتے چلے جاتے - پس ای حضرات امرا بھی امید آپ کی پیش قدمی مین بھی ہی
اگر آپ فیاضی سے اپنی رانڈون کی شادیان کردیجئیگا تو پھر غریب غربا نیز اوسط درجے
کے لوگ کس خوشی سے آپ کی بنائی سڑک پر چلنے لگینگے - آپ ملاحظہ فرمائینگے - وہ کس تعدی
سے دوڑ دوڑ کے اپنی اپنی بیواؤن کے فرض سے سبکدوش ہوتے جاتے ہین اور اسوقت
آپ کو اپنے کرنیکا ثواب تو ملے ہی گا اسکے علاوہ اُن لوگون کے کرنیکا بھی ثواب ملتا رہیگا
جو آپ کو دیکھ کے کرینگے یا آپ کو دیکھ کے کرنے والون کو دیکھ کے کرینگے اسیطرح قیامت تک
جو لوگ کرتے جائینگے اُنکا ثواب آپ کو برابر ملتا رہیگا - میرا یہ مطلب نہین ہی کہ اُن کرنے والونکا
ثواب چھین کے آپ کو دیا جائیگا - اُنکا ثواب اُنکو پورا ملیگا - ایک تی بھر بھی کم نہین ہونیکا

اور آپ کو اُن لوگونکے ثواب کے برابر خدا اپنے پاس سے دیگا اُسکے ہان کسی چیز کی کمی نہین ہی - اور جو کہین - (خدا نخواستہ) آپ نے تکبر یا غفلت یا بے پروائی سے نہ سنا یا ایک کان سے سنا اور دوسرے سے اُڑا دیا تو جو خدا کو منظور ہی وہ تو کبھی رکنے کا نہین مگر ناحق کے لئے آپ دوہرے گناہ مین پڑ جائینگے اپنے نہ کرنیکا گناہ علحدہ ہوگا اور جو لوگ آپ کے نہ کرنے سے سمت رہینگے اُن سب کے نکرنیکا بھی وبال آپکو جھیلنا پڑیگا - اگرچہ وہ لوگ بھی اپنے گناہ سے کسی طرح بچ نہ سکینگے -

مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اگر آپ مہربانی کرکے اپنی بیواؤن کی مصیبت کا زمانہ ختم کردیجئیگا تو پھر تمام خلائق بہت جلد اور خوشی سے آپ کے پیچھے چلنے مین اپنا فخر سمجھیگی اور کیون نہین معزز لوگون کے افعال بھی معزز ہوتے ہین - ہماری یہ گذارش فقط انھین حضرات سے نہین ہی جو کسی بیوہ کے ولی ہون بلکہ تمام امرا اور رؤسا اور معزز حضرات سے ہی خواہ وہ کسی بیوہ کے ولی ہون یا نہون - فرق یہ ہی کہ اول الذکر حضرات سے دو امر کی درخواست ہی - اول یہ کہ وہ خود اپنی بیواؤن کو بیاہ دین دوسرے یہ کہ اور لوگون کو رغبت دلائین - اور مؤخر الذکر حضرات سے فقط یہی دوسری امید ہی وہ اس کار خیر مین جہانتک اور جسطرح سے ہوسکے دلسوزی سے کوشش فرمائین - بیشبہہ سربرآوردہ اور نامور حضرات کی توجہ بہت کچھ کرسکتی ہی ~ مشکل نہ توجہ تو آسان　||　آسان نہ تغافل تو مشکل

اے حضرات آپ اور آپ کے غریب بھائیون کی وہی مثال ہی کہ گویا ایک بڑے قہار دریا کے منجھدار مین لاکھون کروڑون آدمی غوطے کھارہے ہین اور اسکی زبردست موجین بارے تھپیڑون کے اُنکو نیچے بٹھلائے دیتی ہین - اب وہ کوئی دم کے مہمان ہین - ابھی ہین تو ابھی نہین ہین - زیادہ حسرت اور زیادہ رُلادینے والی یہ بات ہی کہ غیر محدود کشتیان اُنکے اردگرد پڑی ہوئی ہین مگر افسوس کہ وہ کشتی کے نام سے چڑھ جاتے ہین اور کہتے ہین کہ ڈوب مرنا گوارا ہی پر کشتی پر پاؤن دھرنے کے لیے ہم اپنے دل کو کسیطرح مضبوط نہین کرسکتے البتہ اگر فلان فلان وہ جو ہمارے رئیس اور سربرآوردہ ہین سوار ہولین تو پھر ہم بھی ناؤ پر دکھائی دینگے - اب ان لوگون کی سمجھ پر تعجب نہین ہے جسمین تو ادکیا ہی کوئی پوچھے کہ آنکے رئیس اگر گرداب بلا سے نکلنا نہین چاہتے تو یہ کیون اپنی جان کے دشمن ہنچے بیٹھے ہین لیکن ہم حضرات امرا اور رؤسا اس موقع پر بڑے ادب سے آپ کی خدمت مین یہ سوال پیش کیے بغیر نہین رہا جاتا ہی -

ای حضرات کیا اپنی اور اپنی قوم کی جان بچانے کے لیے آپ کا فرض نہین ہی کہ بسم اللہ کرکے آپ خود بھی کشتی پر ہو بیٹھیے اور اپنے ناسمجھ غریب بھائیون کا بھی ہات پکڑکے بٹھلا لیجیے۔ خاص کرکے ایسی حالت مین کہ آپ کو امن و امان کے جہاز پر بن دیکھ لیے وہ اپنی جان کو جان نہ سمجھتے ہون سو آپ کی فیاضی آپ کی غربا نوازی ہمکو ڈھارس دیتی ہی کہ آپ جان لڑاکے کوشش فرماینگے۔

ای حضرات امرا اور رؤسا آپ مالی قوت سے بھی مدد دے سکتے ہین ؎

تا توانی نکنی در حق کس تقصیرے	بدرمے یا درمے یا قدمے یا قلمے

غریب اور اوسط درجے کے بھائیون کی خدمت مین

میرے پیارے غریب بھائیو مین بڑی نرمی اور آہستگی سے آپ کی خدمت مین گذارش کرتا ہون کہ آپ لوگ ناحق کے لیے حیلہ بہانہ کرکے امرا کا حوالہ دیکر کے اپنی بہنون اور بیٹیون کے ذبح کرنے پر تلے ہوے ہین۔ بڑے جاہ و مراتب والے کچھ تمکو منع نہین کرتے ہین اور اگر منع بھی کرین تو کیا تم اپنے فعل کے خود مختار نہین ہو۔ انکا فعل انکے ساتھ ہی اور تمھارا تمھارے ساتھ۔ وہ نہ کرینگے تو کل قیامت کے روز آپ مزہ چکھینگے۔ انکا وبال انکے سر ہوگا۔ بھلا تملوگ تو اپنی اصلاح کی سوچو اور یہ تو ہمیشہ سے دستور چلا آتا ہی کہ اچھے کامون مین اکثر پہلے غریب اور اوسط درجے کے ہی لوگ پیش قدمی کیا کرتے ہین۔ غریبون کا ایمان تو نگرون سے کہین زیادہ قوی ہوتا ہی۔ انبیا علیہم السلام پر جو گروہ پہلے ایمان لایا کیا وہ غریبون کا ہی گروہ تھا۔ اگرچہ یہ سچ ہی کہ امرا و دولتمند لوگون کی طرف عموماً طبیعت کا میلان زیادہ ہوا کرتا ہی لیکن ذرا سوچو تو سہی سلطان عقل کے مقابلے مین طبیعت کا میلان کوئی چیز نہین ہی۔ انسان اور دوسرے حیوانات مین یہی فرق ہی کہ اور حیوانون کی طبیعت مین جو کچھ آتا ہی وہ کرگذرتے ہین اور انسان کو خدا نے دوراندیش عقل عنایت فرمائی ہی وہ جو کچھ کرتا ہی اسکا انجام سوچ سمجھ کے اور اسکے نفع و ضرر پر نظر ڈال کے کرتا ہی۔ اب اگر کوئی انسان خدا کی دی عقل کو بالاے طاق رکھدے اور جو کچھ اسکی طبیعت مین آسے کر بیٹھے تو وہ انسان انسان نہین ہی۔ ہم مانتے ہین کہ جس عادت کو امرا اختیار کرتے ہین چاہیے وہ کیسی ہی شر انگیز کیون نہ ہو عزت اور تعظیم کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہی اور اسپر عمل کرنے مین تمھارے نفس بھتسے خوش ہو جاتے ہین لیکن تمکو یہ بھی تو دیکھ بھال لینا چاہیے کہ اُس

خوشرنگ پردے کے اوٹ مین وہ کالی کالی کونسی چیزین ہین جو ڈرونی صورت مین دکھائی دیتی ہین اور تاک لگائے تمھاری گھات مین بیٹھی ہوئی ہین۔

یہ عقل کا چراغ خالق نے ہمکو اسلیے نہین دیا ہی کہ اسکو بجھا کے نادان دولتمندون کے پیچھے پڑکے کنوے تالاب مین جاکے ڈوب مرین۔ یہان اپنی جان سے جائین وہان خودکشی کے الزام مین دوزخی بنین۔ بلکہ یہ قدرتی چراغ اسلیے دیا گیا ہی کہ اسکی روشنی مین بھلے برے کو پہچانو اور اللہ کی بنائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی سیدھی سڑک پر چلنے سے منزل مقصود کو پہونچ جاؤ۔ اور اسکے خلاف مین اگر تم سمجھتے ہو کہ امرا کے سرٹال کے بچ جائینگے تو ممکن نہین ع این خیال ست و محال ست و جنون ۔ ہر شخص اپنے اپنے فعل کا ذمہ دار ہی۔ حق سبحانہ وتعالی ساتوین پارے سورۂ انعام کے تیرھوین رکوع مین فرماتا ہی قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ط ترجمہ تمکو سوجھ کی باتین تمھارے پروردگار کے پاس سے پہونچ چکین پھر جسنے سوجھ کیا سو اپنے بھلے کو اور جو اندھا رہا سو اپنے برے کو۔ اور انتیسوین پارے سورۂ قیامہ کے پہلے رکوع مین فرماتا ہی بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ترجمہ بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجھ والا ہی اگرچہ لا ڈالے اپنے بہانے ف یعنی آدمی اگر اپنے احوال مین غور کرے تو نفع و نقصان کی بات سمجھ لے۔ اور یون چاہے اگر حیلے بہانے پیش کرے بنتے جائینگے۔

میرے اسلامی بھائیو تمکو ڈرنا چاہیے کہ تمھارے حق مین کہین خدا کا وہ کلام نہ صادق آجائے جو آٹھوین پارے سورۂ اعراف کے چوتھے رکوع مین دوزخی کافرون کے سوال کے جواب مین فرمایا ہی۔ مین اس سوال اور جواب دونون کو اسجگہ آپ کی عبرت کے لیے نقل کرتا ہون۔ غور کیجیے اور اپنی حرکت سے باز آئیے لیجیے وہ سوال و جواب دونون اسمین ہین قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ط قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ پچھلے پہلون کی نسبت کہینگے۔ ای ہمارے پروردگار۔ ہمکو انھین لوگون نے گمراہ کیا تھا تو انکو

آگ کا دوگنا عذاب دے - فرمائیگا (اللہ) دونون کو دوگنا عذاب ہی پر تم نہین جانتے -
ای غریب اور اوسط درجے کے مسلمانون مین افسوس کرتا ہون کہ یہ لاکھون بیوائین ڈوب رہی ہین
اور تم کھڑے تماشا دیکھ رہے ہو - ہاے یہ مرگ انبوہ کا جشن تمسے کیونکر دیکھا جاتا ہی -
ہاے کیا کچھ یہ بھی فرض ہی کہ جب پہلے بڑے بڑے امیر وزیر توجہ فرمائین تب کہین تم اپنی
ڈوبتی ہوئین بیواؤن کی جان بچانے کی فکر کرو - کیا تمنے گلستان مین "تا تریاق از عراق
آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود" نہین پڑھا ہی - کیا تمنے وہ ہندی کی مثل نہین سنی ہی -
"دو گھڑی بھر مین گھر جلے اور ڈھائی گھڑی بھدرا" - امرا اپنی بیواؤن پر ترس کھائین
یا نہ کھائین بھلا تم تو خدا کا خوف کھاکے اپنی رانڈون کا تھل بیڑا پار لگانیکی سوچو - حضرات
مین ڈرتا ہوا دبی زبان سے کہتا ہون کہ شاید تم مین ایسے بھی سنگدل موجود ہین (شاید کیا
معنی یقیناً ہین اور بکثرت ہین بلکہ اگر مبالغہ کیا جائے تو سب اسیطرح کے ہین) کہ اگر وہ بیچاریان
ہاتھ پاؤن پھٹپھٹا کے اُس ظالم دریا سے نکلنے کا ارادہ کرین تو یہ حضرات قیامت برپا کردین
اُن بیچاریون کو پھر اُلٹے اُسی دریا مین ڈالدین اور غوطے پر غوطے دینے لگین - یون تو شاید پلٹے
کھا کھاکے کبھی تلے جاتے کبھی اوپر آنے مین دو چار گھنٹے اور جی لیتین مگر اب تو یہ خدا کے
بندے اُن بدقسمتون کے گلے مین لعنت ملامت جھڑکی دھمکی اور بلکہ مارپیٹ کے پتھر کے لنگوٹے
بغیر کب کے چوکنے والے ہین - اور اس حالت مین کون کہہ سکتا ہی کہ وہ بیچاریان تہ آب مین پہونچے بغیر
بچ سکتی ہین - اسی عبرت انگیز سزا کا نتیجہ ہی جو وہ غریب غوطے کھا کھاکے ڈوب مرنا گوارا کرلیتی ہین

ف گمراہ کرنے والون کو ایک اپنے گمراہ ہونیکا عذاب ہوگا اور دوسرا عذاب اورون کو گمراہ کرنیکا ملیگا - اُنکی
پیروی کرنیوالون کو بھی دوگنا عذاب ہوگا - ایک اپنے آپ گمراہ ہونیکا اور دوسرا گمراہونکی پیروی کرنیکا -
یہ اُسوقت ہی جب پہلون سے دوزخ مین پہلے جانے والے یعنی گمراہون کے بڑے بڑے ٹھگ اور پیر مرشد اور
پچھلون سے دوزخ مین پیچھے جانے والے یعنی عام گمراہ اور چیلے چاپڑ مراد لیے جائین - اور اگر پہلون سے اگلے
زمانے والے اور پچھلون سے پچھلے زمانے والے مراد ہون تو یہ مطلب ہوگا کہ اگلے لوگون کو ایک اپنی گمراہی کا عذاب
ہوگا اور دوسرا اسوجہ سے ہوگا کہ وہ پچھلون کے لیے گمراہی کی بنیاد ڈال گئے - اور پچھلون کو ایک نفس گمراہ
ہونے کا عذاب ہوگا اور دوسرا اسوجہ سے ہوگا کہ اُنھون نے اگلون کو دیکھ سنکر عبرت نہ پکڑی ۱۲ منہ

مگر باہر سلامت نکلنے کا کبھی حوصلہ بھی اُنکے دل مین نہین آتا ہی۔
اُس صدا جیو تم بڑے بڑے رئیسون اور امیرون کا رستہ نہ دیکھو۔ ہمدردی سے اپنی اپنی رانڈون کا
بیڑا پار لگانے مین جلدی کرو۔ دیکھو یہی وقت ہی جانے نہ پائے ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین۔
اے غریب اور اوسط درجے کے سچے مسلمانو تمھاری شرافت اور رحم دلی مجھسے سرگوشی کرتی ہی کہ اب تک
تو جو ہوا سو ہوا مگر آیندہ ایسا نہو گا۔ اب کسیکا انتظار نہ کیا جائیگا بسم اللہ کرکے اُنکو (یعنی غریب
رانڈون کو) اُنکی دلی تمنا سے ملا دیا جائیگا

اُن حضرات کی خدمت مین جنکی بیویان جوان ہین

سب سے زیادہ جو چیز ہمکو تعجب کے دریا مین غوطے دے رہی ہی وہ پر جوش طبیعت والون۔
رانڈون کی فریاد پہونچنے والون کی بیواؤن کا حال ہی۔ ہاے جو خدا کے بندے عام رانڈون کے
لیے خضر ہو رہے تھے آج تمام بیواؤن کی طرح خود اُنکی بیوائین بھی اپنی جہالت سے رنڈاپے کے
پر خطر میدان مین بھٹکتی ہوئی ٹھوکرین کھاتی نظر آتی ہین۔ جب تک وہ فیاض دل زندگی
کی دنیا مین رہے دوڑ دوڑ کے خدا کا رستہ دکھانے کی اُنکو دھن تھی۔ افسوس
اب تو وہ چین سے زمین کے کسی کونے مین سو رہے ہین اپنی ناسمجھ بیویون کو سمجھانے
کے لیے کیونکر آئین۔ آ تو نہین سکتے مگر دعا کر رہے ہونگے کہ خدایا کوئی شیر دل تیرا مرد
غیب سے آجائے اور ان بھولی بھٹکی سوگوارون کو سہاگن بننے کی راہ دکھائے اور
کامیابی کی منزل مین پہونچائے۔ جب کہ غیر بیواؤن کی بدقسمتی پر انکے دل بھر آتے تھے
اور اپنے پر جوش سوثر لہجے مین متاثر دلون کو ہلا دیتے تھے تو اب برزخ کے عالم مین
ہم کیونکر کہین کہ وہ اپنی بیواؤن کے دائمی رنڈاپے پر خون کے آنسو نہ رو لیتے ہونگے۔ بیشبہہ اُنکی
روح کی خوشی اسی مین ہوگی کہ وحشیانہ رسم و رواج کے کانٹون سے اُنکی بیویان نکلکے اسلامی
طریقے کے لہلہاتے ہوئے باغ مین دکھلائی دین یعنی نکاح کر لین (اے ظالم رنڈاپے تجھین کونسی
دلچسپی ہی کہ جو تیرے پھندے مین پڑا تیرا ہی ہوکے رہ گیا) تیرے جذبات مین بلا کا اثر ہی جسپر تونے
نظر ڈالی وہ تیرا نام لیوا ہو گیا اور تیری بڑھتی کی خیر منانے لگا تو صبح شام اُٹھتے بیٹھتے ہزار
جھٹکے بتاتا ہی لاکھ جلی کٹی سناتا ہی مگر خدا جانے تجھین کیا ہی کہ تیرے دلدادے تیرے نام کے عاشق ہین (

وہ دنیا کی بیحیائی اور آخرت کی رسوائی قبول کر لیتے ہین مگر تو نے غضب دھوکے کے افسون پڑھ پڑھ کے کچھ ایسا منتر پھونک دیا ہے کہ وہ تیرا ہی کلمہ پڑھتے جاتے ہین۔ جن روشنضمیرون نے تیری بدنما اصلی تصویر دیکھلی تیرا الممع اُسپر کھل گیا اور وہ تیری دھاندلی سے اپنی قوم کو بچایا چاہتے ہین ہائے جب وہ دنیا سے رخصت ہو جاتے ہین تو اُنکی بیوائین بھی تیری ہی زلف کی اسیر ہو رہتی ہین۔ تیری گدائی کچھ اُنکو ایسی بھا جاتی ہے کہ تیری دھری پر کسن لت ورخواری سے ایڑیان رگڑ رگڑتے جان دے دیتی ہین۔ یہ تو ہم جانتے ہین کہ اُنکے رانڈ ہو جانےمین تیرا کچھ اختیار نہین ہے اور نہ ہمکو اسکی کچھ شکایت ہے کیونکہ یہ خدا کے حکم سے ہے۔ اور خدا کا حکم حکمت سے خالی نہین ہوتا مگر جب کہ اُسنے اپنی رحمت کاملہ سے پھر سہاگن بننے کی اجازت دے دی ہے تو اب اُنھین دخل درمعقول دینے کا وہی حوصلہ کریگا جسکو دونون جہان مین اپنا مُنہ کالا کرنے کی خوشی ہوگی۔ ہائے کون ایسی تدبیر کی جائے جو نادان عورتون کی سمجھ مین آئے صاحبو منجلہ اور تدابیر کے ایک نئی تدبیر ہمارے ذہن مین آئی ہے اور ہے بھی اچھی خدا کرے چل بھی جائے اُمید تو ہے کہ کچھ نہ کچھ روشنی ڈالے بغیر نہ رہیگی۔ اور یہ وہی تدبیر ہے جسکے لئے ہم نوین بھائے کے جواب مین وعدہ کر آئے ہین۔ افسوس کہ پیارے ناظرین کو اُدھر انتظار کی تکلیف اُٹھانی پڑی اور ادھر طول طویل تمہید سے سمع خراشی ہوئی اور اب جو عرض کرنیکا وقت آیا تو مین اپنے آپ کو عجیب ذبذبہ کے عالم مین پڑا ہوا دیکھتا ہون۔ نہ کچھ کہتے بنتا ہے نہ چپ رہا جاتا ہے۔ اگر سکوت کرتا ہون تو اپنے فرض اور بنی نوع کے حق کا خون ہوتا ہے۔ اور جو زبان کھولتا ہون تو لوگون کے بھڑ اُٹھنے کے خوف سے کلیجہ دھڑ دھڑانے لگتا ہے۔ کیونکہ ہمیشہ سے دستور رہا ہے نئی اور مزاج کے خلاف پڑنیوالی بات سننے سے چاہے کتنی ہی کار آمد کیون نہو، خواہ مخواہ لوگون کی طبیعتین بھڑک اُٹھتی ہین۔ لیکن جو اپنا فرض پورا کرنے پر آئے اُسکے قلم اور زبان کو کسیکی ناراضی اور نکتہ چینی کی پروا نہین ہو سکتی ہے۔ بہر حال لعن طعن بلکہ اور پھبتیان بھی سننے کے لیے ہم اپنے دل کو مضبوط کر کے قلم کو آگے بڑھنے کی اجازت دیتے ہین۔ حضرات۔ پہلے سمجھنا چاہیے کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہین ہے جو زمین سے پیدا ہوا اُسکو پھر ایک دن یہین ملنا ہے۔ امیر۔ فقیر اور پیر پیغمبر کسیکو خبر نہین ہے کہ اُسکی حیات کی دنیا کب تک قائم رہیگی۔ موت کی ہوا ہمیشہ زناٹے بھرتی رہتی ہے نہ لڑکا دیکھتی ہے نہ بوڑھا اور نہ اُسکو کسیکی جوانی پر رحم آتا ہے۔ جہان اور جسپر

جا پہونچی اُسکی زندگی کے ہرے بھرے درخت کو دم کے دم مین اُکھیڑ پچھیڑ کے خدا جانے کہان سے کہان اُڑا لیگئی پھر افسوس کہ وہ بن کہے آتی ہی اور جب آجاتی ہی تو پھر دم مارنے کی مہلت بھی نہین دیتی۔ کسی سے کچھ کہنے سننے کا موقع دینا کیسا۔ بہتیرے بغیر کسی ظاہری بیماری کے دفعتہً چل کھڑے ہوتے ہین۔ ابھی ہین ابھی کچھ نہین۔ چل پھر کے آئے اور دھم سے گرے گویا کچھ تھے ہی نہین۔ سوئے ہین تو سوتے ہی رہگئے۔ بیٹھے ہین تو بیٹھے ہی بیٹھے پھر سے دم نکل گیا۔

اب غور کرنا چاہیے کہ جب انسان کی موت اور زندگی کا حال اُسپر بالکل پوشیدہ ہی تو اُسکو لائق ہی کہ اپنی صحت ہی کی حالت مین اپنے بعد کے لیے وصیت کر رکھے اور خاص کرکے اُس امر مین جسکی نسبت اُسکو کسی قسم کی خرابی کا گمان ہو جیسا کہ کسیکے گذر جانے کے بعد اُسکی بیوہ کا بیٹھا رہ جانا۔ پس اے حضرات آپ مجھے معاف فرمائینگے اگر اُس موعود تدبیر کو مین آپکے دل مین یون ڈالنا چاہون کہ ازبرائے خدا مہربانی کرکے آپ رانڈون کے نکاح کے فوائد اور ترک نکاح کے نقصانات اپنی اپنی بیویون کے ذہن نشین کر دیجیے اور اُنکو وصیت کرتے رہیے کہ خدا کی مرضی مین کسیکو دم مارنے کی مجال نہین اُسنے ہر شخص کے لیے پہلے ہی سے ایک وقت مقرر کر دیا ہی ٹھیک اُسیوقت اُسکو دنیا سے رخصت ہو جانا پڑیگا۔ نہ پل بھر پہلے جا سکتا ہی نہ پیچھے رہ سکتا ہی عـــه لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝ (ہر گروہ کے لیے ایک وقت مقرر ہے جب اُنکا وقت آجاتا ہی تو نہ ایک ساعت پیچھے رہتے ہین اور نہ آگے بڑھتے ہین) جب کارخانۂ قضا و قدر سے کسیکو سر موڑنے کی طاقت نہین ہی تو چار ناچار ہم سب کے لیے یہ منزل درپیش ہی اور یہ خدا کو معلوم ہی کہ ہم مین تم مین سے کسکے چل کوچ کی صدا پہلے سنائی دیگی۔ اگر ہم تمسے جلدی کرین اور ایسے وقت چلدین کہ تمھاری عمر نکاح کے قابل ہو تو تم اپنی پیاری زندگی کو رنڈاپے کے دلدل مین پھنسا رکھنا جاہلون کے زہریلے رسم و رواج پر لات مار کے حکم خدا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق عدت گذرنے کے بعد خوشی سے نکاح کر لینا ع درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ؎ نہ تمھارے بیٹھے رہنے سے ہمکو کچھ ملجائیکی امید ہی اور نہ تمھارے نکاح کر لینے سے ہمارا کسیطرح کا نقصان ہی بلکہ اور ہماری روح خوش رہیگی۔ اگرچہ مجکو خوف ہی کہ تمھاری بیویان تمھاری موت کا نام سننے سے کڑھ جائینگی اور اُنکی آنکھ سے آٹھ آٹھ آنسو ٹپ ٹپ گر پڑینگے اور اسوجہ سے شاید تمکو اپنی وصیت پوری کرنے پر مشکل سے ہمت پڑے مگر اے سچے مسلمانو

عـــه یہ گیارہوین پارہ سورۂ یونس کے پانچوین رکوع مین ہے ۱۲ منہ

مین تمکو و نیز تمھاری پاک باز بیویون کو یقین دلاتا ہون کہ موت کا ذکر کرنے سے نہ کسیکی موت جلدی آ سکتی ہی
اور نہ اُسکا ذکر چھوڑ دینے سے وہ پیچھے رہ سکتی ہی بلکہ اور اُسکے یاد کرنے مین کثرت ثواب کی کامل امید ہی۔
پھر تمکو یہ بھی دھیان کرنا چاہیے کہ تھوڑی دیر کے لیے اُنکا بدمزہ ہو جانا اس سے بہتر ہو گا کہ تمام عمر جل جل کے
شمع کی طرح روتی ہین۔ گھڑی بھر کے لیے آنسو نکل پڑنے کے خوف سے اُس قیمتی تدبیر کا چھوڑ دینا (جس سے
ہمیشہ کا سکھ رہے) عقل اور ہمت کے خلاف ہی۔ سوہاگنون کو سمجھانے اور وصیت کرنے مین دو فائدے ہین
اول یہ کہ وہ سمجھ جائینگی تو اپنی رانڈ بہنون کے حق مین عمدہ صلاح دیسکینگی دوسرے یہ کہ خود اُنھین مین سے
جسکو یہ ناگوار دن دیکھنا پڑیگا وہ پھر از سر نو سوہاگن بننے مین جلد کامیاب ہوسکیگی۔
صاحبو یہ جو ہمنے صراط مستقیم تمکو دکھائی ہی الحمد للہ کہ اُسپر چلنے مین ہمنے خود ہی سبقت بھی کی ہی۔ یعنی
بارہا اپنے گھر کے لوگون کو سمجھا دیا اور صاف صاف لفظون مین تاکیدی وصیت کر دی کہ اگر تمسے پہلے ہم دنیا سے
رخصت ہو جائین اور تمھارا سن اسکے قابل ہو تو بلا تکلف عدت گذرنے کے بعد اپنا نکاح کر لینا جسکو
اسوقت ہم تمام خلائق کے سامنے دوہرا رہے ہین۔ ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اگر ہمنے وصیت کی تو کیا برا کیا۔
کچھ کم تیرہ سو برس پہلے ہمارے اور تمام سادات کے مقدس دادا اور سارے مسلمانون کے واجب التعظیم پیشوا
یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اپنی بیوی امامہ[1] کا نکاح اپنے بھتیجے مغیرہ بن نوفل بن حارث بن
عبد المطلب سے ہونے کے لیے وصیت کر گئے تھے۔ چنانچہ حضرت علی کے بعد مغیرہ کا نکاح حضرت امامہ
سے ہوا بھی۔ سنو سنو باوجودیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اطمینان تھا اُنکو یہ خوف کھانی کی کوئی
وجہ نہ تھی کہ اُنکے بعد اُنکی بیوی رنڈاپے کی قید مین گرفتار رہینگی۔ خوف کیسا اُنکو وہم بھی نہ تھا
تاہم کمال ہمدردی سے اپنے جیتے جی اُنکے نکاح کا انتظام کر گئے۔ اور ہمکو ہرگاہ کہ اپنی بیویون کی
نسبت شک کی جگہہ پر ظن بلکہ اور یقین کا مرتبہ حاصل ہی کہ وہ ہمیشگی کے سوگ مین پڑی رہجائینگی
تو ہم سخت بیدردی سنگدلی اور کم ظرفی کے لقب سے یاد کیے جانے کے مستحق ہونگے اگر باوجود اس
خطرناک حالت کے ہم اُنکے نکاح کا انتظام کر جانے مین عار یا خجالت روا رکھین۔ زمانے کا رنگ
دیکھکے ہم یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہین اور امید کرتے ہین کہ تمام عقلا ہمارے ساتھ اتفاق کرینگے کہ ہمپر
ہماری بیویون کا حق ہی کہ اُنکو نکاح کر لینے کے منافع اور نہ کرنے کے ضرر بتاتے اور اپنے بعد کے لیے

[1] ناظرین کو یاد ہو گا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی یعنی بڑی صاحبزادی حضرت زینب کی صاحبزادی ہین۔

انکو نکاح کی وصیت کرتے رہین اور انکو لازم ہی کہ اس سچی وصیت کو سنہرے حرفون سے اپنے دل مین لکھ لین۔ جسپر کبھی وقت آپڑے وہ سر جھکا کے اپنے دل مین اُس قیمتی وصیت کو دیکھے اور اُسپر عمل کرے۔ عمل کرنے کے یہی معنی ہین کہ جھوٹے سچ ہان نان کیے بغیر اپنا نکاح کرے **حکایت**

ام سلمہ نے اپنے پہلے خاوند ابو سلمہ سے کہا در آؤ ہم تم معاہدہ کرین کہ نہ ہمارے بعد تم شادی کرو نہ تمھارے بعد ہم کرین۔ **ابو سلمہ** کیا تم مجھے قول دیتی ہو **ام سلمہ** قول دینے کے لیے تو مین نے درخواست ہی کی ہی یعنی مین پکا وعدہ کرتی ہون۔ **ابو سلمہ** اچھا جب مین مرجاؤن تم اپنی شادی کر لینا۔ پھر ابو سلمہ نے کہا (خدا کی طرف متوجہ ہو کے) اللهم ارزق ام سلمة بعدی رجلا خیرا منی لا یحزنها ولا یؤذیها **ترجمہ** اے میرے اللہ تو میرے بعد ام سلمہ کو ایسا مرد نصیب کر جو مجھسے بہتر ہو نہ وہ ام سلمہ کو رنجیدہ کرے اور نہ اذیت پونہچائے۔

جب ابو سلمہ قضا کر گئے تو ام سلمہ کہنے لگین خدایا یہ کون شخص ہی جو میرے لیے ابو سلمہ سے بہتر ہوگا۔ پھر چند روز اُنھون نے توقف کیا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام دیا۔ غرض ام سلمہ کا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا جو بلاشبہہ ابو سلمہ کیا تمام اولین اور آخرین سے بہتر ہین۔ ہمارے زمانے والون کو غور کرنا چاہیے کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کا بیٹھا رہنا گوارا نہو سکا اور ہمکو یہ لاکھون عورتون کا بیٹھا رہنا کیونکر گوارا ہوتا ہی ام سلمہ اگر نہ نکاح کرتین تو ایک عورت کے بیٹھے رہ جانے سے کوئی قومی نقصان نہ تھا اور یہان تو قومی نقصان ہو رہا ہی اور کیسا نقصان نہایت سخت عظیم الشان نقصان جسکو ہم برابر روتے آتے ہین اور روہنین چکتے ہین ہمپر زور ہی یہ ہمسے کیونکر روا رکھا جاتا ہی۔ ہماری عورتین اتفاق کر کے زبان حال سے ایک زبان ہو کے بول رہی ہین کہ ہم تمھارے بعد شادی نہ کرینگے تو ہمکو ابو سلمہ کی اقتدا کر کے اہتمام کے ساتھ انکو وصیت کر دینی چاہیے کہ ہان تم ہمارے بعد ضرور شادی کر لینا۔ اور ہماری عورتون کو چاہیے کہ ہٹ دھرمی نہ کرین حضرت ام سلمہ کی پیروی کر کے مان لین جسطرح ابو سلمہ کے بعد اُنھون نے خوشی سے اپنا نکاح کر لیا۔ اسیطرح ہماری عورتون کو چاہیے کہ وہ بھی بے قیل و قال اپنا اپنا نکاح کر لیا کرین۔ اے میرے اللہ تو میری قوم کی عورت مرد دونون گروہ کو ہدایت کر۔ آمین۔

سلہ دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد تین ذکر ام سلمہ ۱۲ منہ۔

تمام سوہاگن اور بوڑھی رانڈ بہنون کی خدمت مین

میری سوہاگن بہنو (خدا کرے تم سدا سوہاگن بنی رہو) ذرا مہربانی کی نظر سے اپنی سوگوار بہنونکو دیکھو دیکھو دیکھو یہ بیدرد مصیبتین جو اُنکی ادھموئی جان پر گذر رہی ہین تمھاری نظر کے سامنے ہین۔ سنو سنو وہ دن رات کا تلملانا وہ ٹھنڈی ٹھنڈی آہین بھر بھر کے صبح سے شام اور شام سے صبح کرنا۔ وہ بلبلا بلبلا کے آٹھ آٹھ آنسووں رو دینا۔ وہ اُنکی ڈھپارون سے سارے گھر۔ بلکہ ٹولے محلے کا گونج اُٹھنا۔ وہ غضب کی تڑپ وہ قیامت کی اُلجھن یہ سب تم دیکھ سُن رہی ہو۔ کوئی تمکو کیا بتائیگا تمھارا اُنکا تو ہروقت کا ساتھ ہی۔ جسکو نہ معلوم ہو وہ آکے تمسے پوچھ جائے ہان مگر روحی صدمہ جو اُنکی روح پر سوہان ہورہا ہی اسکی حقیقت شاید تم بھی نہ بتا سکوگی۔ خدا کے لیے ذرا اپنے کلیجے پر ہاتھ رکھکے اپنے ملائم دل سے پوچھو تو سہی وہ بیچاریان بن گناہ کیسے کیسے ناقابل برداشت عذاب مین ڈالدی گئی ہین اور کیون ڈالی گئی ہین۔ کیا اُنکو نہ وہ لے زندہ نہ واسے مردہ کے لقب سے تم نہین یاد کرتی ہو۔ کیا اُنکی دردناک مصیبت پر تمھارے دل نہین تھرا اُٹھتے ہین یا ہروقت دیکھتے دیکھتے پتھر ہوگئے ہین۔ ہاے یہ اُنکی درگت کسطرح تم دیکھ رہی ہو۔ یہ اُنکے چیخنے اور کراہنے کی آوازین تمسے کیونکر سُنی جاتی ہین۔ اگر تم چاہو تو کیا اُنکی مشکل آسان کرنے مین نہین شریک ہوسکتی ہو اور کیا تم اس کالی بلا سے اُنکو نیچ نکلنے کی عمدہ تدبیر نہین بتا سکتے ہو۔ بیشبہہ تم اُنکو مدد دیسکتی ہو۔ ہمکو اسبات پر بھروسہ کرنیکی وجہ ہی کہ اُنپیر وہ نیز اُنکے وارثونپیر تمھارے سمجھانیکا زیادہ اثر پڑ سکتا ہی۔ نہ یقین آئے تو سمجھاکے دیکھلو "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا" مگر میری خاطر سے۔ میری خاطر کیا خدا کے خوف سے جی لگاکے دلسوزی سے سمجھائیگا۔ اپنی طرح اُنکو بھی آدمی سمجھو اُنکی پیٹھ پر مہربانی کا ہاتھ رکھو۔ تمپر خدا مہربان ہوگا۔ تم اُنکے ساتھ بھلائی کرو خدا تمھارا دین و دنیا مین بھلا کریگا۔ ہم مانتے ہین کہ تمکو رانڈبیواؤن سے ہمدردی ضرور ہی مگر افسوس کہ اُس ہمدردی سے تم اُنکو رتی بھر بھی نفع پونہچانیکا سوچ نہین کرتی ہو یہ سچ ہی کہ اُنکو دیکھکے تم بیچین ہو جاتی ہو تمھاری آنکھون مین آنسو بھر آتے ہین مگر افسوس کہ تم اُنکے ساتھ دوستی کرنیکا طریقہ نہین جانتی ہو۔ اور اگر کوئی بتائے بھی تو اُلٹے اُسیکو کوسنے لگتی ہو۔ ایسے رونے اور رُلا دینے سے اگر تم چاہو کہ اُنکا دُکھ کٹ جائے یا اُنکی بیقراری کم ہو جائے تو ممکن نہین بلکہ جون جون ڈھارس دوگی اور دونا قلق بڑھتا جائیگا۔ اگر تمکو کچھ اُنسے محبت ہی

اور اُنکا سکھ دیکھنے کے لیے تمھارا دل راضی ہو سکتا ہی تو اس سے بہتر بلکہ اسکے سوا اور کوئی تدبیر نہین ہی
کہ اُنکے نکاح کی فکر کرو۔ ہمکو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہی کہ تم مین بہت سی عورتین اس قسم کی ہین
جو اپنی جہالت سے اُسکو برا جانتی ہین کوئی سمجھائے بھی تو وہ لڑنیکو بھڑ جاتی ہین سلجھانے کو
کچھ نہین مگر الجھا دینے کے لیے آفت کی پرکالہ ہین۔ ہم اُنکے بھی ممنون ہین۔ اور اُنکی خدمت مین
ہاتھ جوڑکے عرض کرتے ہین کہ ہمپر جتنا چاہے غصہ کرلین مگر براہ خدا تھوڑی دیر کے لیے اپنے
دل مین سوچین اور انصاف کرین۔ اگر ہم بیکس رانڈون کے نکاح کے لیے سمجھاتے ہین تو کیا
زہر اُگل رہے ہین۔ کیا تمام عورتون کی طرح بیوائین بھی نکاح کی محتاج نہین ہین۔ کیا ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بڑھکے نہ کوئی پیدا ہوا ہی نہ ہوگا اُنکی پردادی کے دو نکاح نہین ہوئے ہین
اُنکی پھوپھیون اُنکی رشتے کی بہنون (حقیقی بہن تو کوئی تھی ہی نہین) اُنکی صاحبزادیون اور
نواسیون کے دو دو نکاح نہین ہوئے ہین بلکہ آپ کی ایک نواسی یعنی حضرت بی بی کی صاحبزادی
ام کلثوم کے چار نکاح ہوئے ہین۔ کیا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رانڈون سے نکاح نہین
کیے ہین۔ اگر رانڈون کے نکاح مین کچھ بھی ہوتی یا کمینہ پن ہوتا تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کو خدا رانڈ کی اولاد مین کیون پیدا کرتا۔ پیغمبرزادیون کے دو دو چار چار نکاح کہا ہنسے ہوتے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نکاح آپ بیواؤن سے کاہیکو کرتے۔ پس اے میری رحم دل
اور عقلمند بہنو تمکو غور کرنا چاہیے کہ رانڈون کے نکاح مین اوچھا پن فقط ہندوون کی دیکھا دیکھی
سمجھا جانے لگا ہی ورنہ درحقیقت عقل اور شرع دونون کے نزدیک کواری اور بیوہ دونون برابر ہین
رانڈون کے نکاح مین جو عزت اور عظمت ہی ونیز جو جو ضرورتین ہین اگرچہ کافی طور پر انکا بیان کرنا
ہمارے امکان سے خارج ہی تاہم موقع موقع سی ہم بہت کچھ عرض کرتے آئے ہین جنکے دوہرانے سے
معذور رکھو۔ میری انجان بہنو تم جو سمجھی ہو غلط سمجھی ہو عقل سے دور اور شرع کے خلاف سمجھی ہو۔
ہم نہایت ادب سے عرض کرتے ہین کہ تم اپنی غلطی پر ہٹ نہ کرو۔ اب تک جو ہوا سو ہوا اب آیندہ سے
اپنی سی جان اُنکی بھی سمجھو۔ اُنکے حق مین جو بات کہو اُنکے بھلے کی کہو۔ اگر خیر کا کلمہ تمھاری زبان
سے نہین نکل سکتا ہی تو بھلا اتنا ہی کرو کہ شر کا کلمہ کہنے سے بھی اپنا منہ سی لو۔ یہ تمھاری طعنہ زنی
اور بیوہ کی لعنت ملامت تو اور بھی قیامت ڈھا رہی ہی۔ یہ بیکس انڈین تمھارے ہی خوف سے

اپنے اپنے منہ سیئے ہوئے ہین۔ کچھ یہ بات نہین ہی کہ اُنکے دل مین نکاح کا ولولہ نہ آئے۔ قدرتی جوش اُنکی طبیعتون کو ضرور اُبھار دیتا ہی مگر تمھارے کہنے سننے اور اوچھی نگاہ سے دیکھنے کا خوف اُن کے دلونپر ایسا چھا گیا ہی کہ وہ اپنی جان پر کھیل جاتی ہین اور کبھی اُنکو دین و دنیا مین رسوا بھی ہو جانا پڑتا ہی مگر افسوس کہ نکاح کا لفظ اُنکی زبان سے نہین نکل سکتا ہی۔ عموماً عورتون کی طبیعتین بہت ہی ملائم ہوا کرتی ہین۔ اُنکو ہر کسیکی تھوڑی بھی مصیبت دیکھکے رحم آجاتا ہی مگر یہ کمبخت بیوائین خدا جانے کس شامت کی ماری ہین کہ انکے حق مین عورتین بھی سنگدل سے زیادہ سنگدل بن جاتی ہین اور کسیطرح پسیجنے کا نام نہین لیتین۔ اور اسبات کا سمجھنا تو بہت ہی سخت مشکل ہی کہ ان بہنون کی محبت کہان اور کیونکر اوڑ گئی بہن بیٹیونکا سوہاگپن اُنسے بھی نہین دیکھا جاتا ہی۔ جب ہم ان بہنون کی محبت پر نظر ڈالتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ مان اور ماں کے بعد بہن سے زیادہ محبت کسیکو نہین ہو سکتی ہی تو ہم خوش ہوتے ہین کہ وہ اپنی بہنون اور بیٹیون کا نکاح دل سے چاہتی ہونگی۔ اگر وہ خود آپ سے نہین تو بہت کم سمجھانے سے مستعد ہو جائینگی اور خوشی سے اپنی بیوہ بہن بیٹی کا نکاح کر دینے مین کامیاب رہینگی مگر جب واقعات پر نظر جاتی ہی تو خلاف توقع ٹھنڈی سالنس بھر کے نہایت حسرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہی کہ ہائے اُنکی محبت بھی لٹ گئی۔ وہ بھی اپنی پیاری بہن پیاری بیٹی کو ذبح کرنے کیلیے کس بیدردی سے چھری ریت رہی ہین۔ جب مان ہی بہن قصائن بن رہی ہین تو پھر خالہ پھوپھی اور ناتے رشتے والیون کی ہم کیا شکایت کرین تب بھی ہمکو مایوس ہو کے چپ نہ ہو رہنا چاہیے کیا رو رو کے بار بار عرض کرنے سے یہ امید نہین ہو سکتی ہی کہ انکا خون پھر پھڑ پھڑا اُٹھے اور محبت آجائے۔ بیشبہہ اگر ہم اپنے کام سے نہ تھکے اور اسیطرح سرگرمی سے مستعد رہے تو یقیناً خدا وہ مبارک دن بھی دکھا دیگا جسکے لیے آج ہم فقط لوٹ ہی نہین رہے ہین بلکہ اپنے بھائی بہنون کی نظر سے بھی گر گئے ہین۔ بڑی بوڑھی بیوائون کی خدمت مین ادب سے گذارش ہی کہ ان جوان لکھا پھوٹیون کا تم پر بھی وہی حق ہی جو تمھاری سوہاگن بہنون پر ہی۔ اُنکے نکاح کے لیے تمکو بھی دل و جان سے کوشش کرنی چاہیے اور ضرورت بھی ہی بلکہ اگر فیاضانہ خیال کو وسعت دیجائے تو ہم کہسکتے ہین کہ ہر ایک

جوان بیوہ کو چاہیے کہ دوسری جوان بیوہ کے لیے ہمدردی ظاہر کرے - دیکھو میری مہربان بہنو مین غیر آدمی ہون - میرا اسمین کوئی ذاتی نفع نہین ہی - محض خدا کے خوف اور اُسکے پیچھے قومی ہمدردی سے میرا دل بھر آیا ہی اور یہ دلسوزی جو تم دیکھ رہی ہو کر رہا ہون - حیف کہ تم مین سے کوئی مان ہی کوئی بہن کوئی خالہ ہی کوئی پھوپھی - کوئی نانی ہی کوئی دادی - اسیطرح ہر کوئی کسی نہ کسی رشتے سے یاد کی جاتی ہو - مگر ہائے تمھارے دل پتھر ہوگئے ہین کہ ذرا بھی رحم نہین آتا - مین غیر ہو کے اُنکی سوگ بھری جوانی کا خیال کر کے بیتاب ہو جاتا ہون اور تم افسوس کہ اپنی ہو کے یہ کڑاپنا کر رہی ہو جو کسی دشمن سے نہو - خدا جانے اُنکا رنڈاپا تمھین کیونکر بھاگیا ہی اور کیسے اُنکی دُکھیا پنے کی رُلونی صورت تمھاری نظرون مین کُھب گئی ہی - یا اللہ کچھ سمجھ مین نہین آتا - اُنکے سُکھ اور آرام سے تمھین کچھ ایسی نفرت ہوگئی ہی کہ اس سے زیادہ کسیکو کسی سے نہو گی - ای میرے اللہ یہ تم کب کی کسر نکال رہی ہو - کوئی غیر بھی خطا کرتا ہی تو کبھی نہ کبھی معاف کر دیجاتی ہی ورنہ اُسکی تلافی کے بعد رہائی دیدینا تو ایک لازمی بات ہی - نہ کہ تم ان بہنین بنکے عزیز قریب کہلا کے محض بخیطا بیقصور اُنکو تڑپاتی رہو اور زندگی بھر تڑپاتی رہو - قبر کے سوا کبھی آرام سے نہ سونے دو -

ہائے تعجب اسمین کیا راز ہی - کوئی بتاتا ہی نہین - ہر چند غور کرتا ہون پر کچھ ذہن مین نہین آتا نہین آتا - نہ عقل رسائی کرتی ہی نہ ادراک کچھ کام دیتا ہی - میری بہنو اگر تمھین معلوم ہو تو خدا کے لیے تم ہی بتادو اتنا مجپر احسان کرو - نہین - مین نے غلطی کی اگر کیا معنی تمکو یقیناً معلوم ہوگا - اگر نہین معلوم ہی تو بے سمجھے بوجھے خدا کی لونڈیون کو کیون ہلاک کر رہی ہو — اُف ایک بات ہو تو کہین اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہی کہ جو جتنی ہی زیادہ قریب ہین اُتنی ہی زیادہ اُسکے عیش و آرام کی دشمن ہو رہی ہین -

میری بہنو اب تمکو مین دوسرے طریقے سے سمجھاؤنگا - تم یقین مانو ہر اچھے آدمی کو اپنی جنس کی بھلائی ہمیشہ مدنظر رہا کرتی ہی - وہ اپنی قوم کو ترقی اور اطمینان کے درجے پر پونہچا دینے مین خوشیان مناتا ہی - اور حیرانی و پریشانی کے جھوکون مین تھپیڑے کھاتے ہوئے دیکھکے بیقرار ہو جاتا ہی اور اُسکی آنکھون سے لہو کی بوندین ٹپک پڑتی ہین - اور اس قاعدے کے موافق چاہیے تھا کہ تم عورتون کو اپنی ہمجنس رانڈون کی ہمدردی سے کہین زیادہ فکر ہوتی

تم دن رات اسی طرح مین رہتین کہ سیطرح یہ مصیبت کی ماری سوگوارین پھر سے سہاگن بنین۔ یہ اُنکے کمھلائے چہرون پر جو اُداسی برس رہی ہو اور ناکامی کے آثار نمایان ہین رفوچکر ہوجائین آنکا بس باقی نہ رہے۔ اُنپر خوشی اور مقصد وری کی نشانیان دکہائی دین اُنکے چہرے ہشاش و بشاش جھلکتے ہوے نظر آنے لگین مگر افسوس صد افسوس تمکو اپنی ہمجنسی کا مطلق لحاظ نہین ہو تم اپنی ہمجنس رانڈون کے نکاح مین کچھ بھی ہمدردی نہین ظاہر کرتی ہو۔ مجکو اور میرے ایسے بہت سے مرد و نکو دیکھو غیر جنس ہو کے کس محنت اور مشقت سے اُنکے لئے سفارش کر رہے ہین۔ بُرے بنتے ہین دلون سے اُترے جاتے ہین مگر (خدا کا شکر ہو) کہ جی نہین ہارتے ہین نہ اپنی سچی دُھن سے باز آتے ہین۔ اُسکی بیکس بیزبان لونڈیون کیطرف سے لڑنے جھگڑنے مین اُسیطرح تازہ دم ہین۔ اور کیون نہین آدمی ہونے کی حیثیت سے ہم وہ برابر ہین۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم وہ ایک قوم ہین۔ اب اخیر مین مین پھر تمھارے دلون کو جنبش دیتا ہون کہ غفلت کی گہری نیند سے جاگو اور اپنی ہمجنس رانڈون کے حال پر رحم کرو جو ہر طرح سے قابل رحم ہین۔

جوان اور قابل نکاح بیواؤن کی خدمت مین

سوگوار بہنو اگر یہ وسیع زمین تمپر تنگ ہو رہی ہو اور روز روشن تمھاری نظر مین تیرہ و تار دکھائی دیتا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہین ہو۔ تمپر مصیبت ہی ایسی سخت آکے پڑ گئی ہو۔ تم کیا تمھارے جان گداز حادثے کو کوئی غیر بھی سن لیتا ہو۔ تو گھڑی دو گھڑی بلکہ مہینون برسون افسوس ظاہر کئے بغیر نہین رہ سکتا ہو۔ تمھارے حال پر راہ چلنیوالون کے دل بھر آتے ہین۔ خدا یہ دن کسی دشمن کو بھی نہ نصیب کرے۔ کوئی چھوٹے سے چھوٹا واقعہ پیش آجاتا ہو تو اُسکا بھی کئی روز تک خیال بندھا رہتا ہو نہ کہ ایسے شخص کا سورہنا جسکے ساتھ تمھارا سارا عیش و آرام بھی سو گیا تمھاری ہزارون دلی تمنائین خاک مین مل گئین۔ مختصر یہ کہ تمھارے سر سے تمھارے چہیتے سرپرست کا اُٹھ جانا کوئی معمولی غم نہین ہو جسکو تم بہت جلد اپنے دلسے بھولا سکو۔ لیکن ذرا سوچو تو سہی اب تمھارے کڑھنے اور آنسوؤن کی جھڑی لگا دینے سے کیا ہو سکتا ہو۔ تم ہزار چھاتی پیٹو لاکہ سر دھنو مگر اب وہ زندہ ہو کے پھر تمھارے پاس نہین آسکتے۔ اگر تمھارے

رونے دھونے اور سوگ مین پڑے رہنے سے اُنکے پھر اُٹھ کھڑے ہونیکی کچھ بھی امید ہوتی تو ہم تمسے
ہاتھ جوڑ کے کہتے کہ ہان یہ دن رات برابر رونا چلا جائے اور ہچکیون کا تار نہ ٹوٹے - لیکن جب اُنکی
زندگی کی توقع نہین ہو تو خدا کی ناشکری کر کرکے دنیا کے ساتھ دین بھی خراب کر لینے کے سوا اور کیا ہی
یہ ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت ہمیشہ اور ہر ساعت ایک طرح پر نہین رہ سکتی ہو اگر کسی سے کہا جائے کہ
تم ہر دم سدا غمگین رہو اور خوشی کا گذر تمھارے دل مین کبھی نہ ہونے پائے تو ممکن نہین کہ خوشی کسی وقت
خوشی اپنا رنگ ضرور دکھا دیگی اور اُسوقت دنیا بھر کی سب باتین یاد آجائینگی - تمکو غور کرنا چاہیے
ہرگاہ کہ موت اور زندگی دونون خدا کے اختیار مین ہین تو اُسی کی مرضی پر راضی رہنے کی ضرورت ہی
اُسکا کوئی کام بغیر حکمت کے نہین ہوتا ہی - اسمین بھی اُسکی بڑی حکمت اور مصلحت ہی چاہی
تمھاری سمجھ مین نہ آئے - سنو سنو اور عورتون کو تو اُسنے تین دن سے زیادہ سوگ کرنیکی اجازت نہین
دی مگر تمھارے لئے چار مہینے دس دن کا سوگ مقرر فرمایا ہی - یہ جب ہی کہ پاؤن نہ بھاری ہو -
اگر پاؤن بھاری ہو تو اب مہینون کا حساب نہین - لڑکا پیدا ہونے تک سوگ کا وقت ہی -
چاہے خاوند کے مرنے پر اُسی دم لڑکا ہو جائے اور چاہے چار مہینے دس دن سے بھی اور
زیادہ گذر جائے اب اس سے اور آگے سوگ کا حوصلہ کرنا خدا کے حکم مین دخل در معقولات
کرنا اور اُسکے بنائے قانون مین اصلاح دینی ہی - ایک خاوند کی بعد خدا دوسرے خاوند کی اجازت
دیتا ہی تو اب بگڑ کے یہ کہنا کہ ہم نکر تیلے ہماری تقدیر مین ہوتا تو بھلا کیون اُکھڑ جاتا ، بیشبہ خدا سے
خفا ہونا اور درحقیقت ٹیکہ بول کے یہ کہنا ہی کہ خدا نے ہمین کیون بیوہ کر دیا - ہمارے مالک
کو کیون اُٹھا لیا اچھا اگر اُسنے ہمکو رانڈ کر دیا تو اب ہم رانڈ ہی رہینگے یہ تو یہی سہی - میری نادان بہنو
ذرا خیال تو کرو تمکو مسلمان ہو کے یہ کفر کا کلمہ منہ سے نکالنے کی کیونکر ہمت پڑتی ہی - تم خدا کی تابع ہو
خدا تمھارا تابع نہین ہی - خدا پر واجب نہین ہی کہ وہ ہر بات مین تمھاری خواہش کے موافق کام
کرے - جو تمھاری مرضی ہو اُسکے کرنے پر وہ مجبور ہو جائے - نہین - بلکہ تم اُسکی مرضی پر چلنے مین
مجبور ہو - اگر کسی شخص کو یہ طاقت ہوتی کہ جو چاہتا خدا سے کرا لیتا تو وہ خدا کا بندہ ہو کے کاہیکو
رہتا - وہ ایک دوسرا خدا بن جاتا - اگر تمکو خدا سے برابری کرنی منظور ہی تو وہ بات ہی نرالی ہی - اور
اگر خدا کی لونڈی بنکے جینا منظور ہی - تو اُسکی پیدا کی تقدیر سے مت لڑو - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حق تعالیٰ فرماتا ہی قُل لَّآ اَملِکُ لِنَفسِی ضَرًّا وَّلَا نَفعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ط یعنی کہہ دو (اے محمد صلی علیہ وسلم) مین اپنی جان کے لئے نہ ضرر کا اختیار رکھتا ہون نہ نفع کا مگر جو خدا چاہی — تو بھلا اور کسیکی کیا حقیقت ہی — تم دیکھتی ہو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا ایندم جو مٹی سے پیدا ہوا وہ اپنی زندگی کے دن پورے کرکے پھر اُسی مٹی مین سو رہا — موت وہ چیز ہی جسنے کسیکو چھوڑا ہی نہ چھوڑیگی — حق تعالیٰ فرماتا ہی اَینَمَا تَکُونُوا یُدرِککُّمُ المَوتُ وَلَو کُنتُم فِی بُرُوجٍ مُّشَیَّدَةٍ تم کہین ہو تمکو موت ضرور آلیگی چاہے تم مضبوط برجون مین کیون نہو — پھر اگر تمہارے خاوند مر گئے تو تم اتنا فعل کیون مچارہی ہو — کیا تمہارے تڑپنے اور بگڑ بیٹھنے سے خدا ڈرجائیگا نہین ہرگز نہین — تم پاؤن رگڑتے رگڑتے مرجاؤگی خدا کا تو کچھ نقصان نہوگا مگر تم گنا ہونکا گٹھر لادکے چل بسوگی — دنیا مین یون اپنی جوانی اکارت کی وہان چلین تو بھی نافرمانی کا جنجال ساتھ لی چلین ناسمجھ بہنو تم کہنا مانو اور یہ سمجھو کہ تمہاری اور تمہارے خاوندون کی صحبتین جب تک دنیا مین بدی تھین رہین اور اب اُنکا خاتمہ ہوچکا — وہ تمہارے پاس اتنے ہی دنون کے لیے آئے تھے — اب وہ نہین رہے تو صبر کرو اور خدا کو یاد کرو جو تمہارا پیدا کرنے والا اور تمہارا بلکہ جنکو تم اپنا مالک مجازی کہتی تھین اُنکا بھی حقیقی مالک ہی — نہایت پست ہمتی اور بیعقلی کی بات ہی کہ رو رو کے اور قسمت کو کوس کوس کے اپنی جان ہلکان کر ڈالو جان بوجھ کے رنڈاپے کی قید مین پڑی پھڑپھڑاتی رہو یا بھڑکتے ہوئے الاؤ مین پھاند پڑو اور جل بھن کے خاک کا تودہ بن جاؤ — تمہارا یہ فعل کچھ تعریف کے قابل نہین ہی بلکہ اسمین خدا کی عین کفران نعمت اور ناشکری اور نافرمانی ہی — اس مرنے سے نہ وہ راضی ہین جنکے لیے تم اپنی جان کھو رہی ہو بلکہ اور اُنکو اذیت ہوتی ہوگی اور نہ خدا ہی خوش ہی وہ فرماتا ہی وَلَا تُلقُوا بِاَیدِیکُم اِلَی التَّہلُکَةِ یعنی تم اپنی جانون کو ہلاکی مین مت ڈالو — میری بہنو تم رنج وغم کو پال پال کے اپنے جی کا کال نہ بناؤ — ناامیدی ورمایوسی کی چھری کے تلے اپنا گلا نہ رکھدو — صبر کرو اور خدا کا شکر بجالاؤ — اگر بمصلحت اُسنے ایک کو اُٹھا لیا ہی تو اپنی سچی مہربانی اور نہایت وسیع فضل وکرم سے دوسرے کے لیے ہدایت کردی ہی — تم بھٹکتی نہ پھرو اُس سچے ہادی کی ہدایت پر

---

۱ دیکھو گیارھوان پارہ سورۂ یونس کا پانچوان رکوع ۱۲ منہ ۲ دیکھو پانچوان پارۂ سورۂ نساء کا گیارھوان رکوع ۱۲ منہ ۳ دیکھو دوسرا پارہ سورۂ بقر کا چوبیسوان رکوع ۱۲ منہ

چلتے ہین اپنی دنیا و دین کی عزت اور بھلائی سمجھو۔ یقین مانو جو اُسکی راہ سے منہ موڑیگا پھر کہین
اُسکا پتہ نہ چلیگا ہان مگر شیطان کی راہ مین بھٹکتا ہوا ٹھوکرین کھاتا نظر آئیگا اور جسنے خدا کی
صراط مستقیم چھوڑکے شیطان کی پرخطر راہ اختیار کی اُسکا تمھین بتلاؤ کیسا بُرا حال ہوگا۔ ہم نہین
سمجھتے ہین کہ تمھین خدا کی ہدایت پر چلنے سے کیسلیے انکار ہوگیا ہے۔ کیا اسوجہ سے کہ قرآن مجید پر بھی
ایمان لائی ہو۔ معاذ اللہ اُسکے عمدہ قانون کو بُرا سمجھکے تم کب تک دوزخی بنتی ہوگی۔
ہمنے مانا کہ جب تم اپنے خاوند کی گاڑھی محبت اُسکا دوستانہ برتاؤ اور اُسکا ہر بات مین تمھاری
خاطرداری کا لحاظ رکھنا یاد کرتی ہو تو تمکو یہ خیال آگھیرتا ہے کہ اب اس قسم کا دوسرا خاوند نہ ملیگا
مگر تمھین اپنے اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اللہ کا گھر بڑا ہے۔ وہ پہلے خاوند سے بھی بہتر تمکو دے سکتا ہے
حضرت ام سلمہ جب بیوہ ہوگئین تو اُنکے دل مین یہ بات جم[1] گئی تھی کہ ابوسلمہ سے بڑھکے اب اُنکو
کوئی خاوند نہ ملیگا پھر بھی وہ اپنے خدا پر شاکر رہین اور امید کا رشتہ نہ توڑا تو ابوسلمہ کے بدلے اُنکو
اللہ نے دونون جہان کے سردار یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا۔ تمکو اُس حدیث پر عمل کرنا چاہیے جو
پہلے حصے کے نوین باب مین حضرت ام سلمہ کے ذکر مین تمھاری نظر سے گذری ہوگی ورق اُلٹ کے پھر
دیکھ لو بلکہ اُس جگہ دو حدیثین اور گذری ہین اُنکی بھی پھر سے زیارت کرکے قند مکرر حاصل کرو۔
اور ہمنے مانا کہ پہلے سے افضل یا پہلے کا سا بھی نہ ملا تو نہین سے تو بہتر ہوگا۔ اور یہ تو ہمیشہ سے
ہوچلا آیا ہے کہ بسا اوقات دوسرا خاوند پہلے سے بھی اچھا ملتا ہے جسکی ہمارے پاس بہت سی نظیرین
ہین ورنہ پہلے سے کم درجے والے پر ہی قناعت کی جاتی ہے جسکی دو نظیرین تم بھی دیکھ لو۔ اول یہ کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی ام کلثوم بنت زہرا رض جب حضرت عمر رض سے بیوہ ہوگئین تو اگرچہ
اُنکی خواہش تھی کہ کسی دولتمند سے شادی کرین (جیسا کہ ابھی ہم بیان کرینگے) مگر اپنے باپ
حضرت علی رض کی فہمایش سے اُنھون نے اپنے چچازاد بھائی عون بن جعفر سے کرلیا۔ دوسرے یہ کہ
جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری نواسی اُمامہ بنت زینب رض بیوہ ہوگئین تو اُنھون نے
اپنے خاوند حضرت علی رض کی وصیت کے موافق مغیرہ بن نوفل سے کرلیا (جیسا کہ ہم اوپر بتلا آئے ہین)
تو اب کون کہیگا کہ حضرت عمر رض سے عون رض اور حضرت علی رض سے مغیرہ رض افضل تھے۔ پس اگر تمکو

[1] جم جانیکے یہ معنی ہین کہ اُنکے دل مین سنگین وسوسہ پیدا ہوگیا تھا ۱۲ منہ۔

پہلے کا سا نہ ملے تو خدا کی مرضی پر راضی ہوکے جسطرح کا ملے اُسی سے نکاح کر لو۔ تمھارا رادسیاہ سوگ تو کسی طرح رفع دفع ہو۔ تم اپنی عزت حرمت پر تو بھروسہ کر سکو۔ اگر کسی کو قورمہ پلاؤ نہ ملے تو سوکھی پھیکی جو کچھ ملجائے اُسی کو غنیمت سمجھے نہ یہ کہ شیخی کی ڈینگ مین قورمے پلاؤ کی دُھن مین بھوکون مرجائے یا گھبرا کے سور کھا بیٹھنے کی ٹھان لے۔ اگر کسیکو اطلس و زر بفت (جسکو وہ ہمیشہ پہنا کرتا تھا) نہین میسر آتا ہی تو کیا اسمین بھی کوئی غیرت ہی کہ وہ گُڑھ کے ننگا رہنا قبول کرے مگر موٹا مہین گاڑھا مارکین پہن کے اپنا ستر نہ چھپائے۔

بیشبہہ قابل نکاح مرد کے لیے عورت اور قابل نکاح عورت کے لیے مرد بمنزلہ غذا اور پوشاک کے ہی امام غزالی رحمۃ اللہ نے صوفیہ کرام سے نقل کیا ہی وہ کہ ہمکو نکاح کی ایسی ہی احتیاج ہوتی ہی جیسے ہمکو غذا کی حاجت ہوتی ہی۔ غور کرو جب بڑے بڑے بزرگونکا جو ہر وقت یاد الٰہی مین ڈوبے رہتے تھے یہ حال ہو تو بیچاری عورتین فطرتی جوش سے کیونکر بچ سکتی ہین۔ اور پوشاک ہونے کے نسبت حق تعالی مردون کی طرف خطاب کرکے فرماتا ہی هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ یعنی عورتین تمھاری پوشاک ہین اور تم عورتون کی پوشاک ہو۔ ہمارا اور اگر ہم خطا پر نہین ہین تو تمام عقلا کا اتفاق ہی کہ عورتون کو نکاح کرکے اپنا تن بدن چھپانے کی مردون سے بھی زیادہ سخت احتیاج ہی۔ حق تو یہ ہی کہ جوان جہان عورتون کے لیے دو ہی پردے ہین۔ زندگی مین خاوند اور مرنے پر قبر۔ مظلوم بہنو تم یہ نہ خیال کرو کہ جب قبر ہی مین جانا ہی تو نکاح کرکے کیا کرین۔ کوئی عقلمند اسکو نہین پسند کر سکتا کہ قبر مین جانے کی انتظار مین ننگا بیٹھا رہے۔ نہین۔ قبر مین جانے سے پہلے بھی اُسکو تن بدن ڈھانکنے کی ضرورت ہی۔ یہ سچ ہی کہ مرنا ایکدن سب کو ہی مگر اسمین کیا لطف ہی کہ جب تک زندہ رہے بے ستر ہوکے رہے۔ ملتی ہوئی نعمت پر لات مارے اور تلف تلف کے دن کاٹے۔ ان باتون مین تم تھک جاؤگی مگر خدا نہ تھکیگا۔ اور سب باتون سے قطع نظر کیا جائے تو فقط یہی اپنی انمول عزت و آبرو کی حفاظت کرنے کے لیے تمکو نکاح کی سخت حاجت ہی۔ انسان کی طبیعت ہمیشہ ایک ڈھنگ پر نہین رہتی ہی۔ خدانخواستہ شیطان کے کان بہرے کہین آگے پیچھے پاؤن پڑا تو موتی کی سی آب اُتر جائیگی اور پھر پچتانے سے کچھ نہو سکیگا۔

کہ سہل ست لعل بدخشان شکست	شکستہ نہ آید دگر بار بست

لہ دیکھو دوسرا پارہ سورۂ بقر کا تیئیسوان رکوع ۱۲ منہ۔

کوئی شخص اپنے علم اپنے زہد اور اپنی پرہیزگاری پر ناز نہیں کر سکتا بالفرض تمنے سب طرح سے ضبط بھی کیا تو دل کو کیونکر سمجھا سکتی ہو۔ وہ وحشی تو نکاح بغیر تمھارے اختیار مین نہین آسکتا بڑے بڑے کاملون نے اقرار کیا ہی کہ بعضے اوقات عین خدا کی عبادت مین اس قسم کے خطرے انکے دل پر گذر جاتے ہین۔ تم دیکھتی ہو اسی کمبخت ظالم رنڈاپے کے سبب تمھاری اچھی بہنون کی نسبت (گو سیکڑون مین ایک سہی) کیا سنائی دیتا ہی۔ بس تمھین چاہیے کہ انسے عبرت پکڑو۔ "تہریا کا کہے بہریا کان دھرے" پھر تمپر خدا کی اس نافرمانی کا بھی الزام رہیگا کہ نکاح نہ کرنے سے اُسکی مخلوق کی بڑھتری مین تمنے رخنہ ڈالدیا۔ عورتون کو خدا نے اسی لیے بنایا ہی کہ اُنکے پیٹ سے اور دوسرے آدمی پیدا ہون۔ اسی طرح جب تک اُسکو منظور ہی دنیا آباد ہوتی چلی جائے۔ اب تم ہی غور کرو نکاح نہ کرنا بعینہٖ خدا کی اس قیمتی حکمت کو بگاڑنا ہی۔ اور جو اُسکی حکمت بگاڑنے کا قصد کرے اُسکو کون کہیگا کہ وہ خدا کا باغی نہین ہی۔ تو تم ہی انصاف کرو نکاح نہ کرنے سے تم خدا کی باغی ٹھیرین کہ نہین۔ افسوس اور غیرت کی بات ہی کہ جسکی لونڈی ہونے کی تمھین عزت ہی اُسی سے لڑائی لے رہی ہو۔ و نیز تمپر اسبات کا الزام رہیگا کہ تمنے اپنے پیارے پیغمبرؐ کی امت بڑھانے مین کوتاہی کی۔ اور تمنے پہلے حصے کی تیسرے باب مین دیکھو نکاح بغیر تمھاری حفظ صحت مین کیسی کیسی خرابیان پڑ رہی ہین۔ اگر تمنے اپنا نکاح کر لیا تو تمھارا تمھاری اور رانڈ بہنون پر بہت بڑا احسان ہوگا اور کیون نہین اُنکی رُندھی راہ کھل جائیگی۔ اور تمھارا یہ سلوک فقط اُنہی بیواؤن کے ساتھ نہوگا جو رانڈ ہو چکی ہین بلکہ اُن غیر محدود رانڈون پر بھی ہوگا جو خدا کے انتظام کے موافق قیامت تک ہوتی رہینگی۔ جب تم اپنا نکاح کرکے رواج قائم کر دوگی تو تمھارے پیچھے جو بیوائین تمھاری نکالی کامیابی کی راہ پر چلتی رہینگی گویا اُنکو تمھی راہ راست پر لائین۔ تو قیامت تک جتنی بیوائین نکاح کرتی جائینگی اُن سب کے برابر تمکو ثواب ملتا رہیگا کیونکہ حدیث شریف مین ہی اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ اور اگر تم جھوٹے حیلے بہانون مین اڑا دوگی تو پچھلی بیواؤن کا بھی وبال تمھارے سر رہیگا۔ پس تمکو چاہیے کہ اپنی جان پر اپنی عزت و آبرو پر اپنی دنیا و عاقبت پر اور اپنی دوسری رانڈ بہنون پر رحم کرکے اپنے اپنے نکاح کر لو اور اس بیہودہ خیال کو اپنے دل مین جگہ نہ دو کہ جب ایک کو منہ دکھا چکے تو اب کسی دوسرے کو کیا دکھائین۔ یہ محض لغو اور شیطانی وسوسہ ہی۔ شیطان کا دستور یہی ہی وہ رنگ برنگے وسوسے

والا ولا کے گمراہ کر دیتا ہی - وہ کچھ ایسے پیال کے باتون کھڑے کر دیتا ہی کہ آدمی دھوکا کھا کے اچھے کو
بُرا اور بُرے کو اچھا سمجھنے لگتا ہی - اُسکی باتین ظاہر مین انتہا سے زیادہ دلفریب اور لبھانے والی
ہوتی ہین مگر حقیقت مین کالی ناگن سے زیادہ زہریلی ہوتی ہین -
ناگن کہان رہتی ہی - ناگن کا ڈسا تو فقط دنیا ہی سے گذر جاتا ہی مگر شیطانی باتونکا ڈسا نہ دنیا کا
رہتا ہی نہ دین کا - دنیا کا چاہے رہ بھی جائے مگر دین کا نہین رہتا نہین رہتا مختصر لفظون مین یون کہنا چاہیے
کہ شیطان کی سکھائی باتین انسان کے دین و ایمان کی ایسی ہی دشمن ہین جیسا کہ خود شیطان
دشمن ہی - میری بہنو تم شیطان کے دھوکے مین نہ آؤ - وہ تمکو یون ہی وسوسے دلاتا رہیگا -
تم غور کرو اور سمجھو - جیسے ایک کو مُنہ دکھانا ویسے دو کو - آخر مرد یہ بھی ہی اور مرد وہ بھی - جو ہڈی
چمڑا اسکے ہی وہ اُسکے - جو رگ و پے اسکے ہی وہ اُسکے - شرع اور عقل دونون کے نزدیک یہ معیوب ہی
نہ وہ - اگر یہی اُلٹی سمجھ ہی تو خدا خیر کرے - تمسے زیادہ اس خیال کی مستحق کنواریان ہین سیکھ دنون بعد
کہین وہ بھی نہ انکار کر دین اور کہنے لگین کہ رانڈین تو ایک مرتبہ کسی مرد کا مُنہ دیکھ ہی چکی ہین
اب کسی دوسرے کا دیکھینگی تو کیا مضایقہ ہی - اور ہمنے آجتک کسیکا مُنہ نہین دیکھا تو ہم نہین چاہتے
کہ کوئی مرد ہمارے بدن پر ہاتھ ڈالے - چلو بس خاتمہ ہوگیا - نہ تمھارا نکاح ہو نہ کنواریون کا -
دنیا مین آدمی کا نسل ہی نہ رہجائے - سارے تمھین اتنی بھی سمجھ نہین ہی کہ اگر دوسرے نکاح مین
کچھ بھی اُوچھا پن ہوتا تو پیغمبر زادیان دوسرے مرد کا مُنہ کیونکر دیکھتین - اور پیغمبر زادیون -
پیغمبر کی دوسری عزیزون اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دودو بلکہ ایک نواسی کے چار تک نکاح کا ہونا ہم
پہلے حصے کے نوین باب مین بتا آئے ہین - دیکھو ابھی اسیجگہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونو نواسیون
یعنی حضرت اُمامہ رض حضرت ام کلثوم رض کا ذکر آ گیا ہی - حضرت اُمامہ رض نے دو نکاح - کیے اور
دوسرے کے پاس وفات پائی - حضرت ام کلثوم رض نے چار نکاح کیے - پہلا حضرت عمر رض سے
دوسرا عون بن جعفر رض سے تیسرا محمد بن جعفر سے اور چوتھا عون رض اور محمد رض کے بڑے بھائی عبداللہ بن
جعفر رض سے - اور ان ہی چوتھے خاوند کے پاس وفات پائی -
اگر ان پیغمبر زادیون کے سامنے انکے پچھلے خاوند بھی وفات پاجاتے تو کوئی شک نہین ہی کہ وہ
اور نکاح کر لیتین - اسی طرح اگر ایک دوسرے کے بعد سیکڑون خاوند گذر تے جاتے تو یہ اور نیا نکاح

کر لینے کی عزت حاصل کرتی رہتین - ایک نکاح کے بعد دوسرے نکاح مین ذلت اور کمینہ پن سمجھنا
گویا یہ کہنا ہی (اگرچہ اس جگہ پر خوف سے قلم تھرایا جاتا ہی اور پاس ادب سے وہ معنے بیان کرنیکی
جو اس بیہودہ خیال سے نکل رہے ہین جرأت نہین پڑتی لیکن نقل کفر کفر نباشد - بضرورت اگر مین
عرض کرون تو اللہ مجھے معاف کریگا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معذور رکھینگے - اور ناظرین گذر کرینگے
اچھا تو اب ڈرتا ہوا عرض کرتا ہون صاف لفظون مین یہ معنی پیدا ہوتے ہین) کہ اللہ اور اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) کمینہ پن کیا جو رانڈون کے نکاح کا حکم دیا - رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زیادہ کمینہ پن کیا جو رانڈون کا نکاح جلد کر دینے کو فرمایا اور اس سے زیادہ
یہ کمینہ پن کیا کہ ایک نہین دس دس بلکہ اور زیادہ رانڈون سے اپنے نکاح کیے پھر اسپر بھی اکتفا
نہوئی بلکہ اپنی طلاق پائی ہوئین صاحبزادیون کو حضرت عثمانؓ سے بیاہ دیا پہلے حضرت رقیہؓ کو اور
انکی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم رضؓ کو - اگرچہ ان صاحبزادیون کو ابھی اپنے پہلے شوہرون سے
ملاقات کی نوبت نہین آئی تھی مگر نکاح تو ہو گیا تھا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد کمینی کہ
کیونکہ وہ حضرت خدیجہ کبریٰؓ سے ہین اور انکا آپ سے تیسرا نکاح تھا - اور پھر جبکہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی پردادی کے دوسرے نکاح سے ہین تو وہ خود بھی کمینے تھے - استغفر اللہ - نعوذ باللہ
من غضب اللہ وغضب رسول اللہؐ - لاحول ولا قوۃ یہ لغو اور بیہودہ خیال کافر کے سوا اور
کون کریگا (شرم شرم) یہ تو ایسا لغو اور بیہودہ خیال ہی جسکو ایک ناسمجھ بھولا بچہ بھی
فوراً جھوٹلا دیگا - مین نہین کہہ سکتا ہون کہ اس خیال کی شرح بیان کرتے وقت میرے دلپر
کیسی کیسی برچھیان لگ رہی تھین اور تشریح کر چکنے کے بعد مین کسطرح دم بخود ہو چکا ہو گیا تھا اور حیرت
مین تھا کہ خدایا یہ میرے قلم سے کیونکر نکلا - بارے استغفار پڑھی اعوذ کہی تب کہین جاکے ہوش حواس کچھ ٹھکانے ہوئے
ہائے مسلمانون کو کیا ہو گیا وہ رانڈون کے نکاح مین کیون اوچھا پن سمجھ رہے ہین جس سے
خواہ مخواہ یہ معنی پیدا ہوتے ہین جنکے بیان کرنے پر مین اسوقت مجبور رہا - اگر مجکو یہ سخت
ضرورت نہ درپیش آتی کہ مین اپنے اسلامی بھائی بہنون کی غلطی انکو بتلادون اور جتلادون
کہ وہ اپنی غفلت اور نادانی کے پردے مین کس قیامت کا غضب ڈھا رہے ہین تو مجھے اس
صراحت سے لکھنے کی ہرگز ہمت پڑتی - عموماً ہر وقت اور خاص کر کے اسوقت مین خدا سے دعا کرتا ہون

کہ وہ ہماری قوم کو سمجھ دے۔ تم سب ملکے کہو آمین۔

سنو سنو نہایت صحیح اور نہایت سچا قول سنو۔ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم ہو اُس سے بہتر اور کوئی بات ہو ہی نہین سکتی۔ اللہ اور اُسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اِس سے بہت پاک ہو کہ اُسکے حکم کے پاس کمینہ پن کیا کمینہ پن کی ہوا کا بھی گذر ہو سکے اللہ نے اپنے پیارے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکے نہ کسی کو شرافت دی ہو نہ دیگا اور تم لوگ کس قطار شمار مین ہو۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا چھو جاؤ تو تم مین شرافت آجائے۔ ہمکو تو اگر معلوم ہو جاتا کہ ہمارا مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کتّے کی برابر ہو تو مارے خوشی کے پھول جاتے اور شادی مرگ ہو جانا بھی کچھ تعجب کی بات نہ تھی ؎

نسبتِ خود بسگت کردم وبس منفعل ام	زانکہ نسبتی نیست بذاتِ تو بنی آدم را

اور یہ بہت مشکل اور سخت پیچیدہ مسئلہ ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جن و انس اور سارے ملائکہ سے زیادہ شریف بھی مانو اور رانڈون کے نکاح کو شرافت کے خلاف بھی کہے جاؤ۔

بار بار گھبرا کے بیساختہ بول اُٹھنے کو جی چاہتا ہو کہ یا تو رانڈون کے نکاح مین عین شرافت سمجھو یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (العیاذ باللہ) شریف نہ مانو مگر اِس دوسری شق کے اختیار کرنے کی کسیکو مجال نہین ہو تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ رانڈون کا نکاح عین شرافت کے موافق ہو (سب ملکے کہو ہان) میری ستمکش بہنو تم اپنی ناسمجھی سے توبہ کرو اور وہ دین دنیا کا برباد کرنے والا خیال «جس سے حضرت اشرف الانبیاء کی شرافت اور تمھارے اسلام مین دھبہ لگے» اپنے دل سے نکال ڈالو اور دیکھو نکاح نہونے سے تمکو کیسے کیسے دونون جہان کے نقصان پہونچ رہے ہین جنکے عرض کرنیکی اسجگہ وسعت نہین ہو۔ تم اُنکو جن بابون مین وہ ذکر کیے گئے ہین دیکھ سکتی ہو۔ ہائے یہ عاجزی اور بیکسی تم پر کیسی موسلا دھار برس رہی ہو۔ ہائے اسکے کارن بے بسی کے باب مین تم ضرب المثل ہو رہی ہو جہان کہین غریبی۔ محتاجگی۔ مجبوری۔ بیچارگی اور دُکھیاپن کا ذکر آجاتا ہو تم کس بیکسی کے لہجے مین تمثیلاً یاد کیجاتی ہو۔ سچ تو یہ ہو کہ تم ایسا بدنصیب کوئی روے زمین پر ڈھونڈھے نہ ملیگا۔ دنیا مین کوئی ایسا شخص نہین ہو جسکی مدد اُسکی اُمید نہ کر رہی ہو۔ بڑے بڑے وقتون مین جہان اور سب لوگ بیمروتی کرکے کنائی کاٹ جاتے ہین اُسکی باوفا اُمید اُسکی رفاقت کرتی ہو۔ اپنے پرائے دوست آشنا سب تھک کے جواب دیدیتے ہین مگر ایک امید ہی ایسی چیز ہو جو نہایت مستعدی سے اُسکے

دل کو اپنی شفقت کے ہاتھون مین لیے رہتی ہی۔ انسان کیسی ہی سخت سخت مصیبتون مین کیون نہ سسک رہا ہو اُسکے سر پر کیسی ہی قیامت خیز بلا کے طوفان کیون نہ آرہے ہون مگر جب اُسکے دل مین اُسکی پیاری امید کا گذر ہو جاتا ہی تو کچھ نہ کچھ ڈھارس ضرور دے جاتی ہی۔ مگر تم ایسی بدقسمت گنہگار ہو کہ تمسے اُمید بھی ناتا توڑ گئی اور نفرت کر رہی ہی یا تم ہی اُس سے خفا ہو گئی ہو اور اُسکو اپنے پاس آنیکا رستہ نہین دیتی ہو۔ کوئی بیچ سمندر مین ڈوب رہا ہو اُسکو بھی بچ نکلنے کی امید لگی رہتی ہی۔ کوئی پھانسی پر چڑھا دیا گیا ہو اُسکو بھی سزا ے موت کے منسوخ ہو جانیکا آسرا لگا رہتا ہی کسیکا دم چھاتی پر آگیا ہو اُسکو بھی اُسکی خوش کرنیوالی امید سہارا دیتی رہتی ہی۔ غرض جب تک جان مین جان ہی تب تک اُسکی غم غلط کرنے والی اُمید اُسکے ساتھ رہتی ہی مگر تم ایسی حرمان نصیب ہو کہ تمکو وہ بھی نہین خوش کر سکتی ہی۔ تمھارے حق مین اُسکی غیر محدود فیاضیان غایت درجے کی بخالت سے بدلجاتی ہین۔ ہائے تمکو اپنی شادی کی آس کبھی ہوئی نہین سکتی۔ ذرا سوچ بچار کے دیکھو تو سہی اس مہربان دل امید کو تمسے کسنے بھڑکا دیا۔ بیشبہہ بہت تھوڑی چھان بین مین تمھارے نکاح کو برا جاننے والی تمھاری تمام قوم پر فرد قرارداد جرم لگا دیا جائیگا اور سب سے زیادہ سنگین جرم کی سزاوار تم ہو گی اور خاص کر کے تمھارے والی وارث ہونگے۔ یہی وجہ ہی کہ ہم ہر ایک فرقے کی خدمت مین ادب سے ساتھ گذارش کرتے آئے ہین اور ہمکو امید ہی کہ وہ جون جون غور فرمائینگے ووں ووں قبول فرماتے جائینگے۔ مگر جب تم ہی اپنے ہاتھ پاؤن ڈھیلے کیے دیتی ہو تو اور کسی کو کیا شکایت کرے۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ اگر تمھارے وارث لوگ مستعد ہو جائین تو پھر تمھین بھی کچھ عذر نہو گا لیکن ہمارا مطلب یہ ہی کہ تم اُنکا انتظار نہ کرو اپنے نفع کی بات مین خود آپ کوشش کرو اور اس ناامیدی کے دفع کرنے پر آمادہ ہو جاؤ پھر ہمارا ذمہ ہی دیکھین تم مقصد وری کے تخت پر کیونکر نہین جا بیٹھتی ہو۔

سوگوار بہن بیٹیو تمھاری کچھ ایسی دردانگیز تعجب خیز حالت ہی کہ ہم ششدر ہو کے بھوچکے بنکے رہ جاتے ہین۔ اور کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ ہم تمھاری افسوس ناک زندگی کے جس پہلو پر نظر ڈالتے ہین ایک نرالے انداز کی اچنبھی مگر حسرت بھری تصویر ہماری نگاہ کے سامنے پھرنے لگتی ہی۔ ہم حیرت مین ہین کہ کس کس حیثیت سے اقرار کرین کہ ہمارے پاس تاریخی واقعات مین ایک بھی ایسی نظیر نہین ہی جسکو تمھاری تباہی سے تشبیہ دے سکین۔ ابھی ناامیدی اور مایوسی مین

تمھاری کوئی نظیر نہ مل سکی اب بیفائدہ ہلاک ہونے مین تم اپنی آپ ہی نظیر بن رہی ہو۔ انسان کو ہمیشہ دو ہی قسم کے فائدے مد نظر رہا کرتے ہین۔ دینی یا دنیوی۔ اور ان دو کے سوا کوئی تیسری قسم کا فائدہ ہی بھی نہین۔ اس بات کے غور کرنے پر نہایت سخت اُلجھن ہوتی ہی اور کسیطرح پتا نہین چلتا کہ تمھارے بھلا رکھنے مین کس قسم کا نفع سوچا گیا ہی۔ اگر دنیاوی فائدے پر نظر ڈالی جائے تو جسکو ذرا بھی سمجھ ہوگی کانون پہ ہاتھ رکھیگا اور اس بات کے کہنے مین ایک لمحے کے لیے بھی تامل نہ کریگا کہ فائدہ نہین نقصان ہی اور ایک نہین طرح طرح کے نقصانات ہین۔ اگر دینی فائدہ ڈھونڈھا جائے تو وہ بھی ندارد۔ ہمان آش در کاسہ۔ وہان بھی فائدے کے بدلے غیر محدود قیامت کے نقصانون سے سامنا کرنا پڑتا ہی۔ اور جب کہ یہ بات تسلیم کر لی گئی ہی کہ دین و دنیا دونون مین سے کہین کا فائدہ نہین ہی تو ہم نہین سمجھ سکتے ہین کہ تم پر ظلم کرنے مین وہ تیسری قسم کا کونسا فائدہ ہی اور کہان سے نکل آیا ہی۔ اور اُسکے برداشت کر لینے کے لیے تم کیونکر راضی ہو کے اپنے آپ کو ہلاک کر رہی ہو۔ اگر ہندو نہین کرتے ہین تو صحیح یا غلط طریقے پر وہ سمجھتے ہین کہ اُنکا مذہب اُنکو نہین اجازت دیتا ہی مگر تمھارا سچا مذہب تو تمکو فیاضی سے اجازت دے رہا ہی۔ بلکہ بڑے تپاک اور بڑے پیار سے رغبت دلا رہا ہی۔ ہاے پھر تمکو کیا ہوا جو دیدہ و دانستہ اپنی جان کھوتی ہو۔ اور اپنے خالق کی نافرمانی الگ لے رہی ہو۔ میری بہنو اگرچہ بہت سی عمدہ عمدہ باتون تک تمھاری سمجھ نہ رسائی کرتی ہو تاہم مین تسلیم کرتا ہون کہ بعض وجوہات سے مجھسے زیادہ تم اپنے دل مین آپ سمجھتی ہوگی کہ تمکو عقد ثانی کی کسقدر شدید ضرورت ہی اور تمھارے دو پر کیا ہو رہا ہی۔ ہاے تم تو انگارون پر لوٹ رہی ہو مگر تمھارے عزیز اقارب کچھ ایسے سوئے ہین کہ اُنکے کانپر جون تک نہین رینگتی۔ وہ تمھارے دوست نہین دشمن ہین۔ دوست ہوتے تو تمھارے دین دنیا کے منافع مین جان لڑا دیتے۔

در پریشان حالی و درماندگی	دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست	تمکو تمھارے مقصود سے ملا دیتے ۵

نہ یہ کہ اور اُلٹے تمھاری عداوت اور بدخواہی کا بیڑہ اُٹھالین۔ اگر اُنکی بیویان قضا کر جائین تو جھٹ نکاح کر لین مگر تمھاری فکر اُنکو مطلق نہین ہی۔ تمھاری جان جائے چاہے رہے اُنکے نزدیک دونون برابر ہین۔ تمھارا حق دبوچے بیٹھے ہین دیتے ہوئے اُنکو افسوس آتا ہی۔ ذرا تمہین آنکھ کھول کے دیکھو یہ تمھارے ساتھ دوستی کر رہے ہین یا پکی دشمنی پر کمر کسے ہین۔ تمکو چاہیے کہ اپنے فائدے

کی بات پر غور کرو۔ اور ان دوستہائین دشمنون کی رضامندی کا خیال مت کرو انکی رضامندی
تمھارے لئے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہی۔ اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ وہ تمھارے دلی دوستہاین
تو اسمین کوئی شک نہین ہی کہ نادان دوست ہین تب بھی ان سے اور ان کی سمجھ سے ڈرنا اور بچ کے
چلنا لازم ہی۔ کیونکہ نادان دوست سے دانا دشمن بھلا۔ نادان دوست اور دانا دشمن کی
حکایت ایک چور ایک بادشاہ کے ہان چوری کرنے گیا۔ اُس نے دیکھا کہ بادشاہ سو رہا ہی
اور ایک ریچھ جسکو بادشاہ نہایت دوست رکھتا تھا نگہبانی پر کھڑا ہوا بادشاہ کی حفاظت کر رہا ہی
اتنے مین کچھ چینوٹیان چھت سے بادشاہ کے سینے پر آگرین۔ ریچھ کو غصہ آیا کہ آہین۔ یہ چینوٹیون کے
پاؤن اور میرے بادشاہ کا سینہ۔ اُس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ ایک بڑا پتھر لیکر دوڑا کہ چینوٹیون پر
دے مارے وہ کچل کے مرجائین چور نے اُسکا ہاتھہ پکڑ لیا اور کہا وہ او عقل کے دشمن تو نہین سمجھتا ہی
کہ چینوٹیون کے ساتھ تیرے بادشاہ کا بھی کام تمام ہو جائیگا۔" اسمین بادشاہ کی آنکھہ کھل گئی۔
پوچھنے لگا یہ کیا ہی۔ چور نے تمام حقیقت کہہ سنائی اور کہا کہ یہ تیرا نمک خوار نادان دوست ہی۔ اس
دوستی مین تیری جان لے چکا تھا اور مین تیرا دانا دشمن ہون۔ آیا تھا چوری کرنے مگر سلوک یہ
کر چلا کہ تیری جان بچا دی (بادشاہ نے ریچھ کو قیدخانے بھیجا اور چور کو وزیر بنایا۔

پھر نادان دوست مین ایک اور بڑی خرابی ہی جسکے کاٹے کا منتر مشکل سے چلتا ہی یا چلتا ہی نہین
وہ یہ کہ آدمی اُسکو دوست سمجھ کے اُسپر غافل ہو جاتا ہی اور یقین کر لیتا ہی کہ یہ جو کچھ کریگا
میری بھلائی کے لیے کریگا اور یہ نہین جانتا کہ دوستی کے پردے مین اپنی نادانی سے وہ بلائے ناگہانی
نازل کردیگا جسکا دفعیہ مشکل ہوگا۔ بلکہ اُس بلا کی خبر اُسوقت ہوگی جب وہ سر پر آپڑیگی اور کچھ قابو نہ چل سکیگا
میری نا سمجھ بہنو اپنے نادان دستون کی طرح تم بھی نادان نہ بن جاؤ۔ وہ نہین سمجھتے ہین تو بھلا تم تو
سمجھو اور دیکھو دوستی کے بھیس مین وہ تمھارے ساتھ کیسی گاڑھی دشمنی کر رہے ہین۔ اسمین
نقصان ہی تو تمھارا ہی۔ انکو کیا۔ وہ تو اپنے چین سے بسر کر رہے ہین وہ نہ غم دزدنی غم کالا
مگر تمھاری زندگی تمھاری جوانی تمھاری دنیا اور تمھاری عاقبت مفت مین خراب ہو رہی ہی
شاید تمکو تعجب ہوتا ہوگا اور ہی بھی تعجب کی بات کہ تمھارے ہو کے تمھارے ساتھ کچھ نہین کرنا چاہتے
تم مرو تو انکی بلا سے اور جیو تو انکی بلا سے۔ تمھارا درد انکے دلون پر کہین نام کو نہین ہی

اگر ہوتا تو تمھارے دونون جہان کی بھلائی کی کیون نہ سوچتے۔ اور مین غیر ہو کے تمھارے ساتھ کیا کر رہا ہون۔ قلم۔ زبان اور دماغ ہر ایک کو تمھارا خادم بنا دیا اگرچہ مجکو ڈر ہی کہ تم نے مجھے غضب ہی کی نگاہ سے دیکھو گی لیکن اس بات پر خوش ہون کہ اپنی ناسمجھ خستہ جگر قومی بہنون کی سچی خدمت کر رہا ہون۔ چاہے وہ دشمنی پر کیون نہ لیجائین۔ میری بہنو مین تمھاری حسانمندی تمھاری شکر گذاری کا منتظر نہین ہون۔ مین تمھاری دلی ہمدردی مین خالق کی خوشنودی اور اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہون۔ در اصل یہی وجہ ہی جو مجکو میرے پاک ارادے پر ثابت قدم کیے ہوئے ہی اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَے اللہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ افسوس کی بات ہی کہ جو شخص محض قومی ہمدردی سے تمکو تمھارے نفع کی چیز سرگرمی سے بتا رہا ہو تم اُسکو اپنا دشمن سمجھو اور گالیان دو۔ خیر چاہو جو سمجھو اور چاہو جو کچھ کہو اُسکو اِسکا بھی غم نہین نہ اس سے اور زیادہ دوچند چارچند دہ چند اور جتنا چاہو کہہ لو مگر خدا کے لیے اتنا کرو کہ وہ تمھارے اچھے کو جو بات کہتا ہی مہربانی کرکے دل لگا کے۔ کان دھر کے سن لو اور غور کرو کہ خدا نے اسمین کیسے کیسے منافع کوٹ کوٹ کے بھر دیے ہین۔ بیشبہہ اسوقت تمھارے دل پر دو طرح کے خیال گذرے ہونگے۔ اول عقد کر لینے کا خیال جو درحقیقت عمدہ خیال ہی۔ دوسرے دنیا کی جھوٹی شرم اور لوگون کے کہنے سننے کا کھٹکا۔ ایسی حالت مین تمھین خدا کی دی عقل سے کام لینے کی ضرورت ہی۔ تم غور کرو کہ نکاح کرنے مین کیسے کیسے قیمتی منافع ہین اور نہ کرنے مین کیسے کیسے زہریلے کانٹے اور بچھو بھرے ہین۔ تم کسی کے کہنے سننے پر نہ دھیان کرو تم یہ دیکھو کہ اللہ اور اللہ کا رسول کس مین خوش ہی اور تمھارا دین و دنیا کا بھلا کس مین ہی۔ یقیناً نکاح مین ہی۔ بس بسم اللہ کرکے عقد کر لو۔ ہم مانتے ہین کہ دنیا مین شرم بڑی عمدہ چیز ہی لیکن زیادہ شرم بھی آدمی کو خراب کرتی ہی اپنی جگہہ پر سب کچھ اچھا ہوتا ہی کوئی چیز ہو جب حد سے آگے بڑھی تو بھلائی کے بدلے برائی پیدا کر دیتی ہی مثلاً سخاوت نہایت عمدہ شئی ہی جس سے اللہ بھی خوش۔ بندے بھی خوش اور بقول سعدی وہ سب درد کی دوا ہی مگر جب انتہا سے زیادہ بڑھ گئی تو وہ اسراف اور فضول خرچی مین داخل ہی۔ بیجا خرچ کرنیوالے[۱]

[۱] پندرھوین پارے سورۂ بنی اسرائیل کے تیسرے رکوع مین حق تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط ترجمہ بیشبہہ بیجا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہین

خدا نے شیطان کا بھائی کہا ہی - اسی طرح شرم اُسی وقت تک ثنا و صفت کی مستحق ہیگی جب تک اعتدال کے درجے سے تجاوز نہ کرے اور جب حد سے زیادہ بڑھ گئی تو وہ شرم نہین جھینپنے کا لقب پائیگی - بیموقع شرم اور جھیپکے رہ جانے مین اپنا نقصان الگ ہوتا ہی اور بیوقوفی کا تمغہ جدا ملتا ہی - اگر کوئی شخص کسی سوہاگن کو غیرت دلائے اور کہے کہ تم اپنے خاوند کے پاس نہ جاؤ تو وہ کبھی نہین سننے کی اور اگر بھرے مین آکے جھیپ کے رہ گئی تو احمق بننے اور لعنت ملامت پانے کے سوا کوئی اُسکو عقلمند نہ کہیگا - جب سوہاگن کو اپنے خاوند کے پاس جانے مین کوئی بیغیرت نہین کہہ سکتا ہی تو پھر تمکو کیا ہوا جو دوسرے عقد مین جھوٹ موٹ کی غیرت کی لے رہی ہو - تمھین جو کہیگا وہ تمکو نہین درحقیقت اپنے ہی کو کہیگا - یہ تم مین ہندوونکا اثر آگیا ہی جو دوسرے عقد مین جھینپنے لگی ہو - ورنہ فی الواقع دوسرے عقد مین عین غیرت اور عین حیا کا برتاؤ ہی - البتہ نہ کرنے مین بیغیرتی بیحیائی جو کچھ کہو سزاوار ہی - اگر کوئی کنواری اپنے نکاح سے انکار کر جائے اور کہے "میری غیرت نہین تقاضا کرتی ہی کہ مین کسی مرد کو اپنی صورت دکھاؤن تو اُسکو کوئی غیرت دار نہین کہیگا - بلکہ اور وہ بیحیائی کے خطاب سے پکاری جائیگی - پس تم اپنے نکاح سے انکار کرکے کیونکر غیرت دار بن سکتی ہو -

اپنی مقدس زیارت گاہون مین دیکھو - تاریخی دنیا مین دیکھو اور سب سے بڑھکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کنبے کی بیواؤن کو دیکھو وہ کسطرح آزادی کے ساتھ اپنے نکاح کی بات چیت آپ کر لیا کرتی تھین - کیا کسیکے منہ مین دانت ہین جو اُنکو (اَلْعِیَاذُ بِاللہِ) بیغیرت کہہ سکے - نہین نہین ہرگز نہین - اللہ رسول صلعم کی پاک صاف سیدھی سڑک پر چلنے والے کو کسکی مجال ہی جو شوخ چشم کہہ سکے ہان سنت کے خلاف چلنے والا بیشبہہ گمراہ اور بیغیرت کہے جانیکے قابل ہی - اگر خدانخواستہ شیطان کے کان بہرے کہین اور کوئی الزام قائم ہوگیا تو تو پھر سات پشت کی ناک ہی کٹ جائیگی - میری بہنو تم دنیا کی شرم پر خدا کی شرم مقدم رکھو - ابھی شاید یہ لوگ اپنی ناسمجھی سے تمکو کسیقدر اوچھی نگاہ سے دیکھین مگر جب اُنکو سمجھ آجائیگی تو وہ بلکہ سمجھدار اشخاص اب بھی تمھارا ادب و تعظیم کرینگے - تم پر تعریف اور شاباش اور مبارکباد کے پھول برسائے جائینگے - بہرحال تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مین ذلت مت سمجھو - سچی بات مین کسیکو مت ڈرو - حق واجبی مین مت جھیپو - شرع مین شرم مت کرو - بناوٹ کو پاس مت آنے دو -

دل مین کچھ اور ظاہر مین کچھ مت کہو بے جھجک ہو کے صاف صاف اپنے نکاح کے لیے کہدو
بلکہ کر لو اسمین تمھارا اللہ خوش اللہ کا رسولؐ خوش اللہ کے فرشتے خوش اور اللہ کے اچھے
بندے خوش - تم یہ تدبیر کرو کہ پہلے اپنے وارثون کو پیغام دو - اگر وہ مہربانی کرکے مان لین
تو عین مقصود ہی - منہ مانگی مراد ملی - اور اگر نہ مانین - جہالت کرین تو اب الزام اُنکے ذمے ہی -
تمھاری کچھ خطا نہین - تم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت گواہ کرکے جس سے چاہو نکاح کرلو -
ہان اسبات کا تمھین ضرور خیال رکھنا چاہیے کہ غیر کفو مین مت کرو - شرع شریف مین
ہر سمجھ والی[1] - جوان عورت کو اپنا نکاح آپ کر لینے کا اختیار ہی -
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ فرمایا نبی مکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے[2] اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا
وَالْبِكْرُ يُسْتَاذِنُهَا اَبُوْهَا فِىْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا
ترجمہ رانڈ عورت اپنی جان (یعنی اپنے نکاح کے لیے)
اپنے ولی سے زیادہ آپ حقدار ہے اور کنواری عورت سے اُسکا
باپ اُسکے نکاح کے لیے اجازت طلب کرے اور اُسکا اِذن اُسکا

---

[1] سمجھ والی یعنی دیوانی نہو - جوان یعنی نابالغہ نہو کیونکہ مجنون
اور نابالغہ عورت کا نکاح بغیر اُسکے ولی کی اجازت کے درست نہین
ہی - واضح ہو کہ فقہا نے اسجگہ پر ایک اور قید آزاد ہونے کی بڑھائی
ہے کیونکہ لونڈی کا نکاح بغیر اُسکے مالک کی اجازت کے نہین
درست ہی مگر ہمنے اس قید کو اسلیے قلم انداز کردیا ہے کہ ہمارے
زمانے مین لونڈی اور غلام کی تقریباً ایک صفت ہے - اگر کوئی
شخص کسیکے بچے کو یا اپنے ہی بچون کو بیچ ڈالے تو شرع شریف
مین وہ لونڈی غلام نہین ہو سکتے ۱۲ **منہ**

[2] دیکھو صحیح مسلم جلد اول کتاب النکاح باب استیذان الثیب فی النکاح
بالنطق والبکر بالسکوت ۱۲ **منہ**

چپ ہو رہنا ہی ؎ حضرت عبداللہ بن عباس رض سے ابو داؤد کتاب النکاح مین روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَیْسَ لِلْوَلِیِّ مَعَ الثَّیِّبِ اَمْرٌ یعنی بیوہ اپنا نکاح کرے تو ولی کا کچھ اختیار نہین ہدایہ کتاب النکاح باب فی الاولیاء والاکفاء مین ہی ود ینعقد نکاح الحرّۃ العاقلۃ البالغۃ برضائہا وان لم یعقد علیہا ولی ترجمہ آزاد ہوش حواس والی جوان عورت کا نکاح اسکی خوشی سے درست ہی اگرچہ اسکے ولی نے نہ کیا ہو ؎

سلہ اگر باپ یا جو ولی قریب ہو وہ کنواری عورت سے اسکے نکاح کے لیے اجازت طلب کرے پس اگر وہ زبان سے کہدے تو بہتر ورنہ اسکا چپ ہو رہنا ہی اجازت ہی۔ اگر کسی اجنبی یا ولی قریب کے ہوتے ہوئے ولی بعید نے مثلاً باپ کی موجودگی مین دادا یا دادا کی موجودگی مین بھائی یا بھائی کی موجودگی مین چچا نے اجازت طلب کی تو اسکا سکوت اجازت نہ سمجھا جائیگا۔ ہان اگر باپ کا یا اور جو ولی قریب ہو اسکا وکیل اجازت چاہے تو اسکا خاموش رہنا اسکی رضامندی پر دلالت کریگا لیکن وکیل کو چاہیے کہ قبل اجازت لینے کے اسپر ظاہر کردے کہ ہمکو (ولی کا نام لیکے) فلان شخص نے تمھارے پاس تمھارے نکاح کی اجازت لینے کے لیے بھیجا ہی یا وکیل کیا ہی۔ تاکہ اسکو یہ شک نہو کہ یہ شخص اسکے ولی کے بغیر کہے آیا ہی۔ اگرچہ نکاح یون بھی ہو جائیگا کہ ولی نکاح کر دینے کے بعد خود جا کے کنواری سے کہدے یا کہلا بھیجے یا کوئی معتبر آدمی اپنی طبیعت سے یعنے بادلی کے کہے بغیر خبر دیدے اور کنواری چپ ہو رہے مگر سنت یہی ہی کہ ولی نکاح سے پہلے خود آپ جا کے اجازت طلب کرے ورنہ یہ بھی غنیمت ہی کہ کسیکو اپنی طرف سے وکیل کر کے بھیجدے۔ نہ یہ کہ نکاح کے وقت کہین کونے مین سمٹ کے بیٹھ رہے۔ کنواری کا بغیر آواز کے رونا یا ہنس دینا بھی اجازت مین داخل ہی۔ اور بیوہ عورت کا نکاح بغیر اسکی زبان سے بولے نہین ہو سکتا ہی کیونکہ جو شرم کنواری کو ہوتی ہی وہ بیوہ کو نہین رہتی ہی۔ اور اجازت لینے کی ضرورت اسوقت ہی کہ عورت جوان ہو۔ اگر نابالغہ ہو چاہے کنواری ہو چاہے بیوہ اسکے نکاح کے لیے اسکے ولی کا قبول کر لینا کافی ہی۔ جسکو اور زیادہ تحقیقات منظور ہو فقہ کی کتابین دیکھے یا عالمون سے پوچھے ۱۲ منہ

تنویر الابصار متن در المختار کتاب النکاح باب الولی مین ہو نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضے ولی" ترجمہ "آزاد سمجھ والی جوان عورت کا نکاح بغیر اُسکے ولی کی مرضی کے درست ہی"
میری بہنو اگرچہ سابق مین عام دستور تھا کہ جب کوئی جوان عورت بیوہ ہو جاتی تو اُسکے ولی کو فقط اُسکے نکاح ہی کی نہ فکر پیدا ہو جاتی بلکہ اپنی طاقت بھر وہ جلد کر دینے کو اپنا فرض سمجھتا تھا (تمکو یاد ہوگا حضرت عمر رض اپنی بیٹی حضرت حفصہ رض کا دوسرا نکاح جلدی کر دینے کے لیے کسقدر کوشش فرما رہے تھے) تاہم اکثر اوقات خود بیوائین بھی اپنے نکاح کی گفتگو آپ کر لیا کرتی تھین زیادہ نہین ہم صرف پانچ سات نظیرون پر اکتفا کرینگے مگر نظیرین بھی کیسی چوٹی کی نظیرین جنکو نبوت کے خاندان سے تعلق ہی۔ اور یہ کوئی نئی بات نہین ہی۔ شروع کتاب سے لیکر اب تک ہمارا یہی قاعدہ رہا ہی کہ غالباً ہم اُن ہی معزز عورتون کی نظیر لاتے ہین جنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا تو باعتبار نسب کے قرابت قریبہ ہی یا آپ کی زوجۂ مطہرہ اور تمام مسلمانون کی مان ہونے کی اُنکو عزت حاصل ہی۔ اور کچھ شبہہ نہین ہی کہ یہ دونون قسم کی ستودہ صفات بیویان تمام عرب اور عجم کی بیویون کی سرتاج ہین۔ پس تعظیم کے ساتھ انکا ذکر کرنا گویا کہ دنیا کی تمام پاکباز بیویونکا ذکر کرنا ہی اور اسیوجہ سے ہمکو اسکی ضرورت نہین ہی کہ بہت سی نظیرین پیش کرکے حاجت سے زیادہ تمھاری سمع خراشی کرین۔

اچھا اس تمہید کے بعد وہ نظیرین بھی سُن لو جنکا ابھی ہمنے وعدہ کر لیا ہی مگر کان دھر کے سنو اور عمل کرو۔ ام المومنین حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالی عنہا نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا نکاح کرنے کی گفتگو خود آپ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونہار آثار دیکھ کے خود ہی درخواست بھی کی تھی۔ زرقانی شرح مواہب۔ جلد اول۔ ذکر ام المومنین خدیجہ مین ہی کہ ابن سعد نے واقدی کے طریقے سے نفیسہ بنت منیہ سے روایت کی ہی وہ کہتی ہین کہ "خدیجہ نہایت ہشیار۔ تیزفہم اور شریف عورت تھین۔ اسکے علاوہ اُنکو وہ بزرگی اور بھلائی ملی جو اُنکو اللہ نے دی۔ خدیجہ قریش مین نسب کے اعتبار سے عمدہ تھین اور رتبے کے اعتبار سے سب سے زیادہ جلیل القدر تھین۔ اور مال کے اعتبار سے سب سے زیادہ دولتمند تھین۔ اگر اختیار چلتا تو اُنکی تمام قوم کے لوگ اُن سے نکاح کرنے پر حریص تھے۔ اُنھون نے خدیجہ سے نکاح کرنے کے لیے پیغام بھی بھیجے اور اُنکی تمنا ہین

مال بھی بہت خرچ کیا - خدیجہ نے مجکو حیلہ کر کے (یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہ معلوم ہو پائے کہ مین خدیجہ کی بھیجی ہوئی آئی ہون) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا - اور یہ وہ وقت تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ کے قافلے مین ملک شام سے پلٹ آچکے تھے - مین نے (حاضر ہوکے) عرض کیا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اپنی شادی کیلیے نہین کرتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کیا ہی جو مین شادی کرون -

(یعنی میرے پاس مال تو ہی نہین مین مہر کہانسے دون اور نان نفقہ کہان سے لاؤن) مین - اگر آپ کو اسکی کفایت کردیجائے اور آپ کا نکاح ایسی عورت سے ٹھرایا جائے جو صاحب مال بھی ہو اور صاحب جمال بھی - وہ عالی مرتبہ بھی ہو اور کفو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم - وہ کون عورت ہی مین - وہ خدیجہ ہین - محمد صلی اللہ علیہ وسلم - اور یہ میرے سلیے کیونکر ہوگا (یعنی وہ مجسے کاہیکو کرینگی) پس مین چلی گئی اور اس سب بات چیت کی خدیجہ کو خبر دی - انھون نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ آپ فلان وقت تشریف لائیے ۔۔

ابن اسحاق کے نزدیک ہی کہ حضرت خدیجہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے نکاح کے لیے اصالۃً عرض کیا اور کہا دوا ای میرے چچا کے بیٹے مین تیری قرابت اور تیرے اپنی قوم مین عمدہ ہونے اور تیری امانت داری اور تیری خوش اخلاقی اور تیرے اپنی بات چیت مین سچے ہونے کے سبب ہین تیری طرف (یعنی تجسے عقد کرنے کی) خواہش مند ہوئی ہون ۔۔ ان دونون روایتون مین مطابقت یون ہی کہ حضرت خدیجہ رض نے پہلے نفیسہ بنت منیہ سے کہلا کے آپ کی مرضی دریافت کی جب اطمینان ہو گیا تو اصالۃً عرض کیا - غرض یہ سب ٹھیک ہو جانے کے بعد آپ نے جاکر اپنے چچاؤن کو خبر دی تو آپ کے ساتھ حضرت حمزہ رض خدیجہ کے مکان پر آئے اور نکاح ہوا ابن سعد کے نزدیک ہی کہ حضرت خدیجہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہا تھا کہ آپ جائیے اور اپنے چچا سے کہیے کہ کل وہ میرے پاس جلد آئین - اور جب وہ آئے تو خدیجہ نے کہا دوا ای ابو طالب تم میرے چچا کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ مجکو تمھارے بھائی کے بھتیجے سے بیاہ دین ۔۔ ان دونون روایتون مین یون تطبیق ہو سکتی ہی کہ پہلے حضرت خدیجہ کے بلانے کے موافق ابو طالب آئے - ابو طالب اور خدیجہ کے چچا عمرو بن سعد کے درمیان مین پکی پڑھی

ہو گئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت حمزہ بھی تشریف لائے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ابو طالب نے خطبہ پڑھا اور ایجاب کیا حضرت خدیجہ رضہ کی طرف سے ورقہ بن نوفل نے خطبہ پڑھا اور قبول کیا۔ ابو طالب نے (ورقہ بن نوفل سے مخاطب ہو کے) کہا ہم چاہتے ہین کہ تمھارے ساتھ خدیجہ کے چچا بھی شرکت کرین تو اُنکے چچا یعنی عمرو بن سعد نے کہا (اے قریش کے گروہ تم مجھپر گواہ رہو کہ مینے خویلد کی بیٹی خدیجہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے عبد اللہ کو بیاہ دیا)۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خدیجہ کا نکاح اُنکے چچا عمرو بن سعد نے کیا تہا شامی نے لکھا ہی (کہ جسکو اکثر علماء سیر نے ذکر کیا وہ یہ ہی کہ خدیجہ کو اُنکے چچا نے بیاہا تھا۔ سُہیلی کہتے ہین کہ یہی صحیح ہی) مئوملی نے مبالغہ کر کے کہا ہی (کہ اسپر اتفاق ہی) اور بعضون نے لکھا ہی کہ خدیجہ کا نکاح خدیجہ کے بھائی عمرو بن خویلد نے کیا تھا اور ابن اسحاق نے اس بات پر یقین کیا ہے کہ خدیجہ کے باپ خویلد بن اسد نے کیا تھا اور اسیکو اختیار کیا ہی علامہ قسطلانی نے مواہب مین۔

خیر۔ اُنکا نکاح چچا کی پگڑیتی سے ہوا ہو خواہ باپ کی پگڑیتی سے مگر اسمین شک نہین کہ اُنھون نے کیا اپنی ہی رغبت اور اپنی کوشش سے بلکہ جو روایتین باپ کی پگڑیتی بتا رہی ہین اور جنکو زرقانی شرح مواہب کی تیسری جلد ذکر ام المومنین خدیجہ مین احمد۔ طبرانی اور بزار سے نقل کر کے کئی روایتون کا ذخیرہ کر دیا ہی جنکو طوالت کے خوف سے ہم افسوس کے ساتھ چھوڑ دینے پر مجبور ہو گئے اُنکے دیکھنے سے ہم عشعش کر جاتے ہین کہ اللہ اکبر۔ حضرت خدیجہ رضہ کسقدر صاحب فراست عورت تھین۔ اور اُنھون نے کس مستعدی کے ساتھ کس شائستہ تدبیر سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقد کرنیمین کامیابی حاصل کی میری بہنو تمکو تکلیف تو ہوئی مگر تمپر کھل گیا ہو گا کہ نیک نیت مقدس عورتین کس آزادی کے ساتھ اپنی شادی آپ تجویز کر لیتی تھین نہ اپنے عقد کی بات چیت کر لینے مین جھجیتی تھین نہ بناوٹ کو پاس آنے دیتی تھین۔ دیکھو باوجودیکہ حضرت خدیجہ کے اُنکے پہلے اور دوسرے خاوند سے لڑکے موجود تھے اور وہ چالیس برس کی ہو چکی تھین تاہم اُنھونے کسطرح بے روک ٹوک اپنا تیسرا نکاح آپ کر لیا۔

دوسری نظیر۔ زرقانی شرح مواہب جلد تین ذکر ام المومنین سودہ رضہ اور ام المومنین عایشہ رضہ مین احمد طبرانی۔ ابن سعد اور بیہقی سے روایت ہی کہ جب حضرت خدیجہ وفات پا گئین تو آپ کے پاس خولہ بنت حکیم۔ عثمان بن مظعون کی بیوی حاضر ہوئین اور عرض کیا (آپ شادی کیون نہین

کرتے ہین ”حضرت صلی اللہ علیہ وسلم“ ”کس سے“ خولہ ”چاہیے کنواری سے کیجیے اور چاہیے بیوہ سے کیجیے۔ کنواری تو جو آپ کے نزدیک خدا کے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہین اُنکی بیٹی عایشہ بنت ابی بکر ہین۔ اور بیوہ سودہ ہین زمعہ کی بیٹی جو آپ پر ایمان لائین جنھون نے آپ کی پیروی کی“ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ”تو تم جاؤ۔ دونون کو پیغام دو“ (اسجگہ ہم حضرت عایشہؓ کا ذکر اسلیے چھوڑ دینگے کہ وہ نابالغہ تھین اور اُنکے نکاح کی گفتگو حضرت ابوبکر نے کی تھی) خولہ (سودہ کے پاس جاکے) ”خدا نے تمکو کیا اچھی خیر اور برکت عطا فرمائی“ سودہ۔ ”کیسی خیر اور برکت“ خولہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو تمھارے پاس اپنے نکاح کا پیغام لیکے بھیجا ہی“ سودہ ”مین خوش ہوئی میرے باپ سے تم جاکے کہو“ خولہ (سودہ کے باپ زمعہ کے پاس جاکے) ”عبد اللہ کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری لڑکی کا پیغام دیا ہی“ زمعہ ”وہ کفو بزرگ ہین۔ اچھا سودہ کیا کہتی ہی“ خولہ ”وہ پسند کرتی ہین“ زمعہ ”تو تم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہدو تشریف لائین“ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے زمعہ نے حضرت سودہ کا نکاح آپ سے کردیا۔

تیسری نظیر۔ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ابو سلمہ سے بیوہ ہوگئین اور عدت گذر گئی تو حضرت ابوبکر نے پیغام بھیجا۔ ام سلمہ نے انکار کیا (انکار کے یہ معنی نہ سمجھ لینا چاہیے کہ نفس نکاح سے انکار کیا۔ بلکہ حضرت ابوبکر کے ساتھ کرنے سے انکار کیا) حضرت عمر نے پیغام بھیجا اُن سے بھی انکار کیا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا تو ام سلمہ رضؓ نے کہا ”مرحبا ہو ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ مجھ مین تین باتین ہین (یعنی ڈرتی ہون مین کہ مجھسے کوئی ایسی بات نہ ظاہر ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مزاج گذرے) اول یہ کہ مین شدید الغیرت ہون (یہ اسلیے کہا کہ حد سے زیادہ غیرت بھی نہین اچھی ہوتی ہی) دوسرے یہ کہ مین لڑکے بالے والی عورت ہون تیسرے یہ کہ میرا یہان کوئی ولی نہین ہی جو بیاہ دے“ تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ام سلمہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اَمَّا مَا ذَکَرْتِ مِنْ غَیْرَتِکِ فَاِنِّیْ اَرْجُوا اللّٰہَ اَنْ یُذْھِبَھَا عَنْکِ وَاَمَّا مَا ذَکَرْتِ مِنْ صِبْیَتِکِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَیَکْفِیْھِمْ وَاَمَّا مَا ذَکَرْتِ مِنْ اَوْلِیَائِکِ فَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِیَائِکِ یَکْرَھُنِیْ **ترجمہ** جو تو نے اپنی شرم کا ذکر کیا سو مین اللہ سے امید کرتا ہون کہ وہ تجھسے شرم کو دفع کردیگا۔ اور جو تو نے اپنے لڑکون کا ذکر کیا ہی سو اللہ اُنکے لیے

کفایت کریگا - اور جو تو نے اپنے ولی لوگونکا ذکر کیا ہی سو تیرا کوئی ولی مجکو برا نہ جانیگا -
علامۂ محمد بن زرقانی شارح مواہب نے نسائی کی روایت سے ایک عذر اور لکھا ہی وہ یہ کہ ام سلمہ نے یہ بھی کہا ما مثلی ینکح انا لا یولد لی ترجمہ "مجھسی عورت سے نہین نکاح کیا جاتا ہی میرے (اب) لڑکے نہین ہوتے ہین،، (یعنی میری عمر اُتر چلی ہی) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس عذر کے جواب مین فرمایا انا اکبر منک یعنی مین تم سے زیادہ بوڑھا ہون - پس ام سلمہ نے اپنے بیٹے سے کہا "اپنی مان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کردے،، چنانچہ اُنکے بیٹے نے اُنکا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کردیا - دیکھو مواہب اور زرقانی جلد تین ذکر ام سلمہ رضہ -
سو گوا بہنو غور کی نگاہ سے دیکھو اور انصاف کرو حضرت اُم سلمہ کسقدر شرمیلی عورت تھین جسکو وہ خود تسلیم کرچکی ہین تب بھی اُنھون نے کسطرح اپنے نکاح کے لیے آپ بے جھپک بات چیت کی اور گو وہ بال بچے والی عورت تھین اُنکا کوئی ولی[1] بھی موجود نہ تھا تاہم اُنکو اُنکے مبارک نکاح سے روکنے والی کوئی چیز نہو سکی -
چوتھی نظیر - حضرت ام حبیبہ اپنے خاوند عبید اللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کر گئی تھین عبید اللہ بن جحش وہان مرتد ہوکے مرگیا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمیری کو نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس بھیجا کہ وہ ام حبیبہ کا نکاح آپ سے کردے - نجاشی نے اپنی لونڈی ابرہہ کی زبانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ام حبیبہ کے پاس کہلا بھیجا اور یہ خواہش کی کہ وہ کسی کو اپنا نکاح کرنے کے لیے وکیل کردین - ام حبیبہ نے اِس خوشی مین ابرہہ کو دو کنگن اور کچھ چاندی کی انگوٹھیان انعام دین اور اپنا عقد کرنے کے لیے خالد بن سعید کو وکیل کیا - نجاشی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور خالد بن سعید نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایجاب اور قبول کیا[2] -
پانچوین نظیر - زرقانی شرح مواہب جلد تین ذکر زینب ام المساکین والمؤمنین مین ہی کہ

[1] اگرچہ ام سلمہ کے دو بیٹے موجود تھے بلکہ ایک بیٹے نے انکا نکاح بھی پڑھا تھا لیکن دونون نابالغ تھے - ولی ہونے کی صلاحیت کسی کو نہ تھی ۱۲ منہ [2] دیکھو مواہب ذکر ام حبیبہ ام المؤمنین ۱۲ منہ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے اپنا نکاح کرنے کو کہا۔ اُنھوں نے خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نکاح کا اختیار دیدیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو بیاہ لیا۔

چھٹی نظیر۔ جب حضرت میمونہ کو اُن سے نکاح کرنیکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام دیا اُنھون نے حضرت عباس رض (اپنے بہنوئی) کو اپنے نکاح کا اختیار دیا۔ حضرت عباس رض نے اُنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیاہ دیا۔[لہ]

(ہندوستان کی بدقسمت سوگوارو ابھی تمپر وہ مبارک زمانہ نہین آیا ہو کہ تمھاری یا تمھارے وارثون کی مرضی پائے بغیر کسیکو پیغام بھیجنے کی ہمت پڑسکے۔ سردست تمکو اپنی رضامندی کی خوشبو پھیلانے کی آپ ضرورت ہی) اب مین صرف وہ مکالمہ عرض کرنے پر بس کرونگا جو حضرت علی رض اور حضرت ام کلثوم[سے] باپ بیٹی مین ہوا ہی۔ جس سے تم خود نتیجہ نکال سکو گی کہ انسان کو لائق ہو کہ اپنے دل کی بات صاف صاف کہے نہ یہ کہ بیہودہ بناوٹ اور لغو شرم کے ہاتھون بک جائے۔ اس دلچسپ حکایت سے تمکو یہ بھی معلوم ہوسکیگا کہ جوان بیوہ کو اُسکے نکاح کے لیے خدا نے کس آزادی سے اختیار دیا ہی۔

اچھا وہ مکالمہ جسکو ساتوین نظیر یا خاتم النظائر کہنا چاہیے زرقانی شرح مواہب جلد تین۔ حضرت بی بی کی صاحبزادی ام کلثوم رض کے بیان مین دولابی کی روایت سے حسن بن حسن بن علی سے یون مروی ہی لما تایمت دخل علیہا اخواھا فقالا لھا ان اردت ان تصیبی بنفسك مالا عظیما لتصیبنه فدخل علی فحمد الله واثنی علیه وقال ای بنیة ان الله قد جعل امرك بیدك فان احببت ان تجعلیه بیدی فقالت یا ابت انی امرأة ارغب فیما ترغب فیه النساء واحب ان اصیب من الدنیا فقال ھذا من عمل ھذین ثم قام یقول والله لا اکلم واحدا منھما او تفعلین ففعلت فزوجها بعون بن جعفر۔ **ترجمہ** جب ام کلثوم بیوہ ہوگئین تو اُنکے پاس اُنکے دونون بھائی (یعنی حضرت امام حسن رض و حضرت امام حسین) تشریف لائے اور فرمایا

لہ دیکھو مواہب اور زرقانی جلد تین ذکر میمونہ ام المؤمنین۔ اور سنن نسائی کتاب النکاح ۱۲ منہ

سے یہ ام کلثوم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہین ۱۲ منہ

"اگر تو چاہے کہ تیرے نفس کو بہت مال ملے تو تجھے مل سکتا ہی" (یعنی اگر تجھکو کسی مالدار سے شادی کرنے کی خواہش ہو تو بڑے بڑے مالدار تجسے عقد کرنے مین اپنا فخر سمجھینگے) پس حضرت علی تشریف لائے۔ اللہ کی تعریف کی اور ثنا کہی اور فرمایا "اے میری چھوٹی بیٹی اللہ نے تیرے نکاح کا اختیار تجکو دیا ہی (یعنی تو جس سے چاہے اپنا نکاح کرے) اگر تیری خوشی مین آئے تو وہ اختیار مجکو دیدے" (یعنی مین جس سے چاہون تیرا نکاح کر دون) ام کلثوم رض نے عرض کیا "اے میرے باپ مین عورت ہون۔ مجھے اُس چیز مین رغبت ہی جسمین عورتون کو رغبت ہوا کرتی ہی اور مین چاہتی ہون کہ مجھے کچھ دنیا ملے" حضرت علی رض نے فرمایا "یہ ان دونون (یعنی حسنین) کا کام ہی" (یعنی یہ انہی کی سکھائی بات ہی) پھر حضرت علی یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے "قسم ہی خدا کی مین ان دونون مین کسی سے بات نہ کرونگا یا تو تو مجھے اختیار دے دے" پس اُم کلثوم نے اختیار دیدیا حضرت علی رض نے عون بن جعفر سے انکو بیاہ دیا۔

جسطرح حضرت ام کلثوم رض نے اپنا نکاح اپنے باپ حضرت علی رض کی مرضی کے موافق کیا اسیطرح ہم تمکو بھی یہی صلاح دینگے کہ اپنے باپ چچا کی خوشی سے کرو مگر افسوس تو یہ ہی کہ وہ تمکو نفس شادی ہی کی اجازت نہ دینگے۔ تمھاری دنیا کا آباد ہونا انکو بھاتا ہی نہین۔ خدا جانے تمنے کیا خطا کی ہی جو وہ ہاتھ پاؤن دھو کے تمھارے پیچھے پڑ گئے ہین۔ تم اُنکے ہاتھ جوڑو منتین کرو اور بن کیے کی خطا معاف کراؤ۔ خوشامد درامد جسطرح سے ہوسکے اُنکو راضی کرو۔ یہ تمکو کیا ہوگیا جو دم سادھے چپکی بیٹھی ہو۔ اپنے حق کے لیے اپنے وارثون سے کیون نہین جھگڑتی ہو۔ جب اپنا حق لینے پر تم آجاؤگی تو ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ وہ کیونکر نہ دینگے دینگے اور ضرور دینگے پر تم ہمت بھی تو کرو۔ اول تو ہمکو یہی اُمید ہی کہ اگر اُنکو ہدایت ہوگئی اور خدا کرے ہو جائے تو تمھین کچھ بولنا بھی نہ پڑیگا۔ وہ تمکو تمھارے بغیر کہے کامیابی کی منزل مین پہونچا دینگے اور نہین تو جون ہین تمھاری زبان سے نکلا اور اُنکو آہٹ ملی دو دن ہین وہ تمھاری شادی کی فکر کر دینگے۔ اب کیا ایسے گئے گذرے ہو جائینگے کہ تمھاری زبان بھی کھلنے پر اُنکو غیرت نہ آئیگی۔ اگر وہ ایسی غفلت کی نیند سوئے ہون کہ کسیطرح جگنے کا نام ہی نہ لین تو پھر لاچار ہو کے ہم نہایت افسوس کے ساتھ وہی صلاح دینگے

مجبور ہونگے جو پہلے عرض کر آئے ہین یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت کو گواہ کرکے اپنے کفو مین جس سے چاہو تم اپنا نکاح آپ کر لو - اگرچہ یہ بھی ڈر لگا ہوا ہی کہ زبانی لعن طعن کے سوا شاید تمکو جسمانی اذیت بھی پونچائی جائے مگر اللہ کی خوشنودی کے لیے تم یہ بھی برداشت کر لو - تم اپنے وارثون کو اُنکے دل کے جلے پھپھولے پھوڑنے دو اور اپنے دل کو جلی کٹی کی بھرمارون سے چھلنی ہونے دو بلکہ اپنے نازک جسم کو ظاہری تکلیفون سے بھی اگر اتفاق پڑجائے خستہ ہونے دو -

ع برسر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد - مگر دیکھو خدا کے لیے ہمت کا بازو نہ ٹوٹنے پائے -

اگرچند روز کی تکلیف اُٹھالو گی اور نادانون کی نظر مین بُری بن لو گی تو ہمیشہ کے لیے سکھ اور چین مین رہو گی اور اللہ میان کے ہان سو سو شہیدون کے برابر ثواب پاؤ گی اور کیون نہین جو شخص پُر فساد زمانہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہی اُسکو سو شہید کے برابر ثواب ملتا ہی نہ کہ ایسی عمدہ سنت پر عمل کرنا جسکے بغیر جان کا نقصان ایمان کا نقصان - اللہ کی مخلوق کا نقصان - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا نقصان اور مسلمانون کی تمام قوم کا نقصان ہو رہا ہی - اگرچہ رانڈون کا نکاح کبھی اور کسی وقت ثواب سے خالی نہین ہی مگر ہمارے ایسے زمانے مین تو اُنکا نکاح کرنا یا اُنکے نکاح کے لیے جھگڑنا ایک اعلیٰ درجے کی جہاد ہی -

میری بہنو اگر تم جہاد کرکے اس مہم کو فتح کر جاؤ گی اور اِس جہالت بھرے رسم و رواج کے قلعے کو توڑ جاؤ گی تو اِس قیمتی اور نمایان فتح کا ثمرہ کچھ تم ہی پر محدود نہ رہیگا بلکہ تمھارے پیچھے آنے والی بیواؤن کو یعنی جو عورتین تمھارے بعد قیامت تک بیوہ ہوتی رہینگی اُنکو بھی اس وامان نصیب رہیگا - وہ تمکو نہایت احسانمندی کے دل سے یاد کرتین اور دعائین دیتی رہینگی جسکا ثواب یقیناً تمھاری اچھی روح کو برابر پونچتا رہیگا اور یون تو تمھاری دنیا کی طرح تمھارا دین بھی (جیسا کہ ہم اکثر مقامات مین سوجھاتے آئے ہین) برباد ہو رہا ہی - کم سے کم یہ کہ نکاح بغیر تم اپنے دلون کو ڈاوان ڈول ہونے سے نہین بچا سکتی ہو - اور جب دل ہی قابو مین نہ رہے تو تم ہی غور کرو اپنے پیدا کرنے والے کی بندگی کیونکر پوری پڑ سکتی ہی -

میری اچھی بہنو - تم دودھ نہاؤ پوتن پھلو - خدا کرے دونون جہان مین خوشی اور کامیابی

تمھارے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی رہے - مین تمسے اپنی بھلی یا بُری خدمت کا عوض نہین چاہتا ہون
ہان اگر مجہ غریب پر تمکو کچھ رحم آجائے تو اتنا سلوک کرچلو کہ میری اچھی نصیحت مان لو - تمھاری
برکت سے مین اپنی قوم کے اچھے دن ان آنکھون دیکھ لون اور جب خدا کے سامنے جاؤن تو اپنے
غیر محدود گناہون کی آمرزش کا یہ وسیلہ ساتھ لے چلون - میری نیک ڈل بہنو - دیکھو اب دیر نکرو
آیا وقت ہاتھ سے جانے نہ دو - جھٹ پٹ اپنے نکاح کر لو - کہ در تاخیر آفتہاست بسیار طالب را زیان دارد

پانچوان باب رانڈون کا نکاح رواج پانیکی عمدہ اور نہایت عمدہ تدبیر کے بیان مین

پیارے بھائیو ذرا غور کرو جنت ملنے دوزخ سے بچنے نکاح بیوگان کے رواج پانیکی کیا صورت ہو
صورت کیا ہی جنکے اختیار مین ہو وہ بن پوچھے جانچے بیدھڑک بیاہ دین اور جو صاحب اختیار
نہین ہین اختیار والون کو بلکہ خود رانڈون کو بھی سمجھا بوجھا کے راہ راست پر لائین ایک کام اور
کرین جس سے اُمید کامل ہی کہ (انشاء اللہ) بہت جلد آسانی کے ساتھ کامیاب ہوجائین یعنی
شہرون مین قصبون مین اور جہان کہین ممکن ہو دیہات مین بھی انجمنین قائم کی جائین اور
ہر انجمن کے لئے کثرت رائے سے صدر انجمن - نائب صدر انجمن - منصرم اور نائب منصرم انتخاب ہون
صدر انجمن سے لیکر ممبرون تک ایک کاغذ پر دستخط کرین جسکی پیشانی پر معاہدے کے طور پر لکھا ہو
کہ ہم دل وجان سے رانڈون کے نکاح مین کوشش کرینگے اور رغبت دلائینگے - رانڈ اور رانڈونکا
نکاح کر دینے والون ونیز رانڈون سے نکاح کرنیوالون کی ثنا وصفت کرینگے اور مذمت نہ کرینگے
اور رانڈون کی اولاد سے اُنکی پہلی اولاد کی طرح بے تکلف شادی بیاہ کرتے رہینگے - اگر کسی جوان
بیوہ پر ولایت ہمکو ہوگی تو بلا تامل اُسکو بیاہ دینگے - اُسکے بعد اور تمام خلایق سے دستخط کرانیکی
کوشش کی جائے - اس کارروائی مین یہ فائدہ ہی کہ جھوٹی شرم اور یہ بیوجہ کا جھینپنا جو
عالمگیر ہو رہا ہی دلون سے جاتا رہیگا - اور اگر دستخط کرانے کا اہتمام نہ بھی کیا جاوے تو صرف
ذکر مذاکرے ہی کے چرچے مین آہستہ آہستہ اثر پڑتا رہیگا یہ بناوٹ کی حیا اور یہ بیہودہ غیرت
ہی نہ فقط کافور ہوجائیگی بلکہ ہمت پڑیگی حوصلے بڑھینگے اور خاص کرکے اُسوقت مین جب کہ
انجمن کیطرف سے برانگیختہ کرنیوالی کارروائیان ہوتی رہین مثلاً بیواؤن کے عقد کر دینیوالے
حضرات کا تقریری یا تحریری یا دونون طرح کا شکریہ ادا کیا جایا کرے اور جو صاحب کرین

اُنکو آہستگی کے ساتھ تقریری یا تحریری یا دونون طریقون مین تاکید کیجایا کرے کچھ رغبت آمیز اور غیرت انگیز مضامین سے کام لیا جائے۔ انجمن کبھی کبھی نشست و برخاست مین اسپنے سچے جان نثارون کی زبان سے خطبے تو سناتی ہی رہیگی مصلحت وقت کے موافق اُسکو قانون بنانیکی بھی ضرورت ہو گی۔ حضرات انجمن وہ بیش بہا قیمتی چیز ہی جسکا نتیجہ خاطر خواہ نکلنے کی ہمیشہ اُمید ہوا کرتی ہی۔ تجربے نے خوب ثابت کرکے دکھادیا ہی کہ بڑے بڑے مشکل مسئلے جو محال عادی اور ناممکن ہونے سمجھے جاتے ہین انجمن کی برکت سے نہایت آسانی کے ساتھ چٹکی بجاتے حل ہوجاتے ہین اور بڑی بڑی سخت پیچیدہ گتھیان دم کے دم مین سلجھ جاتی ہین اور بہت سے عجیب و غریب دلچسپ اُمور نمایان ہوا کرتے ہین۔ سچ ہی یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ (اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہی) ع دو دل یک شود بشکند کوہ را۔ حضرات۔ انجمن ہماری اگلی سنت ہی۔ قرآن سے ثابت ہی۔ حدیث سے ثابت ہی خلفاء راشدین سے ثابت ہی۔ قولاً اور فعلاً منقول ہی۔ اگر طوالت کا خوف سدراہ نہوتا تو ممکن تہا کہ مین ہر ایک کی سند تفصیل کے ساتھ بتا دیتا۔ تاہم میرا قلم السا بیمروت بھی نہین ہی جو اگر زیادہ نہین تو کسیقدر بتائے اور انجان بھائیون کی تشفی کردیئے بغیر رک سکے۔ لیجئے مین بہت اختصار کے ساتھ عرض کئے دیتا ہون۔

گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صلاح و مشورے کی ضرورت نہ تہی۔ آپ پر وحی نازل ہوتی تھی پھر بھی آپ صحابۂ کرام سے اکثر مشورہ کیا کرتے تھے۔ یہ کیون۔ امت کی تعلیم اور صحابہ کی طیب خاطر کے واسطے اور آپ کے بعد صحابہ کرام بھی جب ضرورت ہوتی مشورہ بغیر کام نکرتے۔ جمع ہو کے صلاح کرلیتے تب آگے قدم دھرتے۔ افسوس ہمنے اس بے بہا انمول پونجی کی قدر نہ کی جو ہر حال مین قابل قدر تہی اور اُسکی حفاظت نکی جو ہر آن مین قابل حفاظت تہی۔ اسکا حق اُس قوم نے پورا کیا جسنے ہمسے لیا اور ہماری شاگردی کا دم بھرا۔ اسیکی بدولت اب اُسکو ہم فاتح اور حکمران دیکھتے ہین۔ اسیکی بدولت وہ لوگ مہذب کہلائے اسیکی بدولت اپنی قوم کے مصلح بنے۔ اسیکی بدولت چندین ہزار فتوحات فتح کیے اسیکی بدولت یورپ اور ایشیا مین بڑے اطمینان اور استقامت کے ساتھ حکومت کر رہے ہین اور اپنے فرائض منصبی مین ایک لحظہ بھی غفلت نہین کرتے۔ نوبت بایجا رسید کہ اب اپنے آپ کو اُستاد کہتے ہوئے

ہمکو شرم آتی ہی - قصہ مختصر انجمن ایک قدرتی آلہ ہی جو ہر جگہہ کام دینے کو مستعد ہی - مسلمانون اللہ پر بھروسہ کرکے بسم اللہ کرو اور انجمنین قایم کر دو پھر قدرت خدا کا تماشہ دیکھو - خدا نے چاہا تمھارا مطلب بر آئیگا اور تمکو حق تعالیٰ جزائے خیر عنایت فرمائیگا وہ فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ اللہ اچھا کام کرنے والے کے اجر کو رائگان نہین کرتا ہی - صاحبو ہمت نہ ہار بیٹھو - جو ہمت ہار اُسکے ہاتھ پاؤن پھول گئے اور وہ واقعی کچھ نہ کرسکا اور جسکی ہمت بلند ہی اُسنے بہت کچھ کرکے دکھا دیا اُسنے وہ کیا جسکی کہین خواب و خیال مین بھی امید نہ تھی - اپنے رب سے لو لگاؤ اور کام کرو اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَاِلَا تْمَامُ مِنَ اللّٰہِ - ہمت مردان مدد خدا - ع

بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد	اگر خارے بود گلدستہ گردد

چوتھے پارے سورۂ آل عمران کے سترھوین رکوع مین حق تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہی - فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ترجمہ جب تو ارادہ کر (یعنی کسی کام کا) اللہ پر بھروسہ رکھ - اللہ بھروسہ رکھنے والون کو دوست رکھتا ہی - ہان اتنی مہربانی اور کرو کہ بھروسہ ٹھیک رکھو اور اپنا کام کرتے رہو - اُکتا نہ جاؤ - چھوڑ نہ بیٹھو کہ کیا کرایا سب خاک مین ملجائے - اللہ مسبب الاسباب ہی وہ کسی نہ کسی طرح سے تمھاری محنت ضرور وصول کردیگا - تم اپنی دُھن مین پکے نکلوگے تو خدا یقیناً تمھاری مدد فرمائیگا -
بہرحال اُسکی رحمت کاملہ سے امید رکھو تیرھوین پارے سورے یوسف کے دسوین رکوع مین ہی وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ ترجمہ تملوگ اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو - اللہ کی رحمت سے کافرون کی قوم کے سوا اور کوئی نہین نااُمید ہوتا ہی - پچیسوین پارے سورۂ شورے کے تیسرے رکوع مین ہی وَھُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ ترجمہ اور اللہ اُسوقت مینہ اُتارتا ہی جب کہ لوگ نااُمید ہو چکتے ہین اور اپنی رحمت پھیلاتا ہی
ف ایسا ہی یہان بھی صدہا برس کی ناکامی مین اگرچہ اُمیدین منقطع ہورہی ہون لیکن خداوند عالم خلاف توقع اپنی وسیع رحمت نازل فرماتا ہی -
اللہ کی رحمت اور اُسکی قدرت پر جو لوگ ایمان درست رکھتے ہین وہ کبھی نہین

اور ہرگز نہین نا امید ہوے کے - ہمنے مانا کہ نا امیدی کی آگ ہر چار طرف بھڑک رہی ہے -
لیکن جب کہ ہمارا پروردگار باران رحمت برسانے کو موجود ہے تو اس آگ کی ان شعلون
سے زیادہ وقعت نہین ہے جو آدھی رات کے وقت جنگل مین مشتعل ہوتے دکھائی دیتے مین
اور خود بخود نظر سے غائب ہو جاتے ہین -
ہان مگر تم اپنی تدبیر سے نہ چوکو - اپنی والی کرتے جاؤ پھر دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظہور
مین آتا ہے اور غیبی مدد تمھین کیونکر پہونچتی ہے - پیارے مسلمانو دیکھو مین پھر کہتا ہون تم
مستقل ہو کے انجمن قائم کردو - کوششین ہر قسم کی کرتے رہے مگر انجمن سے دلتنگ مت ہو
یہ تمھارے گاڑھے وقت مین تمکو بہت کچھ مدد پونچائیگی - اگرچہ منزل مقصود تک پہونچتے پہونچتے
تمکو بہت کچھ صنعطے اُٹھانے پڑین اور کبھی ضعف کبھی قومی سرد مہری کے شبخون ہلچل ڈال دیتے
رہین لیکن تم اسکی کچھ پروا نہ کرو اپنے دلون کو قوی رکھو انجام اچھا ہوگا -
اسی انجمن کی بدولت تم اپنے آپ کو کامیابی کے تخت پر جلوس کرتے ہوئے پاؤ گے -
لائق یہ ہے کہ ہر بڑے بڑے شہر مین ایک بڑی انجمن ہو اور قصبات و دیہات مین
اسکی شاخین ہون - اور کیا لطف کی بات ہوگی اگر تمام ہندوستان کے ہمدرد قوم
مل ملا کے ہر سال مختلف شہرون مین سالانہ جلسے کرتے رہین - (اور اسوقت مین
اصل انجمن اور انجمن اعظم کا خطاب پانے کی مستحق یہی ہوگی - بڑے بڑے شہرون
کی انجمنین بھی اسکی فروعات اور امدادی انجمن سمجھی جائینگی -)
ہندوستان کی تمام اسلامی انجمنون کی خدمت مین ہم نہایت ادب سے گذارش
کرتے ہین کہ وہ اپنے فرائض مین ایسا ہی سرگرم رہین جیسا کہ ہین لیکن کچھ تو بیکس
بیواؤن کے حال پر بھی رحم فرمائین -
جسطرح بیوائین واجب الرحم ہین ایسا ہی بیواؤن کی انجمن بھی واجب الرحم ہوگی -
ظاہر مین تو یہ ہمدردی فقط بیواؤن کی ذات سے متعلق ہوگی لیکن درحقیقت مسلمانونکی
ساری قوم سے ہوگی بلکہ اسلام اور شارع اسلام (یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی
کیا یہ ہماری شرمناک حالت رونے کے قابل نہین ہے کہ ہندو لوگ جنسے اس وحشی رسم کو

ے کے ہم خراب ہوئے ہین وہ تو کمیٹیون پر کمیٹیان کر رہے ہین مدراس ہین
تو بہت بڑی کمیٹی ہی مدراس کے سوا اور بھی جا بجا بیسیون کمیٹیان قائم ہین
اور کامیاب بھی ہوتی جاتی ہین اور ہم مسلمان ہوکے سستی اور بے پروائی
ہائے سستی اور بے پروائی کیسی رخنہ اندازی اور نیش زنی مین اپنا فخر سمجھین
ہندوون کی حالت قابل رحم ہی اُنکو اُنکے ارادے مین مذہبی بحث سد راہ
ہو رہی ہی اور تمکو تو اے مسلمانو تمھارا مقدس مذہب مدد دے رہا ہی اور اچھی
طرح سے مدد دے رہا ہی۔ یہی وجہ ہی کہ کوشش اور جان فشانی زیادہ اور
بہت زیادہ اگرچہ ہندوون نے کی ہی لیکن کامیابی جو مسلمانون کو ہوئی
ہندوون کو اب تک تو نہین ہوئی (گو فی الجملہ ہوئی اُنکو بھی۔ اور کیون نہو
خدا کسی کی محنت کو رائگان نہین فرماتا ہی۔)

بہت مقامات ہین جہان مسلمانون کی متوسط درجے کی مستعدی سے عام رواج
ہو گیا اور شاید کوئی ایسا منحوس ضلع ہو جسمین اِکّا دُکّا رانڈون کا عقد بغیر کسی
انجمن اور بغیر کسی بڑی کوشش کے نہو گیا ہو تو کیا حال ہوگا اُسوقت مین
جبکہ انجمنین قائم ہونگی اور ہر چار طرف سے اہلِ اسلام کوشش کر رہے ہونگے۔
اُسوقت کنواریون کی طرح رانڈون کے عقد بھی عام طور پر ہونے لگین گے
اور سوگوارین بلا خدشہ سوہاگنین بنینگی۔

ہمارے نزدیک سب انجمنون کو ملکے ایک مرتبہ یہ بھی مسئلہ حل کر لینا چاہیے کہ
عام طور پر کس عمر والی بیوہ کا نکاح ضروری سمجھا جائیگا اگرچہ اُسکے لیے کوئی
خاص عمر قائم کرنا مشکل ہی۔

ہر ملک اور ہر اقلیم بلکہ ہر شخص کے قویٰ جدا جدا ہوتے ہین۔ یورپ جیسے
سرد ملکون مین عورتین بہت زیادہ عمر تک شادیان کیا کرتی ہین۔ ابھی سینٹ
اینڈ روز فلم مین ۲۷۔ جولائی ۱۸۸۶ء کو چز ٹرون نے جو لارڈ ڈسنر کی بیٹی
ڈیوک منتروز کی بیوہ اور اُنکے بیٹے ڈیوک منتروز کی مان اور لارڈ گرانول کی ساس ہین

ستر برس کی عمر مین اپنی تیسری شادی ایک چوبیس برس کے لڑکے مسٹر ہار کس
ہنری ملز سے کی - اگرچہ یہ شادی حیرت کی نگاہ سے دیکھی گئی لیکن نہ اسوجہ سے
کہ ہفتاد سالہ عورت نے شادی کی بلکہ اسوجہ سے کہ چوبیس برس کے لڑکے سے
کی جو اپنے سوتیلے بیٹے ڈیوک منتروز سے بارہ برس چھوٹا ہی اور جسکا باپ
پانچ برس دُلہن سے چھوٹا ہی -
احمد بن سلیمان عرف ابن کمال پاشا کی تصنیف رجوع الشیخ الی صباہ سے ظاہر ہی کہ
عورت سے ملاقات کا لطف اٹھاون برس تک ہی اور اٹھاون کے بعد گوشت پوست
اور تمام بدن ڈھل ڈھلا ہو جاتا ہی - منہ پر جھرّیان پڑجاتی ہین - بڑھاپا دوڑ پڑتا ہی
اور جب عورت اِس عمر کو پہونچتی ہی توحیض منقطع ہو جاتا ہی - اور ہم اپنے بلندی ہند
مین جہانتک غور کرتے ہین اُنچاس پچاس برس تک تو عورتین ضرور شادی
کے قابل رہتی ہین اور تیس چالیس کے درمیان مین تو بالکل بھری جوانی گویا عین
شباب کا زمانہ رہتا ہی - اور سچ پوچھو تو جو خطرناک حالت تیس چالیس برس کی
عمر مین ہوتی ہی وہ بہت کم سنی مین نہین ہوتی - رجوع الشیخ الی صباہ مین ہی
اِنَّ الرجل اذا کبر زادحیاؤہ والمرٔۃ اذا کبرت قل حیاؤھا
والرجل اذا کبر یکمل عقلہ وتضعف شھوتہ والمرءۃ
ینقص عقلھا وتقوے شھوتھا **ترجمہ** مرد جب کبیر السن
ہوتا ہی اُسکی حیا بڑھ جاتی ہے اور عورت کبیر السن ہوتی ہی تو حیا کم
ہو جاتی ہی - اور مرد جب کبیر السن ہوتا ہی اُسکی عقل کامل ہو جاتی ہی -
اور شہوت ضعیف ہو جاتی ہی - اور عورت کی عقل گھٹ جاتی ہی اور شہوت قوی ہو جاتی ہی -
خیر کچھ ہو پوچھ جانچ و نیز غور کامل کے بعد جس امر پر ہماری رائے مستقل ہوئی ہی
اور جسپر ہمارے لائق دوستون نے اتفاق کیا ہی - یہ ہی کہ چالیس برس والی بیوہ کے نکاح کی
نہایت سخت ضرورت ہی اِس عمر والی بیواؤن کا عقد کامل اہتمام سے کرنا چاہیے اور چالیس کے بعد
جسکا جیسا جثہ اور جیسے جیسے قویٰ ہون جسکا جی چاہے کرے اور جسکا جی چاہے نہ کرے -

خاتمہ اختتام حجت کے لیے آخری نصیحت مین

عام خاص - امیر غریب - عالم فاضل - پڑھے اَن پڑھے - سیدزادے - پیرزادے - شیخ زادے - مغل پٹھان سب پیارے گروہون اور پیاری قومون کی خدمت مین بصد عجز و نیاز و بہزار امید گذارش ہی کہ خدا کے لیے اپنی بیوہ بہن بیٹیون کی حالت زار پر مہربانی کرو دل وجان سے کوشش کرکے اُنکے عقد کردو اپنے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی موئی سنت زندہ کرنے کی عزت حاصل کرو اور اِس راہ کو (جسمین صدہا بچھو اور کالے ریچھ بھیڑیے شیر چیتے طرح طرح کے لاگن کیڑے اور درندے بھر گئے ہین جو حقیقت مین شیاطین اور دل کے وسوسے ہین غریب مسافرون کی عزت آبرو کے بھوکے خون کے پیاسے جان لینے پر قسم کھائے اڑے ہین) صاف کرو - اپنی قوم اپنے مالک کی مخلوق اپنے اچھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو امان دو - نڈر کرو اور جان بچاؤ جو تمپر فرض ہی اور جسکو تم کرسکتے ہو - تمھین خدا کی قسم تم نکاح کے دو بول کا اسم اعظم پڑھکے دم کردو سارا طلسم ٹوٹ جائے - یہ تمام شیاطین اور وسوسے جو خطرناک حیوانات کی صورت بنکے ڈرا رہے ہین دم کے دم مین نیست ونابود ہو جائین حرف غلط کی طرح اُڑ جائین اور لوح محفوظ پر تمھارے نام شکنندۂ طلسم کے لقب سے لکھے جائین - جسکے بدلے تمھارے مکان دوزخ سے ڈھائے جائین اور بہشت مین طرح طرح کے بالاخانے - قسم قسم کے باغات - قسم قسم کے پانی اور میوے - انواع انواع کے شاہانہ جوڑے گھوڑے اور تخت رواں - انواع انواع کے مصاحب اور خادم - حوران بہشتی اور غلمان - روپہلے سنہلے کنگن اور رنگ برنگ کے زیور جو کسی نے دیکھے نہ سنے تمھارے لیے حاضر رہین - تمام نعمتین جنکا شان وگمان نہین موجود ہو جائین -

جن چیزون کا جی چاہے فوراً مل جاہین (آمین یارب العالمین) اور مزا یہ کہ بہشت اور بہشت کی تمام نعمتین ابدی ہون گی اُنکو خزان کی ہوا کبھی جھونکا نہ دے سکیگی۔ اور خدا نہ کرے اگر یہی گاڑھی غفلت رہی تو کچھ اسی زمانے مین نہین بلکہ آیندہ ہمارے جانشینون کے لیے بہت بڑا خطرہ ہی۔ ہماری اولاد کے لیے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہی کیونکہ یون ہی روز بروز بیحیائی اور بیغیرتی بڑھتی جائیگی۔

ہم اپنے لڑکپن کا زمانہ یاد کرتے ہین جو شرم جو حیا اُسوقت تھی اب نہین ہی اور جو اب ہی آگے چلکے یہ بھی نہ رہیگی۔

علاوہ برین شاہی کے زمانے مین عورتون کو خوف تھا ورکہ اگر ہم ذرا بھی بیحیائی کرینگے گردن ماری جائیگی،، اور اب اسکا ڈر نہین رہا وہ لعیبٹ ہو گئین اور ہوتی جاتی ہین۔ یہ صحبت کا اثر جو باقی ہی چندروز مین آہستہ آہستہ یہ بھی تشریف لیجائیگا۔

الغرض ابھی تو چوری چھپے ہی پھر کُھلَّم کُھلّا ہو گی جسکا وبال ہم گمراہی کے پیشواؤن اور ہماری روح بیواؤن کو چکھنا پڑیگا۔ دوزخ اور دوزخ کی بھڑکتی آگ جس سے دنیا کی آگ پناہ مانگ رہی ہی۔ دوزخ کے زہریلے بچھو اور کالون دوزخ کے طوق بیڑیون۔ ہتکڑیون اور زنجیرون۔ دوزخ کے آگ بھرے کنوون اور دہکتے پہاڑون۔ دوزخ کے کھولتے پیپ ملے پانیون کنٹیلے کھانون تھوہڑون اور دوزخ کے دوسرے طرح طرح کے عذابون سے پالا پڑیگا۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا۔

ہم سب مسلمانون کا فرض ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مردہ سنت زندہ کرین جسمین دین ودنیا دونون جہان کی بھلائی پائین جسکے سبب جوان جوان بیوائین دلی ارمان نکالین۔ جوانی کا سُکھ دیکھین۔ سنوار سنگار کرین۔ اپنی ہمسنون کو بناؤ چناؤ کرتے۔ مسی سرمہ لگاتے۔

جوانی کے اُمنگ مین اتراتے خوش فعلیان کرتے ہنسی خوشی مین بسر کرتے
عیش و عشرت کی داد دیتے وغیرہ وغیرہ دیکھکر خون کے آنسو نہ بہائین
دل نہ جلائین جان نہ گنوائین۔ ہر طرحکا اطمینان رکھین۔ مرگی۔ غشی۔ دھندہ۔
گھومنی۔ خفقان اور کابوس وغیرہ وغیرہ جن عوارض کا ذکر پہلے حصے
کے تیسرے باب مین گذرا اور جن مین سب سے بڑے عالمگیر مرض اختناق رحم
سے نجات پائین۔ خواہش نفسانی اور فریب شیطانی سے بچتے رہین اپنی عزت
حرمت لاکھون سے زیادہ انمول آبرو پر بھروسہ کر سکین اور اولاد سے پھلی پھولی رہین
اولاد صالح ہو تو دین دنیا مین فلاح پائین۔ نسل انسانی بڑھے امت محمدیہ ترقی
پائے جو نکاح کی علت غائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی تمنا ہی۔
اگرچہ اسوقت اُس پر درد قلم کا روکنا کوئی آسان بات نہین ہی۔ جی یہی
کہتا ہی کہ "ہان اور آگے ہی بڑھتے چلو" گویا ایک دریا ہی کہ اُمڈا چلا آتا ہی
لیکن آخر اسکی بھی کوئی حد ہی۔
یون تو جتنا لکھتے جاؤ اور نئے اچھوتے مضامین نکلتے آئینگے۔ مضامین کا خاتمہ
تو ہونیکا نہین مگر حضرت کاتب صاحب چل بسینگے۔ اگر قوم کو سمجھ ہی تو اسقدر
اُنکے لیے صرف کافی ہی نہین بلکہ ضرورت سے زیادہ ہی۔
اپنی دانست مین ہم ساری ضروری حجتین تمام کر چکے۔ کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا
جو کہنا تھا کہہ چکے پھر بھی بیواؤن کے وارثون کی خدمت مین کچھ بکر عرض کیے
بغیر ہم تلم زنی سے باز نہین رہ سکتے۔
اے رانڈون کے وارثو اے سوگوارون کے دادرسو جو تکالیف اور جو پیچ و تاب
ان خستہ جگر رانڈون پر آپ ملاحظہ فرمارہے ہین وہ ایک شمہ ہی اُن
خونخوار بلاؤنکا جو دن رات جونکون کی طرح اُنکے سارے تن بدن سے
لیکر کلیجے اور دل تک کا خون پی پی کے جان نکالنے پر اڑی ہین۔
ان بیمارون کے تم طبیبون پر خوبی جو کون کا چھوڑانا وُنکے گئے خون کے بدلے

اور جو لوگ [illegible] کا علاج کرنا در حقیقت میں نکاح ہی ہے واجب اور فرض ہے جو
مستطیع ہوں [illegible] قسم [illegible] درست [illegible] تھا [illegible] اور
جلدی سے نکاح کر دو تو [illegible] حال [illegible] ہے [illegible] تم
بالکل [illegible] اگر نہ کرو گے تو
قیامت کے دن شاہنشاہ عادل کی عدالت عالیہ میں جہاں بڑے بڑے
خاص بندے نفسی نفسی پکار رہے ہونگے تم مجرموں کے دامن ہونگے اور ان
مظلوم رانڈوں کے ہاتھ ہونگے۔

پھر کیا ہوگا فرد قرارداد جرم مرتب کیجائیگی جرم ثابت ہوگا حکم سزا سنایا
جائیگا اور طرح طرح کے عذاب ہونگے۔ پھر یہ بھی خوب سمجھ لو جیسے حق سبحانہ
و تعالی کی رحمت بڑی ہے ویسا ہی اسکا عذاب بھی سخت ہے۔ اسکی رحمت
سے زیادہ کسیکی رحمت نہیں اور اسکے عذاب سے زیادہ کسی کا عذاب نہیں
اسکے مجرموں کا قیدخانہ اندھیری دوزخ ہے جسمیں بڑے بڑے صدہا طرح
کے سخت سخت عذاب ہیں جنکے بیان کے لیے بہت بڑے دفتر کی
ضرورت ہے تب بھی پورا نہیں پڑ سکیگا۔

ایک ادنی سی بات ہے کہ اسکی آگ اس شدت سے بھڑک رہی ہے کہ دنیا
کی آگ کو کون کہے خود دوزخ کی آگ ایک دوسری سے پناہ مانگ رہی
ہے اور رَبِّ اَکَلَتْ بَعْضِیْ بَعْضًا (اے میرے پروردگار میری بعضی آگ بعضی
آگ کو کھائے جاتی ہے) کی صدا جہنم پکار رہی ہے۔ زور اسقدر ہے کہ جب
میدان قیامت میں لائی جائیگی ستر ہزار تو اسمیں باگیں ہونگی اور
ہر ہر باگ کو ستر ستر ہزار فرشتے تھامے ہونگے جسکا ایندھن آدمی ہونگے
اور پتھر۔ ہائے اسمیں مجرم لوگ کس بیکسی کی حالت میں جلائے جائینگے۔
اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا۔

اے ایمان والو اور اے ایمان والیو اللہ و رسول کا حکم سمجھ کے بوجھ کے

ڈرا کے منا کے سب طرح سے تمکو سنا دیا گیا۔ اب آگے چاہو تم مانو یا نہ مانو ہم صرف ناصح ہین۔
ہمارا کام اتنا ہی ہو کہ سچے دل سے تمکو نصیحت کردین کچھ حاکم تو ہین نہین۔
مانوگے تو اپنے لیے اور نہ مانوگے تو اپنے لیے ہان اگر مانوگے غریب رانڈون کو بیاہ دوگے
تو تمھاری جوتیون کے صدقے تمھارے ساتھ ہم ناصحون کو بھی ثواب ملجائیگا اور
نہ مانوگے تو قبر مین حشر مین میدان حساب مین اور دوزخ مین تم آپ بھگتوگے
سزا پاؤگے جسکے سزاوار ہو کچھ ہمارا نقصان نہوگا بلکہ خدا لے رحیم کی رحمت
کا ملے کچھ نہ کچھ ثواب ہم ناصح لے ہی مرینگے۔
ہمارا ثواب کہین نہین گیا یہی ناکہ تب بہت ملتا اب تھوڑا ہی سہی مگر تمھارا چھٹکارا
نہین ہونے کا تمھارا کوئی عذر زمین و آسمان کے زبردست اور عادل بادشاہ
کے روبرو نہ سنا جائیگا اور سُنا کیونکر جائے کوئی عذر قابل سماعت ہو بھی تو سہی۔

دعا

اے خدا اے غریبون کے سننے والے تو ہی ہے حاجت مندون کی حاجت برلانے والا
تو ہی ہے بیکسون کی فریاد پر پہونچنے والا۔ تو اپنی کریمی اور اپنی ربوبیت کے
صدقے عقد بیوگان کی بُرائی دلون سے کھودے اور بھلائی سوجھا دے۔ جوان
جوان بیواؤن کے نکاح ہونے لگین۔ تیری مظلوم لونڈیان رنڈاپے کے
وبال سے نجات پائین۔ نکاح کرلینے والی بیوائین اور اُنکے نکاح کردینے والے
دنیا مین نیک نام رہین اور آخرت مین رستگار رہین۔ جہنم سے بچین جنت مین
پہونچین۔ دنیا مین صراط مستقیم پر رہین اور آخرت مین پل صراط سے پار ہون
اے مجیب الدعوات جسطرح تو نے اپنے اس عاجز بندے کو لکھنے کی توفیق دی ہے۔ اسیطرح
قبول بھی فرما اپنے عام خاص سب بندون کو نفع پونہچا اور اُنکے دلون کو صاف کردے
آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ والصلوۃ والسلام علے سید المرسلین
وآلہ الطاہرین وصحبہ المطہرین والمؤمنین والمؤمنات کلہم اجمعین
وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ط

خاتمۃ الطبع

سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین جب کہ مسلمانان مؤآئمہ ضلع الہ آباد مین نکاح بیوگان کی ترغیب سے بیوگان
کی ہمدردی مین ایک جلسہ کیا- اور تقریرین کی- حاضرین مین کچھ ایسا جوش پایا گیا کہ مصنف کا
جوش اور دوبالا ہوا- مظلوم بیواؤن کی ہمدردی کی آگ دل ہی دل مین بھڑکنے لگی-

سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین اس باب خاص مین ایک رسالہ لکھنے کا دھیان بندھا- حضرت مولانا العلام استاذنا
القمقام مولوی حافظ حاجی ابو الحسنات محمد عبد الحی قدس سرہ کی خدمت مین عرض کیا تو مولانا مرحوم نے
بہت خوشی سے اجازت دی چنانچہ ماہ مبارک سنہ ۱۳۱۳ ہجری مین ایک مختصر رسالہ دو جزو کا لکھ کے حضرت
مولانا کی خدمت مین درخواست کی کہ ایک نظر ملاحظہ فرمالین- خود مولانا کو بھی اس باب مین دلچسپی تھی
مگر افسوس کہ مولانا کو دماغی عارضہ نے مہلت نہ دی اور زندگی کے دن پورے ہو گئے- پھر ایام قیام
مؤآئمہ مین وہ رسالہ صاف کیا گیا- اور صاف کرتے وقت ایک بڑی ضخیم کتاب ہو گئی- اور جب بڑی
کتاب کی صورت نظر آئی تو بخیال سہولت ناظرین حصص و ابواب پر منقسم ہوئی اور سنہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق
شروع سنہ ۱۸۹۸ء مین طیار ہوئی- چھاپنے کے لیے ایک مطبع مین دی گئی- وہان دیر ہوئی یعنی پندرہ مہینے مین
صرف تین جزو چھپے- بمجبوری واپس لے کے مطبع انوار محمدی مین از سر نو چھاپنے کو دی گئی- از سر نو اسلیے
کہ پہلے رسمی کاغذ پر چھپتی تھی اور اب بصلاح و مشورہ سیٹھ حاجی رحمت اللہ صاحب تاجر بمبئی عمدہ ولایتی
کاغذ پر عمدہ روشنائی سے چھاپنے کی تجویز ہوئی- اور کاغذ بمبئی سے خرید کیا گیا- اتفاقات قضا و
قدر سے دیر اس مطبع مین بھی ہوئی مگر الحمد للہ کہ ڈھائی برس کے بعد زیور طبع پہن کے سنہ ۱۳۱۸ ہجری
مطابق سنہ ۱۹۰۰ء مین نکلی- خدا قبول فرمائے اور اپنے عام خاص سب بندون کو نفع پہونچائے- آمین

معذرت مجھے خود آپ کھٹکا ہے کہ یہ مطول کتاب بحیثیت طوالت کے اکثر ناظرین کو خوش نہ آئیگی لہذا مین عاجزی کے ساتھ عذر
کرتا ہون کہ اگر مختصر لکھی جاتی تو مختصر بہت سی کتابین موجود ہین مگر یہ منظور ہوا کہ قوم کو اچھی طرح سے سمجھایا جائے اور کوئی عذر قوم کے
نزدیک ایسا باقی نہ رہے جسکی تشفی نہ کر دی جائے تو ضرور ہوا کہ طوالت کا خوف نہ کیا جائے پھر بھی بہت کچھ مختصر کرکے لکھا ہے موقوف
مختصر کر دیا ہے بہت سے مضامین لکھ کے کاٹ دیے ہین جبکہ ہم ناظرین کی خدمت مین معذرت کرتے ہین انکو صلاح دیتے ہین کہ اگر ایک دم دیکھنا ممکن نہ ہو تو
آہستہ آہستہ ملاحظہ فرمائین اور فہرست مضامین جو ہے جس باب مین جس بیان کو جس وقت چاہین دیکھ لیا کرین اور اسطرح چند روز مین یہ کتاب پڑھ سکتے ہین